بہرحال امید پر دنیا قائم ہے ۔ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ انشاءاللہ جلد ہی کوئی نہ کوئی مجرم کردار ایسا بھی سامنے آجائے گا کہ آپ کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار اپنے فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے مخصوص گیراج میں بند کی اور پھر گیراج کو تالا لگا کر وہ فلیٹ پر جانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا کہ اپنے عقب میں کار کی بریکیں لگنے کی زوردار آواز سن کر وہ بے اختیار اچھل کر ایک طرف ہٹا ۔ دوسرے لمحے کار اس کے قریب آکر رک گئی ۔

"آپ علی عمران صاحب ہیں" ...... کار میں بیٹھے ہوئے ایک نوجوان لڑکے نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر عمران سے پوچھا ۔

"جی کیا فرمایا آپ نے" ...... عمران نے اپنا ایک کان نوجوان کی طرف کرتے ہوئے پوچھا ۔

"کیا آپ بہرے ہیں" ...... نوجوان نے اونچی آواز میں کہا ۔

"بیرے ۔ اچھا تو آپ بیرے ہیں ۔ کمال ہے ۔ اگر پاکیشیا کے بیرے یعنی ویٹر اس قدر فیشن ایبل ہو سکتے ہیں اور اس طرح کی شاندار

کار میں گھوم سکتے ہیں اور اس قدر زور دار آوازوں سے کار روک سکتے ہیں تو پھر ترقی یافتہ ملکوں کے بیروں کا کیا حال ہو گا۔ وہ تو یقیناً چارٹرڈ جہاز پر بیٹھ کر ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں اترتے ہوں گے"........ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا تو کار میں موجود دونوں نوجوان بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"ہم بیرے نہیں ہیں جناب۔ ہم تو کالج سٹوڈنٹ ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ علی عمران صاحب اس فلیٹ میں رہتے ہیں۔ ہم تو ان سے ملنے آئے ہیں"۔ کھڑکی میں بیٹھے ہوئے نوجوان نے انتہائی اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ان صاحب سے ملنے آئے ہیں جو اس فلیٹ میں رہتے ہیں اور جن کا نام واقعی علی عمران ہے لیکن وہ اپنے آپ کو علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) کہلانے پر اصرار بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ تو ٹیوشن نہیں پڑھاتے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹیوشن۔۔ سوری جناب...... ہم ٹیوشن پڑھنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم تو انہیں اپنے کالج کے میوزیکل فنکشن میں مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہونے کی دعوت دینے آئے ہیں۔ مگر آپ کون صاحب ہیں"...... ایک لڑکے نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"مہمان خصوصی۔ واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں دعوت میں کھانا بھی خصوصی ملے گا۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ آپ ان صاحب کو مہمان خصوصی بنا کر مشکل میں پھنس جائیں گے کیونکہ ان کے باورچی نے انہیں مونگ کی دال کھانے کا عادی بنا دیا ہے کہ اب مونگ کی دال کے علاوہ ان کا نظام انہضام اور کسی کھانے کو قبول ہی نہیں کر سکتا اور آپ نے یقیناً وہاں بڑے بڑے مرغن کھانے تیار کر رکھے ہوں گے۔ آپ ایسا کریں کہ ان کی بجائے مجھے مہمان خصوصی بنا لیں آپ یقین کریں کہ اس پورے شہر میں صرف میں ہی ایسا آدمی ہوں جو مرغن کھانوں کے ساتھ صحیح انصاف کر سکتا ہوں۔ بلکہ انصاف کیا، عدل و انصاف کر سکتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران دوسرا لڑکا بھی کار سے اتر آیا تھا۔

"آپ دلچسپ آدمی لگتے ہیں لیکن آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا"۔ دوسرے لڑکے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ عمران کی باتوں میں گہری دلچسپی لے رہا ہو۔

"کمال ہے۔ یہاں ہمارے ملک کے کالجوں میں علم نجوم بھی پڑھایا جاتا ہے۔ میرا تخلص واقعی دلچسپ ہے۔ لیکن کہیں آپ مجھے شاعر نہ سمجھ لیں مجھے شاعری سے صرف پڑھنے کی حد تک دلچسپی ہے۔ البتہ تخلص اس لئے رکھا ہوا ہے کہ میرے والدین نے میرا نام پرانے سٹائل میں رکھ دیا تھا اور مجبوری یہ ہے کہ میں اس نام کو تبدیل بھی نہیں کر سکتا کیونکہ میٹرک سے لے کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری تک میرا یہی نام لکھا ہوا ہے۔ اس لئے مجبوراً دلچسپ تخلص رکھ لیا ہے"۔ عمران کی زبان

روال ہو گئی۔

"اچھا۔ کیا نام ہے آپ کا"۔ دونوں لڑکوں نے بڑی دلچسپی ہوئے پوچھا۔

"علی عمران۔ اب آپ بھلا خود سوچیں۔ کتنا پرانا نام ہے۔ مو دور کے جدید ناموں کے مقابل یہ نام کیسے چل سکتا ہے"..... عمرا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو دونوں لڑکے بے اختیار ا پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہی ہیں علی عمران۔ ہم تو آپ سے ملنے آ ہیں"۔ دونوں لڑکوں نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"اچھا تو پھر یہاں نیچے کیوں کھڑے ہیں آپ اوپر فلیٹ پر آجایئے" عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ او دونوں لڑکے اس کے پیچھے اوپر آگئے۔ عمران نے دروازے پر لگی ہ مخصوص انداز کی ناب کو گھما کر دروازہ کھولا اور پھر وہ ان دونوں کو کر ڈرائینگ روم میں پہنچ گیا۔

"تشریف رکھیئے۔ لیکن یہ صوفے بھی میرے نام کی طرح پرا ہیں۔ اگر ان کا کوئی سپرنگ آپ کو کاٹ لے تو پلیز اچھلنے کی کوشش نہ کیجئے گا۔ کیونکہ پھر سپرنگ نے آپ کو جکڑ لینا ہے اور اس کے صوفے کو توڑ کر ہی آپ کو اس سپرنگ کی گرفت سے نکالا جا سکتا اور میری موجودہ معاشی پوزیشن ایسی نہیں ہے کہ میں اس ٹو ہوئے صوفے کی دوبارہ مرمت بھی کرا سکوں"........ عمران نے

دونوں لڑکے ہنستے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"........ عمران نے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے زور زور سے آوازیں دینی شروع کر دیں۔

"جی فرمایئے"..... چند لمحوں بعد ہی سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا تھری پیس سوٹ تھا۔ جیب میں سرخ رنگ کے رومال کا کونہ بھی باہر نکلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ دونوں لڑکے سلیمان کے اندر آتے ہی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"ارے ارے۔ بیٹھئے بیٹھئے۔ ورنہ آغا صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ انہیں تکبر و غرور قطعی پسند نہیں ہے۔ اس لئے جو ان کے استقبال کے لئے کھڑا ہو جائے۔ یہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور جس سے یہ ناراض ہو جائیں پھر وہ بیچارہ مونگ کی دال سے بھی محروم ہو جاتا ہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو دونوں لڑکے بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں دوبارہ بیٹھ گئے۔ اب ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں تعارف کرا دوں۔ یہ آغا سلیمان پاشا ہیں۔ آل ورلڈ ککرز ایسوسی ایشن کے صدر۔ جو مونگ کی دال پکانے کے سپیشلسٹ ہیں۔ تمام دنیا کی ککنگ یونیورسٹیاں مونگ کی دال پکانے کے موضوع پر ان کے خصوصی لیکچرز کا اہتمام کرتی رہتی ہیں اور آغا سلیمان پاشا

صاحب ۔ یہ کالج سٹوڈنٹس ہیں ۔ جنہوں نے اس قدر زور سے میرے عقب میں کار کی بریکیں لگائیں کہ میری جان تو بہرحال بچ ہی گئی لیکن ثقل سماعت کا عارضہ عارضی طور پر ہی بہرحال مجھے ضرور لاحق ہو گیا تھا اور یہ مجھے اپنے کالج کے میوزیکل فنکشن میں بطور مہمان خصوصی دعوت دینے آئے ہیں ۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ مہمان خصوصی کے لئے ظاہر ہے خصوصی کھانے کا انتظام ہو گا اور تمہاری وجہ سے میرا نظام انہضام سوائے مونگ کی دال کے اور کوئی کھانا ہضم ہی نہیں کر سکتا ۔ اس کا کیا حل ہو سکتا ہے" عمران نے پوری رفتار سے بولتے ہوئے کہا

"آپ ان نوجوانوں کے میوزیکل پروگرام میں ضرور شرکت کیجئے ۔ کیونکہ پچھلے کئی دنوں سے آپ نے ورزش چھوڑ رکھی ہے اس لئے یہ آپ کے لئے سمارٹ ہونے کا بہترین موقع ہے جہاں تک کھانے کا تعلق ہے ویسے بھی آج رات آپ کو باہر ہی کھانا کھانا پڑتا اس لئے کہ میں ہوٹل ہالیڈے کے سالانہ ڈنر میں بطور مہمان خصوصی مدعو ہوں ۔ خدا حافظ" ..... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا ۔

"ارے ارے ۔ مہمانوں کے لئے کوئی چائے وغیرہ کا بندوبست تو کرتے جاؤ ۔ اب اتنی بھی کیا بے مروتی ۔ یہ نوجوان ان معاملات میں بڑے حساس ہوتے ہیں" ..... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"اس دور کے نوجوان چائے نہیں پیتے ۔ یہ آپ جیسے بوڑھوں کے دور کا مشروب ہے ۔ فرج میں مشروبات موجود ہیں ۔ جتنی جی چاہے خاطر مدارت کرتے رہیے" سلیمان نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

"یہ ۔ یہ کیا آپ کے باورچی ہیں" ..... ایک لڑکے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ارے ارے ۔ اس نے ابھی تک آپ کی کار کی بریکوں کی آوازیں نہیں سنیں ۔ اس لیے اس کی قوت سماعت تیز ہے ۔ اگر اس نے سن لیا کہ اسے باورچی کہا گیا ہے تو آپ کے میوزک فنکشن پر تو کوئی اثر نہ پڑے گا ۔ البتہ میں مونگ کی دال سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں گا" ۔ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو دونوں لڑکے بے اختیار ہنس پڑے ۔

"ہمیں سر عبدالرشید نے آپ کے متعلق بتایا تھا ۔ لیکن انہوں نے جو کچھ بتایا تھا آپ تو اس سے بھی زیادہ دلچسپ باتیں کرتے ہیں ۔ بہرحال آپ کو اب ہر صورت میں ہمارے میوزک فنکشن میں آنا ہو گا" ۔ دوسرے لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"سر عبدالرشید" ..... عمران نے چونک کر پوچھا ۔

"ہمارے کالج کے پرنسپل ہیں ۔ آپ سے ان کی ملاقات کسی فنکشن میں ہوئی تھی ۔ وہ آپ کے بے حد مداح ہیں" ..... اسی لڑکے نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"پھر تو وہ واقعی رشید ہیں کہ ابھی تک انہوں نے مجھ جیسے حقیر وفقیر

کو یاد رکھا ہے لیکن آپ نے اپنے فنکشن کی کوئی تفصیل تو بتائی نہیں
ویسے ایک بات میں بتا دوں کہ میں ذرا شرمیلا سا آدمی ہوں اس لئے
لڑکیوں کے فنکشن۔ بس چاہئے وہ لڑکیاں کتنی ہی آزاد خیال ہوں، میرا
بیٹھنا مشکل ہی ہوگا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لڑکیوں کا فنکشن۔ کیا مطلب۔ ہمارا کالج تو لڑکوں کا ہے۔
لڑکیاں تو وہاں نہیں ہوتیں"۔۔۔ دونوں لڑکوں نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"لیکن پھر دعوت دینے کے لئے آپ کی خدمات کیوں حاصل کی گئی
ہیں۔ کیا کالج میں کوئی لڑکا اس قابل نہ تھا کہ وہ مجھے آکر دعوت
دیتا"۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم لڑکیاں ہیں۔ کیا ہم آپ کو لڑکیاں نظر آ
رہے ہیں"۔۔۔۔۔ دونوں نے عمران کا مطلب سمجھتے ہوئے انتہائی
ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تو تمہارا تعلق کس صنف سے ہے۔ اگر لڑکیاں
نہیں تو کیا۔ وہ۔ وہ میرا مطلب۔ وہ تیسری صنف۔ لڑکے تو بہرحال
آپ جیسے نہیں ہو سکتے۔ شانوں سے نیچے تک پھیلی ہوئی خوبصورت
زلفیں۔ چہرے پر باقاعدہ میک اپ۔ بید کی شاخ کی طرح نرم و نازک
اور لہراتا ہوا جسم"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا تو وہ دونوں لڑکے بے اختیار اچھل کر
کھڑے ہو گئے۔

"آپ احمق ہیں۔ اجڈ اور پسماندہ ذہن کے آدمی ہیں۔ ہم لڑکوں کو
ڑکیاں کہہ رہے ہیں نانسنس۔ خواہ مخواہ ہم نے اپنا وقت ضائع کیا"۔
ن دونوں نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی
طرف مڑ گئے۔

"ارے ارے۔ کم از کم یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کس لحاظ سے
لڑکے ہیں۔ غصہ بھی لڑکیوں جیسا ہے۔ بولنے کا انداز بھی لڑکیوں
جیسا ہے۔ نام تم نے بتائے نہیں ہیں۔ پھر مجھے کیسے معلوم ہو کہ تم
لڑکے ہو"۔۔۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن وہ
دونوں رکے نہیں اور دوڑتے ہوئے بیرونی دروازے سے باہر نکل گئے
اور بیرونی دروازہ اس قدر زور دار آواز سے بند کیا گیا کہ پورا فلیٹ
جھنجھنا اٹھا۔

"کیا ہوا۔ یہ لڑکے کیوں چلے گئے ہیں۔ میں نے ان کے لئے چائے
تیار کی تھی"۔۔۔ اسی لمحے سلیمان نے ڈرائینگ روم کے دروازے پر
نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ کیا تم نے انہیں پہچان لیا تھا کہ وہ لڑکے ہیں۔ کم از کم
مجھے تو بتا دیتے۔ میں تو انہیں لڑکیاں ہی سمجھتا رہا۔ ویسے تم نے انہیں
کیسے پہچان لیا کہ وہ لڑکے ہیں۔ کوئی نشانی مجھے بھی تو بتاؤ"۔ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ واقعی ہر لحاظ سے بوڑھے ہو گئے ہیں۔
آپ کو جدید دور کے لڑکوں اور لڑکیوں میں فرق کرنا ہی نہیں آتا"۔

سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے کوئی فرق ہو تو کروں۔ جو لباس انہوں نے پہن رکھا تھا وہ اب لڑکیاں بھی عام پہنتی ہیں۔ جینز کی پتلون کھلے گلے کی قمیض یہ جس کے کالروں پر ڈیزائننگ کی گئی ہو۔ اوپر بلیک لیدر کی جیکٹ اور پیروں میں بھاری ملٹی کلر جوگرز۔ ہاں۔ اگر جدید دور میں کوئی ایسے لینز ایجاد ہو گئے ہوں جنہیں آنکھوں میں فٹ کرانے کے بعد لڑکوں اور لڑکیوں میں تفریق ہو جاتی ہو تو دوسری بات ہے" عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شادی شدہ افراد کی آنکھوں میں لگے ہوئے یہ لینز تو واقعی ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ انہیں تو اپنی بیگم کے رویے سے اندازہ لگانا پڑتا ہے کہ مہمان لڑکے ہیں یا لڑکیاں۔ لیکن کنواروں کی آنکھوں میں تو قدرتی لینز موجود ہوتے ہیں۔ مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ آپ کنوارے بھی ہیں اور اس کے باوجود آپ کے لینز ناکارہ ہو چکے ہیں۔ بہرحال اب میں اس چائے کا کیا کروں۔ میں تو واقعی دعوت پر جا رہا ہوں"۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چائے بھی ساتھ لیتے جاؤ۔ وہاں فنکشن میں شاید تمہیں کوئی چائے پلانے کا بھی روادار نہ ہو۔ اس لئے یہی چائے تمہارے کام آ سکتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کسی مشاعرے میں نہیں جا رہا۔ جہاں چائے پر ہی ٹرخایا جاتا ہے اور وہ بھی کسی کو ملتی ہے اور کسی کو نہیں۔ میں تو واقعی سالانہ ڈنر

پر جا رہا ہوں۔ ویسے چائے میں نے تھرماس میں ڈال دی ہے۔ اگر طلب ہو تو آپ پی سکتے ہیں۔ خدا حافظ" سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ارے ارے۔ کیا واقعی ڈنر پر جا رہے ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ آج کل شادیوں کا سیزن ہے۔ اس لئے سوٹ پہن کر کسی شادی میں زبردستی کا باراتی بن کر پلاؤ زردہ اڑانے کا پروگرام ہے" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہر سال ہوٹل ہالیڈے میں شہر کے معززین کے اعزاز میں ڈنر دیا جاتا ہے۔ آپ کو کبھی دعوت آئی ہو تو آپ کو پتہ بھی ہو"۔ سلیمان کی آواز باہر سے سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آیا۔ وہ ایک دعوتی کارڈ مجھے آیا تو تھا۔ وہ کہاں گیا۔ وہ بھی ڈنر کا ہی تھا" عمران نے چونک کر اونچی آواز میں کہا۔

"وہ۔ وہ تو غلطی سے انہوں نے آپ کا نام لکھ دیا تھا۔ میں نے خود ہی تصحیح کر لی ہے" بیرونی دروازے کے قریب سے سلیمان کا جواب آیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز بھی سنائی دی اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ لیکن دوسرے لمحے اسے ہاتھ ہٹانے پڑے۔ کیونکہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بجنا شروع ہو گئی تھی۔

"پرانے دور کا اجڈ اور پسماندہ آدمی علی عمران بول رہا ہے"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"شکریہ۔ تم نے رہی ہوں کے الفاظ خود ہی کہہ دیئے ہیں۔ ورنہ ان دو کالج سٹوڈنٹس کی طرح مجھے تم سے بھی سخت سست سننا پڑتا"۔ عمران نے کہا۔

"کالج سٹوڈنٹس سے۔ کیا مطلب۔ کیا تم کالج گئے تھے"۔ دوسری طرف سے جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"کالج کے دو سٹوڈنٹس نے میرا یہ حال کر دیا ہے۔ اگر میں خود کالج چلا جاتا تو شاید اب تک کسی میوزیم کے شو کیس میں بند ہو چکا ہوتا"۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ان دونوں لڑکوں کی آمد اور پھر ان سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔ اس کے ساتھ ساتھ سلیمان سے ہونے والی گفتگو بھی سنا دی تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سلیمان ٹھیک کہتا ہے۔ تمہارے لیز اب ناکارہ ہوتے جا رہے ہیں"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب مجھے بیگم کے روپے کا سہارا لے لینا چاہئے۔ لیکن بیگم آئے گی کہاں سے۔ اب کسی دکان سے تو ملنے سے رہی کہ چلو نقد نہ سہی۔ دکاندار کی منت کر کے ادھار ہی لے آؤں"...... عمران نے بڑے بے بسی کے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر اس طرح دکانوں پر بیگمات ملا کرتیں تو کوئی مرد کنوارہ ہی نہ رہتا"۔ دوسری طرف سے جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو تم ہی بتا دو کہ کس طرح مل سکتی ہے"۔ عمران نے جان بوجھ کر شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ یہاں پاکیشیا میں بیگم حاصل کرنے کے لئے صاحبزادے کے والدین کو اپنی جوتیاں گھسانا پڑتی ہیں۔ بہرحال چھوڑو اس بات کو۔ تمہارے مقدر میں شاید بیگم ہے ہی نہیں۔ میں نے فون اس لئے کیا تھا کہ کیا تم فوری طور پر میرے فلیٹ پر آ سکتے ہو۔ یہاں سارے ساتھی اکٹھے ہیں اور ہم پکنک منانے کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔ صفدر کا اصرار ہے کہ تمہیں بھی اس پکنک میں ضرور شامل کیا جائے"۔ دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ دوسروں کے تو والدین جوتے گھساتے ہیں لیکن مجھے خود اپنے جوتے گھسانے پڑیں گے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم پیدل نہیں آؤ گے۔ کار میں ہی آؤ گے۔ تمہارے جوتے گھسنے کا کوئی سکوپ نہیں ہے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ وہ بھی شاید اس گفتگو سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"میں جوتوں کے سول ٹائر کے لگوا لیتا ہوں"...... عمران بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"اتنی مضبوط کھوپڑی بھی نہیں ہے تمہاری"۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ البتہ جولیا نے دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا تھا۔

"جولیا کا یہ رویہ بتا رہا ہے کہ اب وہ مایوس ہوتی جا رہی ہے"۔ عمران نے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"تم دانش منزل کے مستقل مکین ہو۔ اس لئے لامحالہ کچھ نہ کچھ دانش پر تم نے بھی قبضہ کر ہی رکھا ہو گا۔ ایسے ٹائروں کا نام تو بتاؤ جو بھی ٹائر اور گھس بھی جلدی جائیں اور جن سے کھوپڑی ٹوٹنے کا خطرہ بھی نہ رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا میڈ ٹائر انہی خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں عمران صاحب۔ لیکن ان کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اپنی اصل آواز میں جواب دیا تو عمران نے جولیا سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی اور ساتھ ہی اپنا تبصرہ بھی بتا دیا۔ "جولیا کا رویہ بتا رہا ہے کہ وہ اب مایوس ہوتی جا رہی ہے"۔

"آپ نے واقعی درست تجزیہ کیا ہے عمران صاحب۔ پھر کیا خیال ہے آپ کی اماں بی سے بات کی جائے"۔ بلیک زیرو نے ہنستے

ہوئے کہا۔

"اماں بی جس قسم کے خالص مقامی جوتے پہنتی ہیں۔ ان سے تمہاری کھوپڑی ٹوٹنے کا سو فیصد چانس موجود ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں عمران صاحب۔ ہر ماں کی طرح بڑی بیگم صاحبہ کو بھی یقیناً آپ کے سر پر سہرا دیکھنے کی آرزو ہو گی"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہو گی لیکن جب تم جولیا کا تعارف کراؤ گے اور انہیں بتاؤ گے کہ جولیا سوئس نژاد ہے تو پھر تمہاری صحیح سلامت واپسی یقیناً مشکوک ہو جائے گی۔ اماں بی غیر ملکی عورتوں کو میمیں کہتی ہیں اور میموں کے بارے میں اماں بی کے خیالات کچھ مختلف قسم کے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ آپ خواہ مخواہ مجھے ڈرا رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جب جانے کا موڈ ہے تو مجھے پیشگی بتا دینا۔ تاکہ میں تمہارے جانشین کا انتخاب کر سکوں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اگر آپ نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے۔ نہیں جاؤں گا۔ بہرحال فون کرنے کا مقصد تو بتا دیں۔ کہیں کوئی نیا کیس تو شروع نہیں ہو گیا"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیس کی نوبت تو ظاہر ہے شادی کے بعد ہی آتی ہے۔ تب ہی لیڈی ڈاکٹر کو کیس کی اطلاع دی جا سکتی ہے۔ جولیا نے بتایا ہے کہ سب ممبرز کہیں پکنک منانے کا پروگرام بنا رہے ہیں اور ظاہر ہے پروگرام کے بعد تم سے اجازت لینے کا مرحلہ آئے گا اور جولیا کا مجھے اس طرح فون کر کے اس پکنک پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دینے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس اجازت کے لئے وہ میرا کاندھا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پیشگی ہی بتا دوں۔ کہیں عین موقع پر مجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں کسی تردد کے بغیر انہیں اجازت دے دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر تو پکنک پوائنٹ دارالحکومت ہو تو اجازت دے دینا۔ اور اگر وہ دارالحکومت سے باہر جانا چاہیں تو پھر انکار کر دینا" عمران نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے عمران صاحب۔ زیادہ سے زیادہ میں انہیں کہہ دوں گا کہ وہ سپیشل ٹرانسمیٹر ساتھ لے جائیں۔ اول تو آج کل سیکرٹ سروس ویسے ہی فارغ ہے۔ نہ کوئی تنظیم ادھر کا رخ کرتی ہے اور نہ کوئی ایجنٹ۔ اور اگر ضرورت پڑ بھی گئی تو ٹرانسمیٹر کال سے انہیں فوری طور پر طلب کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کہیں انہوں نے پہلے سے تو تمہیں بریف نہیں کر رکھا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی بات نہیں۔ دراصل میں خود یہاں فارغ رہ رہ کر جس طرح اکتا گیا ہوں۔ یہی کیفیت یقیناً ممبرز کی بھی ہو گی۔ اس لئے مجھے ان کی اکتاہٹ کا پورا پورا اندازہ ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ بہر حال تم چیف ہو۔ تمہاری رائے ہی فوقیت رکھتی ہے خدا حافظ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔

ٹائیگر نے کار ہوٹل ذیشان کے وسیع وعریض پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور مڑ کر وہ ہوٹل کی عمارت کی طرف چل پڑا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ"...... کاؤنٹر کے پیچھے موجود ایک نوجوان لڑکی نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی مسکرا کر کہا۔

"تم کیسی ہو منی۔ آج تو پہلے سے کچھ زیادہ ہی تروتازہ نظر آ رہی ہو بالکل شبنم میں دھلے ہوئے تازہ گلاب کی طرح"..... ٹائیگر نے بڑے اوباشانہ انداز میں مسکرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن آپ بس باتیں ہی کرتے ہیں۔ کبھی خدمت کا موقع تو نہیں دیا آپ نے"...... لڑکی نے بڑے بیباک سے لہجے میں کہا۔

"فرصت ہی نہیں ملتی۔ ویسے وعدہ رہا کہ جب بھی فرصت ملی سب سے پہلے تم سے ہی رابطہ کروں گا۔ وہ تمہارا باس رالف کہاں ہے"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں انتظار کروں گی آپ کی کال کا۔ رالف اوپر اپنے دفتر میں ہے کوئی غیر ملکی پارٹی آئی ہوئی ہے"...... لڑکی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"غیر ملکی۔ اچھا۔ کس ملک کی"..... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"کسی افریقی ملک کے ہی لگتے ہیں"..... لڑکی نے جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ رالف کے مخصوص دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ دفتر میں رالف کے ساتھ دو غیر ملکی موجود تھے۔ دونوں ہی افریقی نژاد تھے۔ ان کے جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے۔ لیکن وہ دونوں شکل وصورت سے زیر زمین دنیا کے افراد ہی لگتے تھے۔

"آؤ۔ آؤ ٹائیگر مجھے تمہارا ہی انتظار تھا"..... رالف نے کرسی سے اٹھ کر ٹائیگر کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کال ملتے ہی آگیا ہوں"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ٹائیگر ہے جناب۔ ہماری دنیا کا سب سے تیز آدمی اور ٹائیگر۔ ان کا تعلق راڈان سے ہے۔ مسٹر مارٹن اور مسٹر جیکب"...... رالف نے ٹائیگر اور ان دونوں غیر ملکیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر

نے ان سے مصافحہ کیا اور پھر رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ رالف کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ٹائیگر۔ مسٹر مارٹن اور مسٹر جیکب کا تعلق راڈان کی ایک خفیہ تنظیم ڈانگولا سے ہے۔ راڈان میں ایک آدمی جس کا نام ابو نصر ہے۔ یہ اسے تلاش کرنا چاہتے ہیں لیکن بے پناہ کوشش کے باوجود ابو نصر کا سراغ نہیں لگا سکے۔ ان کوششوں کے دوران انہیں معلوم ہوا ہے کہ ابو نصر کا بھائی ابو عمیر یہاں پاکیشیا میں راڈان کے سفارت خانے میں فرسٹ سیکرٹری ہے ابو نصر اور ابو عمیر کا آپس میں رابطہ موجود ہے۔ یہ یہاں اس لئے آئے ہیں تاکہ اس ابو عمیر سے ابو نصر کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ میری ان سے پرانی دوستی ہے کیونکہ میں بھی طویل عرصے تک راڈان میں رہ چکا ہوں۔ اس لئے یہ یہاں میرے پاس آئے ہیں۔ ابو عمیر کا تعلق چونکہ سفارت خانے سے ہے اور اس کی رہائش بھی سفارت خانے کے اندر ہی ہے اور وہ آدمی گوشہ نشین قسم کا شخص ہے کہ کہیں آتا جاتا بھی نہیں۔ اس لئے ان کا مسئلہ یہ ہے کہ نہ ہی یہ سفارت خانے میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ وہاں سے ابو عمیر کو اغوا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا تو مجھے فوراً تمہارا خیال آگیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسی باتوں میں انتہائی شہرت کے مالک ہو۔ یہ تمہیں تمہاری خدمت کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں"۔ رالف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں میرے مزاج کے بارے میں بھی علم ہے۔ میں پوری

تفصیلات معلوم کر کے ہی کام ہاتھ میں لیتا ہوں۔ ویسے میرے لئے ابو عمیر سے یہ معلومات حاصل کرنا یا اسے سفارت خانے سے اغوا کر کے کہیں لے آنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لیکن اصل صورتحال کا مجھے علم ہونا چاہئے"۔ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ٹائیگر۔ یہ راڈان کا مسئلہ ہے۔ تمہارا اس مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ اس بار مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خشک تھا۔

"تو پھر میں معذرت خواہ ہوں۔ میں یہ کام نہیں کر سکتا"۔ ٹائیگر نے بھی اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ٹائیگر۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... اس بار مارٹن کے ساتھی جیکب نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ کا تعلق جس تنظیم سے ہے وہ کیا کرتی ہے اور ابو نصر صاحب کا کیا حدود اربعہ ہے اور آپ کو ان کی تلاش کیوں ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر رالف نے آپ کے بارے میں جو کچھ ہمیں بتایا ہے اس کے بعد آپ کو تفصیل بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہماری تنظیم ڈانگولا راڈان کی مشہور مجرم تنظیم ہے اور معاوضے پر کام کرتی ہے۔ راڈان کی حکومت جسے آپ فوجی حکومت بھی کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے باس سے رابطہ قائم کیا اور ہماری تنظیم کو ابو نصر کی تلاش کا کام دے دیا۔ ابو نصر کا تعلق بھی راڈان کی ایک مقامی تنظیم سے ہے

اس تنظیم کا نام گابالا ہے۔ یہ ایک گوریلا تنظیم ہے جو راڈان کے ایک حصے کو ملک سے علیحدہ کرنے کی سازش میں ملوث ہے۔ حکومت اس سازش کا خاتمہ کرنے کے لئے ابو نصر کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ لیکن سرکاری ایجنٹوں کی بے پناہ کوششوں کے باوجود ابو نصر کہیں ٹریس نہیں ہو رہا۔ اس لئے حکومت نے ہماری تنظیم کا سہارا لیا ہے۔ ابو عمیر کے بارے میں ہمیں حتمی طور پر معلوم ہوا ہے کہ وہ ابو نصر کے بارے میں معلومات رکھتا ہے۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں"۔ جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابو عمیر تو سرکاری آدمی ہے۔ اگر اس کا بھائی حکومت کا باغی ہوتا تو ابو عمیر کو کیسے اتنے بڑے عہدے پر رکھا جا سکتا تھا اور ویسے بھی حکومت اس سے معلومات حاصل کر سکتی تھی"۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مسٹر ٹائیگر۔ لیکن آپ کو راڈان کی پوزیشن کا علم نہیں ہے۔ راڈان پر حکومت تو فوجی ہے لیکن وہاں کی پارلیمنٹ کا سربراہ بھی خاصی طاقت و حیثیت کا مالک ہے۔ ابو عمیر اور ابو نصر اس سربراہ کے قبیلے کے لوگ ہیں اور ابو عمیر اس سربراہ کا داماد بھی ہے۔ اس لئے حکومت ابو عمیر پر کھل کر ہاتھ نہیں ڈال سکتی۔ دوسری بات یہ کہ ہماری تنظیم نے اس سلسلے میں حکومت سے انتہائی بھاری معاوضہ لیا ہوا ہے۔ اگر ہم نے انہیں صرف ابو عمیر کا ریفرنس دے دیا تو پھر انہیں معاوضہ واپس دینا پڑے گا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں

کہ ابو عمیر سے ابو نصر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اور اسے ٹریس کر کے حکومت کے حوالے کر دیں"۔ جیکب نے جواب دیا

"ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بارے میں تفصیل بتا دی۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں"۔ ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اب اس کی تسلی ہو گئی تھی کہ یہ وہاں کا مقامی اور آپس کا مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے عمران کو یا پاکیشیا حکومت کو کوئی دلچسپی ہو سکے۔

"ہم نے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ آپ ابو عمیر کو اس طرح وہاں سے لے آئیں کہ سفارت خانے کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ابو عمیر کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس سے معلومات ہم خود حاصل کریں گے"۔ جیکب نے کہا۔

"لیکن آپ نے تو بعد میں ابو عمیر کو ہلاک کر دینا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کوئی بے گناہ ہلاک ہو جائے۔ ابو عمیر نہ ہی مجرم ہے اور نہ باغی۔ وہ حکومت کا ایک اعلیٰ اور ذمہ دار عہدے دار ہے۔ اس لئے ایسا تو ہو سکتا ہے کہ میں ابو عمیر سے آپ کے مطلب کی معلومات حاصل کر کے آپ کو پہنچا دوں۔ آپ کو اپنے کام سے مطلب ہو گا۔ ابو عمیر کو ہلاک کرنے سے تو آپ کو کوئی فائدہ نہ ہو گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"بات تو آپ کی درست ہے۔ لیکن یہ معاملہ راڈان کا مقامی ہے۔ اس لئے درست معلومات آپ کیسے حاصل کر سکیں گے اور دوسری

بات یہ کہ اگر ابو عمیر کو معلومات حاصل کرنے کے فوری بعد واپس بھیج دیا گیا تو پھر اس کے پاس ایسے ذرائع ہیں کہ وہ ابو نصر کو اطلاع کر دے گا اور پھر حاصل کردہ معلومات کا ہمیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہاں البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ ابو عمیر کو لے آئیں۔ ہم آپ کے سامنے اس سے معلومات حاصل کریں گے۔ اس کے بعد ہم آپ کے سامنے اپنے باس کو یہ معلومات ٹرانسمیٹر پر دے دیں گے۔ اس دوران ابو عمیر مسٹر رالف اور آپ کی تحویل میں رہے گا۔ جب ابو نصر کو ٹریس کر لیا جائے گا تو پھر آپ بے شک ابو عمیر کو واپس لے جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا"...... جیکب نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے باس کو ابو نصر کو گرفتار کرنے میں کتنا وقت لگے گا"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہماری تنظیم بے حد طاقتور ہے۔ صرف ٹریس ہونے کی دیر ہے۔ اس کے بعد کوئی وقت نہیں لگے گا۔ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹے"۔ جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ تجویز بہتر ہے۔ اب معاوضہ طے کر لیں تاکہ میں کام شروع کر دوں"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائیں۔ فیصلہ مسٹر رالف کریں گے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"رالف کو میرے اصولوں کا علم ہے۔ میں سودے بازی کا قائل

نہیں ہوں۔ اس لئے میں اس کام کا معاوضہ بیس لاکھ روپے لوں گا۔ لیکن ایک بات اور بھی بتا دوں کہ اس سلسلے میں ہمارے درمیان جو باتیں طے ہوئی ہیں۔ آپ ان سے انحراف نہیں کریں گے۔ آپ کا کام بہرحال ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر جیکب۔ اس کام کے لئے یہ معاوضہ غیر مناسب نہیں ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اگر آپ کو منظور ہے تو پھر ہمیں بھی منظور ہے"۔ جیکب نے جواب دیا۔ مارٹن مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس ساری بات چیت میں کسی قسم کا کوئی دخل نہ دیا تھا۔

"اوکے۔ اصول کے تحت آدھا معاوضہ پیشگی دے دیں اور وہ جگہ بتا دیں جہاں ابو عمیر صاحب کو لے کر آنا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"برکی کالونی میں کوٹھی نمبر ایک سو تین میرا خاص اور علیحدہ اڈہ ہے۔ تم ابو عمیر کو وہاں لے آنا۔ میں جیکب اور مارٹن کو وہیں پہنچا دیتا ہوں۔ وہاں آپ بالکل بغیر کسی مداخلت کے رہ سکیں گے"۔ رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے سے اٹھا اور کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں لاکھ لاکھ روپے مالیت کی دس گڈیاں موجود تھیں۔

"یہ لو آدھا معاوضہ"...... رالف نے دسوں گڈیاں ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ۔ اب یہ طے ہو گیا کہ میں ابو عمیر کو برکی کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو تین میں لے آؤں گا اور پھر وہاں آپ معلومات حاصل کریں گے اور چند گھنٹوں بعد اسے چھوڑ دیں گے"۔ ٹائیگر نے گڈیاں اپنے کوٹ کی مختلف جیبوں میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ جو کچھ طے ہوا ہے ۔ وہی ہو گا۔ ہم اس معاملے میں کوئی بے اصولی نہیں کریں گے"۔ جیکب نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر رالف جیکب اور مارٹن سے مصافحہ کر کے وہ واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے جولیا کے فلیٹ پر پہنچ کر کال بیل کا بٹن دبایا تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر صفدر موجود تھا۔

"اوہ ۔ عمران صاحب ۔ آئیے ۔ آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا"۔ صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا ۔ کیا وہ مولوی صاحب اور چھوہاروں کا بندوبست ہو چکا ہے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم خود اس انتظار میں سوکھ کر چھوہارا بن جاؤ گے"...... کمرے میں بیٹھے ہوئے تنویر نے عمران کی بات سنتے ہی منہ بنا کر جواب دیا۔

"ارے ارے ۔ اس خوشی کے موقع پر تنویر کو کیوں بلایا تم نے ۔ اسے تو قل خوانی پر بھی نہیں بلایا جاتا کہ کہیں قل خوانی کرانے والوں کی بھی قل خوانی نہ کرانی پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم شکل سے ہی گورکن لگتے ہو۔ کبھی آئینہ دیکھا ہے"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ کیا ضرورت ہے اس قسم کی فضول مکالمہ بازی کی۔ اچھے بھلے خوشگوار ماحول کو بھی خراب کر رہے ہو"... جولیا نے کچن سے باہر آتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اس عمران کی سائیڈ لو گی۔ مجھے یہاں بلا کر ذلیل کرو گی"... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کرو گی کا کیا مطلب۔ یہ لفظ تو وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں کچھ ہونا باقی ہو۔ جہاں پہلے سے ہی سب کچھ ہوا ہوا یا موجود ہو وہاں کرو گی کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ اگر تمہاری شکل اچھی نہیں ہے تو کم از کم باتیں تو اچھی کیا کرو"....... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کی اس بات پر تنویر کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس کے لئے شاید اتنا ہی کافی تھا کہ جولیا نے اس کے سامنے عمران کو یہ الفاظ کہہ دیئے ہیں۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ فلاسفر کہتے ہیں کہ چہرہ تو آئینہ ہوتا ہے اور آئینے میں تو اس کا عکس ہی نظر آئے گا جو پہلے سے موجود ہو"....... عمران نے گھما کر بات کرتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ کیونکہ وہ سب

عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئے تھے جبکہ تنویر صرف مسکرا دیا۔ شاید اس کے پلے بات نہ پڑی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے آتے ہی لڑائی شروع کر دی جبکہ ہم سب پکنک منانے کا پروگرام بنائے بیٹھے ہیں اور اب صرف آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا تاکہ اسے عملی جامہ پہنایا جا سکے"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن میرے پاس تو صرف یہی جوتا ہے۔ باقی چیزوں پر تو سلیمان پاشا نے قبضہ کر رکھا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ کسی کو بخار تک نہیں دیتا۔ جامہ کہاں دے گا"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔ شاید ان میں سے کوئی بھی عمران کی بات کا مقصد نہ سمجھ سکا تھا۔

"تم نے عملی جامہ پہنانے کی بات کی تھی ناں اور جب سرے سے جامہ مطلب ہے کہ لباس ہی موجود نہ ہو تو اسے پہنایا کیسے جا سکتا ہے"....... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"آپ کے سامنے تو محاورہ بولنا ہی اپنے آپ سے زیادتی کے مترادف ہے"....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بولنے کے لئے اور تھوڑی چیزیں ہیں۔ بس صرف بڑا بول بولنا منع ہے۔ باقی تم جو چاہو بول سکتے ہو"....... عمران نے جواب دیا اور

ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ ہم فراغت سے تنگ آ چکے ہیں۔ چوہان اور دوسرے ساتھیوں نے فور سٹارز گروپ بنا کر اپنے آپ کو قدرے مصروف کر لیا ہے لیکن ہمیں تو چیف نے اس گروپ میں بھی کام نہیں کرنے دیا کہ کسی بھی وقت کوئی مشن سامنے آسکتا ہے۔ لیکن ہم فارغ بیٹھے بیٹھے مرجانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ دارالحکومت سے باہر جا کر ایک ہفتے تک پکنک منائی جائے۔ فور سٹارز بھی آج کل فارغ ہیں۔ اس لئے وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہیں"...... صفدر نے اچانک سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو جانتے ہی ہو کہ میں معاشی طور پر خاصا کمزور واقع ہوا ہوں۔ بلکہ تم مجھے معاشی ڈھانچہ بھی کہہ سکتے ہو۔ اس لئے مجبوری ہے کہ میں تمہاری کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ میں تم سب کو رسید بکیں چھپوا کر دے دوں کہ دارالحکومت میں ایک یتیم خانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے چندے کی اپیل ہے۔ تم سارا شہر گھومو۔ ایک ایک دکان اور ایک ایک گھر پر جانا۔ اصل رقم تو ظاہر ہے میری ملکیت ہو گی لیکن تمہارا کمیشن اتنا بن جائے گا کہ تم ایک کیا کئی پکنکیں منا سکو"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہاری شکل واقعی کسی یتیم خانے کے منیجر جیسی ہی ہے۔ اس لئے تمہارے خیالات بھی ویسے ہی ہیں"...... تنویر نے موقع دیکھتے

ہی بات کر ڈالی۔

"مالک کو بھی آئینہ دیکھ لینا چاہئے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ کس بات پر قہقہے لگائے جا رہے ہیں"...... جولیا نے کچن سے برآمد ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک ٹرے میں چائے کے تین فلاسک رکھے ہوئے تھے۔

"یتیم خانے کے نام پر چندہ اکٹھا کرنے اور اس کی بندر بانٹ کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیوں"...... جولیا نے ٹرے درمیانی میز پر رکھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اسے عمران کی بات مختصر طور پر بتا دی۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیا تم نے عمران سے کہا ہے کہ یہ چندہ دے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں مس جولیا۔ بھلا عمران صاحب سے رقم کی بات کرنا تو ایسے ہی ہے جیسے چیل کے گھونسلے میں گوشت تلاش کرنا"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چیل کے گھونسلے سے تو شاید کوئی چھوٹا سا ٹکڑا مل ہی جائے گا مگر عمران صاحب کی جیب سے رقم نہیں نکل سکتی"...... اس بار چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چیل تو امیر ہو گی ناں کہ مہنگائی کے اس دور میں بھی گوشت کھاتی ہے۔ مجھ جیسے غریب کو ایسی امیر چیز سے کیسے تشبیہہ دی جا سکتی

ہے۔ البتہ آپ لوگ شاید اس زمرے میں آتے ہوں۔ آخر بڑی بڑی تنخواہیں لے رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ فکر مت کریں۔ آپ سے پکنک کے سلسلے میں کوئی رقم وغیرہ نہیں لی جائے گی بلکہ آپ اس پکنک کے مہمان خصوصی ہوں گے۔ ہمارا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ چیف سے ہمیں دارالحکومت سے باہر جانے کی اجازت لے دیں"... صفدر نے کہا۔

"واہ۔ آج کا دن تو واقعی خوش قسمت دن ہے کہ ہر طرف سے مہمان خصوصی بننے کی دعوتیں آ رہی ہیں۔ پہلے کالج کے فنکشن میں مہمان خصوصی اور اب سیکرٹ سروس پکنک کا مہمان خصوصی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مہمان خصوصی پتہ ہے کسے کہتے ہیں"... تنویر ایک بار پھر بول پڑا۔

"خاص مہمان۔ یہی مطلب ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ مہمان خصوصی کا مطلب ہوتا ہے کہ احمق آدمی۔ جسے مصنوعی عزت دے کر اس سے بھاری رقم بطور عطیہ وصول کر لی جاتی ہے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کمرہ بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"پھر تو میں مہمان خصوصی نہیں بن سکتا۔ اس تعریف کی رو سے

تو تنویر بنا بنایا مہمان خصوصی ہے۔ بنانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی کسی کو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ مذاق چھوڑیئے۔ چیف کو فون کریں اور اجازت لے دیں"۔ صفدر نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر تنویر اور عمران کے درمیان مزید مکالمہ بازی ہوئی تو پھر جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ نہ تنویر باز آئے گا اور نہ عمران۔ اس لئے اس نے مداخلت کرنی ضروری سمجھی تھی۔

"لیکن پتہ تو چلے کہ تم نے کہاں جانا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم نے بڑے طویل بحث و مباحثہ کے بعد پاکیشیا کے شمالی علاقوں میں واقع انتہائی خوبصورت جھیل سالموک پر پکنک منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمارا پروگرام وہاں ایک ہفتہ رہنے کا ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"جھیل سالموک۔ ویری گڈ۔ وہ تو واقعی بے حد خوبصورت جگہ ہے میں کئی بار وہاں جا چکا ہوں۔ لیکن اگر میں تمہیں اس سے بھی بہتر جگہ بتا دوں تو کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم سب بھی وہاں کئی بار جا چکے ہیں۔ لیکن اس جگہ کا حسن ہی ایسا ہے کہ بار بار جانے کو جی چاہتا ہے۔ ویسے آپ کے ذہن میں اور کون سی جگہ ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس جھیل سالموک سے آگے جنوب کی طرف کچھ فاصلے پر ایک گاؤں ہے جسے راکری کہا جاتا ہے۔ راستہ بے حد دشوار گزار ہے اس

لئے عام سیاح وہاں نہیں جاتے۔ وہاں ایک اور قدرتی جھیل ہے جسے راکری جھیل ہی کہا جاتا ہے۔ اس علاقے کا منظر جھیل۔ الموک سے ہزار گنا زیادہ خوبصورت ہے۔ پھر اس راکری جھیل میں ایک خاص قسم کی مچھلی بھی پائی جاتی ہے جس کا شکار کرنے کا طریقہ بھی عام طریقوں سے ہٹ کر ہے۔ اس گاؤں کے لوگ بے حد پرخلوص اور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ وہاں ہمیں ہر طرح کی سہولت بھی مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ایک بار راکری جھیل جا چکا ہوں۔ وہ واقعی خوبصورت علاقہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر وہاں چلے چلو۔ میرا نئی جگہ دیکھنے کا شوق بھی پورا ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر تنویر سمیت سب نے اس تجویز کی تائید کر دی۔

"چلیئے فیصلہ ہو گیا۔ لیکن اب مسئلہ چیف سے اجازت لینے کا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تم نے بات کی ہے اپنے چیف سے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے اس خوف سے بات نہیں کی کہ اگر اس نے انکار کر دیا تو پھر وہ آپ کی بات بھی نہ مانے گا۔ اس لئے ہم نے بہتر یہی سمجھا ہے کہ آپ خود ہی بات کر لیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کسی نہ کسی طرح چیف سے اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔ جولیا نے اس دوران چائے کے کپ سب کو دے دیئے

تھے اور اب وہ سب کے ساتھ کرسی پر بیٹھی چائے سپ کرنے میں مصروف تھی۔

"میں کرتا ہوں بات۔ یہ کون سا مشکل کام ہے"۔ عمران نے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤڈر پہلے سے ہی آن تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں موجود ہر شخص کو سنائی دے رہی تھی۔

"ایکسٹو"۔ چند لمحوں بعد رسیور اٹھانے اور ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"آپ کو علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) جیسے معزز اور انتہائی تعلیم یافتہ آدمی سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے جناب"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود سب لوگ عمران کی اس شرارت پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"پھر"...... ایکسٹو کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"پھر یہ کہ آپ کو فخر محسوس ہونا چاہئے کہ آپ ایسے آدمی سے گفتگو کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ویسے بہتر یہی ہے کہ آپ اس کے لئے باقاعدہ پریس کانفرنس طلب کریں اور اخباری نمائندوں کو بتائیں کہ اخبار میں یہ خبر شائع ہو سکے کہ کل کا مؤرخ مجھ جیسی شخصیت سے آپ کی گفتگو ہونے کے اعزاز کی بنیاد پر آپ کو بھی اس دور کی معزز شخصیتوں میں جگہ دے سکے"...... عمران کی زبان رواں ہو چکی تھی۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اسے تم جیسے فضول آ
سے گفتگو میں ضائع کر سکوں"...... دوسری طرف سے ایکسٹو
انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"بڑا حاسد ہے تمہارا چیف۔ میری اہمیت کو برداشت ہی نہیں
سکا"...... عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو
بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے باتیں ہی ایسی شروع کر دیں۔ چیف سے بات
تمہارے لئے اعزاز ہے یا چیف کے لئے"...... جولیا نے غصیلے لہجے
کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے۔ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اہم سمجھتا رہا کہ
پاکیشیا کی سیکرٹ سروس نے مجھے اپنا نمائندہ خصوصی بنایا ہے تو م
اہمیت ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں خود بات کرتی ہوں۔ تم نجانے کس چکر میں پڑ جاؤ۔ تم
کوئی اعتبار نہیں ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ آپ عمران کو ہی بات کرنے دیں۔ میں اس
آئیڈیا سمجھ گیا ہوں۔ یہ چیف کو اپنی فضول باتوں سے اس قدر زچ
دے گا کہ چیف اپنی جان چھڑانے کے لئے ہمیں اجازت دینے پر مجبو
جائے گا"...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھا۔ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ کاش صفدر جیسا ذہین آدمی
ڈھنگ کا کام کرتا۔ خواہ مخواہ فضول کاموں میں پڑ کر اپنی ذہانت ض

کر رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس۔ آپ یہ باتیں چیف سے کریں مجھے تو معاف ہی رکھیں"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایک بار پھر چیف کی سرد آواز سنائی دی۔

"نو ہوتے ہوئے آپ کے رعب اور دبدبے کا یہ عالم ہے تو اگر آپ کہیں دس ہوتے تو پھر کیا حال ہوتا"...... عمران کی زبان پھر رواں ہو گئی۔

"تم بار بار کیوں فون کر رہے ہو"...... ایکسٹو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی مدھر، شیریں، دلکش اور مترنم آواز میرے کانوں میں رس گھول دیتی ہے۔ واہ۔ کیا خوبصورت آواز ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے کسی انتہائی گہرے کنویں کی نادیدہ تہہ میں بیک وقت کئی خونخوار مینڈک ایک سر میں ٹرا رہے ہوں۔ واہ۔ کیا دلکش آواز ہے"۔ عمران نے کہا تو دوسرے ممبران کے چہرے عمران کے فقرے کے آخری الفاظ پر بے اختیار ہونق سے ہو کر رہ گئے۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب چیف کا غصہ سنبھالے نہ سنبھالا جائے گا۔

"یہ تمہاری قوت سماعت کا کرشمہ ہے۔ آواز کی خصوصیات کا

سا انحصار سننے والے کی قوت سماعت پر ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی تو سب ممبرز کے چہروں پر خوف کی بجائے انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔اوہ۔بہت شکریہ جناب۔بہت شکریہ۔اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری قوت سماعت گڑبڑ کیوں کر رہی ہے۔سیکرٹ سروس کے ممبروں کے اجتماع میں بیٹھنے کے بعد یہی کچھ ہونا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو سب کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔

"کہاں سے فون کر رہے ہو"..... ایکسٹو کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا تھا۔اس نے عمران کے طنزیہ فقرے کا سرے سے نوٹس ہی نہ لیا تھا۔

"جولیا کے فلیٹ سے جہاں اس وقت پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود ہے اور جناب۔یہ سب فارغ رہ رہ کر تنگ آ چکے ہیں۔اس لئے اب یہ چاہتے ہیں کہ انہیں چھٹی دے دی جائے"۔ عمران اصل موضوع پر آ گیا۔

"انہیں معلوم ہے کہ استعفیٰ دینے کے بعد کیا نتائج نکلیں گے"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا تو جولیا سمیت سب ممبران بے اختیار اچھل پڑے۔جولیا نے بے اختیار عمران کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"جناب۔میں جولیا بول رہی ہوں۔ہمارا مطلب چھٹی سے استعفیٰ دینا نہیں ہے جناب۔ہم تو تفریح کرنے کے لئے دارالحکومت سے باہر جانا چاہتے ہیں۔اس لئے چھٹی کی بات کر رہے ہیں"...... جولیا نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے تمہیں ایک غیر متعلق آدمی کو درمیان میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی"..... ایکسٹو کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"غیر متعلق۔کیا مطلب جناب"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔وہ شاید چیف کی بات کا صحیح طور پر مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"عمران ایک غیر متعلق آدمی ہے۔جبکہ تم ڈپٹی چیف ہو۔کیا تم مجھ سے براہ راست بات نہیں کر سکتی تھیں"...... ایکسٹو کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"وہ۔وہ جناب۔ہمیں خوف تھا کہ کہیں آپ انکار نہ کر دیں۔عمران نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ اجازت لے دے گا اس لئے جناب"۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سیکرٹ سروس اور میرا معاملہ ہے۔عمران کا ایسے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ میں کسی غیر متعلق آدمی کی ایسے کاموں میں مداخلت پسند کرتا ہوں۔جہاں تک چھٹی کی بات ہے۔تم ڈپٹی چیف ہو۔ایسے فیصلے تم خود بھی کر سکتی ہو۔ڈپٹی چیف کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں تم خود طے کر لیا کرو۔میرا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس لئے اگر ممبران تفریح کے لئے چھٹی چاہتے ہیں تو فیصلہ خود کر لینا اور مجھے صرف اطلاع دے دینا"۔دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔جولیا کا چہرہ مسرت کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔اسے شاید تصور بھی نہ تھا کہ ایکسٹو اس پر اس حد تک اعتماد کرے گا

جبکہ عمران کا منہ لٹکا ہوا تھا اور کندھے اس طرح جھک گئے تھے جیسے وہ اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار گیا ہو۔

"لو اب کا کیا آئندہ کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ اب تیاری کرو جانے کی"..... جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے چیف کی بات تو درست تھی مس جولیا۔ آخر آپ ڈپٹی چیف ہیں۔ اتنے اختیارات تو بہرحال آپ کو حاصل ہونے ہی چاہئیں"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ جیسے ایکسٹو نے اختیارات جولیا کو نہیں بلکہ براہ راست اسے دے دیئے ہوں۔

"ٹھیک ہے۔ اب بات ہو گئی ہے۔ آئندہ میں خود ہی فیصلے کیا کروں گی۔ تم بھی تیاری کرو عمران۔ ہم نے کل یہاں سے روانہ ہو جانا ہے"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ عمران سے بھی مخاطب ہو گئی۔

"لیکن میں تو غیر متعلق آدمی ہوں۔ میں کیسے متعلق افراد کے ساتھ جا سکتا ہوں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خود تو دوسروں کے ساتھ بڑی بڑی باتیں کر لیتے ہو۔ اس وقت تو تمہیں کسی کے جذبات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ تمہارے ساتھ اگر کوئی معمولی سی بات بھی ہو جائے تو منہ پھلا کر بیٹھ جاتے ہو۔ چیف کے لئے تم غیر متعلق آدمی ہو سکتے ہو۔ ڈپٹی چیف کے لئے تو بہرحال متعلق ہی ہو"..... جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور یہ آخری الفاظ کہتے پر اس نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"ارے واہ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اب مجھے چیف کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ بیٹھا رہے نقاب پہن کر اور چھپ کر"..... عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن تنویر کے چہرے پر مختلف تاثرات ابھر ئے تھے۔

"تسے چیف غیر متعلق کہہ دے۔ وہ غیر متعلق ہی ہو گا۔ کسی کے ہنے سے متعلق تو نہیں ہو سکتا"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ پلیز۔ تم خاموش رہو"..... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ شاید جولیا کے منہ سے یز کا لفظ سن لینا ہی اس کے لئے کافی ہو گیا تھا۔ لیکن پھر اس سے پہلے مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یا اللہ خیر۔ کہیں رنگ میں بھنگ نہ پڑ جائے"..... صفدر نے بے اختیار کہا اور دوسرے ممبران کے چہروں پر بھی پریشانی کے تاثرات ہر آئے۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"..... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں مس جولیا۔ کیا عمران صاحب یہاں ہیں"۔ سری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں ہو سکتے ہیں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ یہاں فلیٹ میں موجود ہیں اور ان کا حکم ہے کہ ں اور اسی وقت عمران صاحب سے بات کراؤ۔ اس لئے مجبوراً مجھے

فون کرنے پڑے ہیں پہلے میں نے رانا ہاؤس فون کیا۔ وہاں صاحب
ملے تو میں نے سوچا کہ باری باری ان کے سب ساتھیوں کے فلیٹ
فون کروں اور سب سے پہلے آپ کو ہی فون کیا ہے"...... دو
طرف سے سلیمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بات کر لو"... جولیا نے مطمئن ہوتے ہوئے
اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ اماں بی بخیریت تو ہیں۔ گھر میں تو
خیریت ہے ناں"...... عمران نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہ

"جی ہاں۔ انہوں نے کسی رشتہ دار کے ہاں فوری طور پر جانا
اور وہ آپ کو ساتھ لے جانا چاہتی ہیں" دوسری طرف
سلیمان نے جواب دیا۔

"اچھا۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ
کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ہمارے ساتھ جانا ہے۔ اس بات کا
خیال رکھیں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اگر کوئی مسئلہ ہو بھی گیا تو اماں بی کو ساتھ لے
لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے
کی طرف مڑ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اماں بی کے ساتھ جانے کا سن کر
سب ممبرز کے چہروں پر کیسے تاثرات ہوں گے ظاہر ہے اس کے بعد
کے لئے تفریح اور پکنک پر جانے کا کوئی تصور باقی نہ رہے گا۔ تھوڑی

بعد عمران فلیٹ پر پہنچ گیا۔ سر عبدالرحمن کی پرائیویٹ کار مع ڈرائیور
نیچے موجود تھی۔

"تم۔ تم کہاں آوارہ گردی کرتے رہتے ہو۔ اسی لئے یہاں رہتے
ہو" اماں بی نے بڑے جلال بھرے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ آپ کا خون بھلا آوارہ گردی کر سکتا ہے۔ کیا آپ کو اپنے
خون پر اعتماد نہیں ہے۔ عمران نے صوفے کے سامنے قالین پر اماں بی
کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا تو اماں بی کے چہرے پر ابھر آنے والے
غصے کا تاثر یکلخت محبت میں بدل گیا۔

"اس اعتماد کی بنا پر تو میں نے تمہیں اجازت دے رکھی ہے یہاں
اکیلا رہنے کی۔ لیکن تم گئے کہاں تھے"...... اماں بی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"وہ۔ اماں بی۔ ایک خاتون نے بلایا تھا اپنے کسی کام کے
لئے" عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے اس نے جان
بوجھ کر خاتون کا لفظ کہا تھا۔ کیونکہ اگر وہ عورت کہہ دیتا تو وہ جانتا تھا
کہ اماں بی کا پارہ یکلخت آخری ڈگری پر پہنچ جاتا۔ خاتون سے ظاہر ہے
اماں بی اسے کوئی بوڑھی عورت سمجھتیں۔

"خاتون نے۔ کیوں۔ کون خاتون"...... اماں بی نے چونک کر
پوچھا۔

"بڑی پہنچی ہوئی خاتون ہیں اماں بی۔ دس بارہ موکل ان کے قبضے
میں ہیں۔ وہ لوگوں کے کام کرتی ہیں لیکن ایک پیسہ بھی نہیں لیتیں۔

بڑی خدا رسیدہ ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اچھا۔ لیکن وہ کون ہیں۔ کہاں رہتی ہیں اور تمہیں اس نے کیوں بلایا تھا۔ وہ تمہیں کیسے جانتی ہیں"۔ اماں بی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ان کے کسی موکل نے ان کے سامنے میری تعریف کر دی تھی۔ بس خاتون نے مجھے بلالیا اور کہنے لگیں کہ کسی نیک ماں کے بیٹے ہو۔ بڑی دعائیں دی ہیں انہوں نے مجھے"۔ عمران نے جان بوجھ کر موضوع بدلتے ہوئے کہا حالانکہ جب اس نے بات شروع کی تھی تو اس کا موڈ شرارت آمیز تھا لیکن پھر اس نے جان بوجھ کر بات کا رخ بدل دیا تھا ورنہ ظاہر ہے اماں بی کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا اور ان کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ وہ وہیں فلیٹ سے ہی اسے جوتیاں مارتیں کوٹھی تک لے جاتیں اور نادر شاہی حکم صادر کر دیتیں کہ وہ اب کوٹھی سے باہر نہیں نکل سکتا۔

"ہاں۔ ابھی اس گندی دنیا میں نیک لوگ موجود ہیں۔ تم جایا کرو ان کے پاس۔ بلکہ تم ایسا کرو کہ مجھے بھی لے چلو۔ میں ثریا کے لئے ان سے دعا کراؤں گی"۔۔۔ اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ثریا کو۔ خیریت ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں پریشانی نمایاں تھی۔

"اسے کیا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ خوش وخرم ہے۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ نواسے کو گود میں کھلاؤں۔ اس لئے کہہ رہی تھی"۔

اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل لے چلوں گا اماں بی۔ لیکن اس خاتون سے وقت لینا پڑے گا۔ کیونکہ اس کے موکل اسے ہر وقت گھیرے رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر کہا۔ ورنہ اسے معلوم تھا کہ اگر اماں بی نے ابھی چلنے پر اصرار کیا تو وہ بری طرح پھنس سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ ایسی کسی خاتون سے تو واقف ہی نہ تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن اب جلدی سے لباس تبدیل کر لو۔ تم نے میرے ساتھ ہسپتال جانا ہے۔ خان احمد خان کو دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمہارے ڈیڈی ایک بار ان سے مل آئے ہیں اور ہمیں اب جانا ہے"۔ اماں بی نے کہا تو عمران چونک پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خان احمد خان اماں بی کے انتہائی قریبی عزیز تھے۔ دارالحکومت سے کچھ فاصلے پر اپنی حویلی میں رہتے تھے۔ عمران اماں بی کے ساتھ ایک دو بار ان کے پاس ہو آیا تھا۔ ان کے چار لڑکے اور دو بیٹیاں تھیں۔ جن میں سب سے چھوٹی بیٹی ثریا کے ساتھ یونیورسٹی میں بھی پڑھتی رہی تھی۔ خاصی ماڈرن لڑکی تھی۔

"کون سے ہسپتال میں ہیں وہ"۔ عمران نے پوچھا۔

"اکبر ہسپتال بتا رہے تھے تمہارے ڈیڈی۔ کمرہ نمبر اٹھارہ"۔ اماں بی نے جواب دیا۔

"اکبر ہسپتال کوئی پرائیویٹ ہسپتال لگتا ہے۔ میں معلوم کر لوں کہ کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے قالین سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھ لیا تھا۔ اعظم روڈ پر ہے"۔ اماں بی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سلیئے" عمران نے کہا اور اماں بی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"ارے۔ آپ سے کچھ کھانے پینے کا تو میں نے پوچھا ہی نہیں"۔ اچانک عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں کچھ پوچھنے کا ہوش بھی ہو۔ بس آوارہ گردی کرتے رہتے ہو۔ سلیمان اچھا بچہ ہے۔ اس نے مجھے دودھ کا گلاس پلا دیا ہے" امار بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں دودھ مانگوں تو ملتا نہیں۔ پتہ نہیں آپ کے لئے وہ فو دودھ کہاں سے لے کر آجاتا ہے" عمران نے شرارت بھرے لہ میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم دودھ نہیں پیتے۔ اوہ۔ اسی لئے تمہارا رنگ بھی کالا ہوتا جا رہا ہے۔ کہاں ہے سلیمان۔ بلاؤ اسے"۔ اماں بی یکلخت غصے میں آگئیں۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ میں تو روزانہ صاحب کو دودھ کے دو گلاس پلاتا ہوں اور میں تو روز کہتا ہوں کہ کم از کم چار گلاس پیا کریں لیکن: دو گلاس ہی بڑی مشکل سے پیتے ہیں"....... سلیمان نے فوراً ہی باورچی خانے سے برآمد ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی آواز اس تک پہنچ چکی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے فوراً دفاع

لائن اختیار نہ کی تو پھر اماں بی کا قہر اس پر پورے زور شور سے ٹوٹ سکتا ہے۔

"ہاں۔ یہ بچپن میں بھی دودھ نہ پیا کرتا تھا۔ بڑی مشکل سے ایک ایک گھونٹ کر کے پلاتی تھی اسے۔ بہرحال ٹھیک ہے دو گلاس بھی کافی ہیں۔ آؤ عمران۔ ایک تو تم فضول باتوں میں وقت بڑا ضائع کرتے ہو۔ آؤ جلدی کرو"۔ اماں بی کا موڈ بدل گیا تھا اور سلیمان نے اس طرح عمران کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا۔ کیسے بچا لیا ہے میں نے اپنے آپ کو اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

ایک بڑے کمرے میں اس وقت ایک افریقی نژاد آدمی کرسی پ ہوشی کے عالم میں بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ یہ ابو عمیر تھا۔ پاکیشیا راڈان کے سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری۔ اس کے سامنے کرسیوں پر جیکب اور مارٹن بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کمرے میں ٹائیگ اس کا دوست رالف بھی موجود تھے۔ ٹائیگر میک اپ میں تھا۔

"آپ اسے اتنی جلدی کیسے اغوا کر لائے ہیں مسٹر ٹائیگر"۔ ج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میرا پیشہ ورانہ سیکرٹ ہے جناب۔ آپ کا کام ہو گیا بس ات کافی ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جس ماہرانہ انداز میں میک اپ کیا ہوا ہے اس پ دونوں بے حد حیران ہیں۔ اگر رالف ہمیں نہ بتاتا کہ آپ ٹائیگر ہی ہمیں کبھی بھی یقین نہ آتا۔ آپ نے اس قدر ماہرانہ انداز میں میک اپ کرنا کہاں سے سیکھا ہے"...... اس بار مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ابو عمیر کو گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا تھا اور ٹائیگر نے اسے اس کا اینٹی سنگھا دیا تھا لیکن اسے ہوش میں آنے کے لئے ابھی کچھ وقت درکار تھا۔ اس لئے وہ اس وقفے کے دوران باتوں میں مصروف تھے۔

"یہ میرا شوق ہے۔ میں نے کافی لوگوں سے یہ فن سیکھا ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور اسی لمحے ابو عمیر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ سب ابو عمیر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ابو عمیر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو وہ اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک اس دھند پر غالب آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ کیا ہے۔ یہ مجھے کس نے باندھ رکھا ہے۔ اوہ۔ مسٹر رازی تم یہاں۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے عقاب دکھانے لے جا رہے تھے لیکن یہ۔ یہ کیا مطلب"...... ابو عمیر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

ٹائیگر نے اپنے مخصوص ذرائع سے معلوم کر لیا تھا کہ ابو عمیر کو عقابوں سے فطری دلچسپی ہے اور اس نے اپنی رہائش گاہ پر بھی دو عقاب پال رکھے تھے۔ تو ظاہر ہے ٹائیگر نے اس سے ملاقات کی اور جب اس نے عقابوں کی ایک نایاب نسل کے بارے میں اسے بتایا کہ وہ ایک آدمی کے پاس برائے فروخت ہیں تو ابو عمیر فوراً ہی اس آدمی سے

ملاقات کے لئے اس کے ساتھ چل پڑا۔ اس کے بعد راستے میں ٹائیگر نے اس کے چہرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا سپرے کیا اور پھر اسے یہاں لے آیا۔ اس لئے ابو عمیر نے ٹائیگر کو دیکھ کر یہ بات کی تھی ٹائیگر نے اسے اپنا نام رازی ہی بتایا تھا۔

"عقاب بھی دکھادوں گا۔ یہ آپ کے ہم وطن ہیں۔ انہیں آپ سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس لئے آپ کو یہاں لایا گیا ہے"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم وطن۔ اوہ۔ کون لوگ ہیں آپ اور کیسی معلومات۔ میں سمجھا نہیں"...... ابو عمیر اب غور سے سامنے بیٹھے ہوئے مارٹن اور جیکب کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے تھے

"میرا نام جیکب ہے مسٹر ابو عمیر۔ اور یہ میرا ساتھی مارٹن ہے۔ ہم واقعی آپ کے ہم وطن ہیں۔ ہمارا تعلق راڈان کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم سے ہے۔ حکومت راڈان آپ کے بھائی ابو نصر کی تلاش میں ہے اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ سے اس کا رابطہ ہے اس لئے آپ سے ہم نے ابو نصر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... جیکب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کیا طریقہ ہے معلومات حاصل کرنے کا۔ میں سفارت خانے کا آدمی ہوں۔ اگر حکومت کو مجھ سے کچھ پوچھنا تھا تو وہ مجھے راڈان بلا کر بھی پوچھ سکتی تھی"...... ابو عمیر نے تلخ اور ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں ابو عمیر۔ کہ آپ کے سسر پارلیمنٹ کے سربراہ ہیں اور فوجی حکومت کے سربراہ مارشل زاگان سے ان کی درپردہ مخالفت چل رہی ہے۔ اس لئے حکومت نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ آپ کو وہاں بلا کر آپ سے پوچھ گچھ کی جائے اور آپ کے سفارت خانے میں جا کر آپ سے پوچھ گچھ کا مطلب ہوتا کہ آپ کے سسر کو بہرحال اس کی اطلاع مل جاتی اور حکومت یہ بھی نہ چاہتی تھی اس لئے ہمیں یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا ہے"...... جیکب نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا تو طویل عرصے سے ابو نصر سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہے"۔ ابو عمیر نے جواب دیا۔

"یہ بات ہمیں حتمی طور پر معلوم ہے کہ آپ کا اس سے رابطہ ہے۔ اس لئے انکار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ کو بہرحال یہ سب کچھ بتانا پڑے گا۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ اپنے جسم پر زخم ڈلوا کر اور اپنی ہڈیاں تڑوا کر بتائیں یا ویسے ہی بتا دیں"...... مارٹن نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ابو عمیر۔ آپ کے حق میں بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے بھائی کے بارے میں انہیں سب کچھ بتا دیں کیونکہ میں نے ان سے وعدہ لے لیا ہے کہ آپ کو ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ لیکن بہرحال انہوں نے اپنا مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔ اگر آپ نے ضد کر لی تو پھر مجھے مجبوراً اس وعدہ سے پیچھے ہٹنا پڑے گا اور اتنا تو آپ بھی سمجھتے ہوں گے کہ جو لوگ

راذان سے یہاں آئے ہیں وہ بغیر تفصیلات معلوم کئے واپس نہ
جائیں گے"...... ٹائیگر نے مداخلت کرتے ہوئے ابو عمیر سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"جب مجھے معلوم ہی نہیں ہے تو میں بتاؤں کیا۔ انہیں کسی نے
غلط اطلاع دی ہے۔ ابو نصر حکومت کا باغی ہے اور میں حکومت کا
ذمے دار عہدے دار ہو کر کیسے ابو نصر سے رابطہ رکھ سکتا ہوں۔
عمیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ٹائیگر۔ آپ پلیز چلے جائیں۔ آپ کو ادائیگی کر دی گئی۔
البتہ یہ ہمارا وعدہ ہے کہ ابو عمیر آپ کو زندہ ہی ملے گا۔ لیکن ہم
بہرحال معلومات حاصل کر کے ہی جانا ہے"۔ اس بار جیکب
کرسی سے اٹھ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں ابو عمیر صاحب۔ پھر کیا خیال ہے۔ میں چلا جاؤں"۔ ٹائیگر
نے ابو عمیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ لوگ یقین کریں مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے"۔
عمیر نے کہا۔

"او کے۔ میں جا رہا ہوں۔ لیکن مسٹر مارٹن اور جیکب اور تم
دونوں کے ساتھ ساتھ رالف بھی سن لے کہ میں بہرحال ابو عمیر
زندہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں اور صحیح سلامت بھی۔ ورنہ رالف جانتا
کہ میں بے اصولی پر بڑی سے بڑی تنظیم سے بھی ٹکرا جایا کرتا
ہوں"۔ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں مسٹر ٹائیگر۔ ہم نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کریں
گے"...... جیکب نے کہا۔

"رالف۔ جب معلومات مل جائیں تو فون کر کے مجھے بلا لینا"۔
ٹائیگر نے رالف سے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا
تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا ہرکی کالونی کی اس کوٹھی سے نکلا اور
کار دوڑاتا ہوا سیدھا نیشنل لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اب راذان
کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں دلچسپی سی محسوس ہونے لگی تھی
کیونکہ مارٹن اور جیکب نے جو کچھ بتایا تھا وہ اس قدر عجیب تھا کہ اس
کے حلق سے نہ اتر رہا تھا کہ ملک میں فوجی حکومت بھی ہو۔ اس کے
باوجود پارلیمنٹ بھی موجود ہو اور اس پارلیمنٹ کے سربراہ اور فوجی
حکومت کے درمیان چپقلش بھی ہو۔ اسے معلوم تھا کہ جہاں فوجی
حکومت ہو۔ وہاں پارلیمنٹ کی موجودگی کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔
جبکہ جیکب بیک وقت دونوں کی موجودگی کی بات کر رہا تھا۔ ابو عمیر
کی طرف سے اسے کوئی زیادہ فکر نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رالف اس
کی عادت سے واقف ہے اس لئے وہ ان دونوں کو تشدد کی حد کراس نہ
کرنے دے گا۔ بہرحال اتنا وہ بھی سمجھتا تھا کہ آسانی سے معلومات
حاصل نہیں کی جا سکتیں۔ تھوڑا بہت تشدد تو کرنا ہی پڑے گا اور اسے
یقین تھا کہ ابو عمیر چونکہ سفارت خانے کا آدمی ہے اس لئے وہ معمولی
سے تشدد پر ہی زبان کھول دے گا۔ لیکن اب وہ خود راذان کی صورت
حال کو جاننا چاہتا تھا۔ نیشنل لائبریری پہنچ کر اس نے کار پارک کی اور

پھر وہ لائبریری میں داخل ہو گیا۔چونکہ وہ اکثر یہاں آتا رہتا تھا لیکن پہلے جب بھی وہ یہاں آیا تھا تو وہ سائنس سیکشن میں ہی جاتا تھا کیونکہ ایک بار عمران نے اسے سائنس کے بارے میں تازہ ترین مطالعہ نہ کرنے پر وارننگ دی تھی۔تب سے ٹائیگر نے عادت سی بنالی تھی کہ اسے جب بھی فرصت ملتی تھی وہ لائبریری کے سائنس سیکشن میں بیٹھ کر دنیا بھر میں سائنس پر ہونے والی پیش رفت کے بارے میں مضامین رسائل اور کتابیں پڑھتا تھا۔لیکن آج اس کا رخ لائبریری کے سیاسی سیکشن کی طرف تھا۔سیاسی سیکشن کا انچارج ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کی میز پر اس کا نام واصف احمد ایک تختی پر لکھا ہوا صاف نظر آرہا تھا۔

"جی فرمایئے جناب"۔ واصف احمد نے ٹائیگر کے میز کے قریب پہنچتے ہی اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"واصف صاحب۔میں راڈان کی تازہ ترین سیاسی صورت حال کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی کیجئے"۔ ٹائیگر نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تازہ ترین سے آپ کا کیا مطلب ہے جناب۔آج کے اخبارات۔یا"۔واصف احمد نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تازہ ترین سے مطلب ہے کہ موجودہ سیٹ اپ اور اگر وہاں کوئی باغی تحریکیں وغیرہ چل رہی ہوں تو ان کے متعلق تفصیلات"۔ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔پچھلے ہفتے ایک نئی کتاب شائع ہو کر آئی ہے۔اس سے آپ کو وہاں کی صورتحال کا بخوبی علم ہو جائے گا"۔ واصف احمد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی کو ہاتھ سے بجایا۔دوسرے لمحے ایک نوجوان ایک راہداری سے نکل کر میز کے پاس آگیا۔

"الماری نمبر آٹھ میں سے کتاب ریفرنس نمبر ایک ہزار آٹھ سو آٹھ نکال کر ان صاحب کو دے دو اور آپ سیکشن ہال میں چلے جائیں اور اطمینان سے اس کا مطالعہ کر لیں"۔ واصف احمد نے کہا تو ٹائیگر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سیکشن ہال کی طرف بڑھ گیا۔وہاں مطالعے کے لئے خصوصی کورڈ میزیں موجود تھیں۔ٹائیگر ایک میز کرسی پر بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد نوجوان نے اسے ایک کتاب لا کر دی تو ٹائیگر نے اسے کھولا۔وہ واقعی راڈان کی سیاسی پوزیشن پر لکھی گئی کتاب تھی اور اس کی اشاعت کا سال اور مہینہ بھی موجودہ ہی تھا۔ٹائیگر نے کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا۔کتاب اس قدر دلچسپ تھی کہ اسے وقت کا احساس ہی نہ رہا جب کتاب ختم ہوئی تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔اس کتاب نے راڈان کے بارے میں واقعی اسے تازہ ترین اور قدرے سنسنی خیز معلومات مہیا کی تھیں اور اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ابو نصر جس کی تلاش میں مارٹن اور جیکب آئے ہوئے ہیں اس کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔اس کتاب کے مطابق راڈان میں ستر فیصد

مسلمان آبادی تھی ۔ وہاں گذشتہ کچھ عرصے سے اسلام کے عملی نفاذ کے لئے کام ہو رہا تھا لیکن حکومت پر قابض فوجی حکمران اس کے مخالف تھے کیونکہ اس طرح ان کی حکومت ختم ہو سکتی تھی لیکن بین الاقوامی دباؤ کی وجہ سے انہوں نے ملک میں انتخابات کرائے تو اسلامی نظام کے حامیوں نے پارلیمنٹ کی ستر فیصد سے زائد نشستیں حاصل کر لیں ۔ جس پر انتخابات کو کینسل کر دیا گیا اور ایک اور انتخابات کا ڈھونگ رچایا گیا جس کی اسلامی نظام کی داعی جماعتوں نے شدید مخالفت کی ۔ چنانچہ فوجی حکومت نے ان پر پابندی لگا دی ۔ اس طرح ملک میں آگ بھڑک اٹھی ۔ شدید احتجاج ہوا جسے حکومت نے انتہائی سختی اور ظلم سے کچلنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں یہ جماعتیں تحریکوں کی صورت اختیار کر گئیں اور انہوں نے زیر زمین سرگرمیاں اور گوریلا وار شروع کر دی ۔ عوام کی اکثریت بھی حکومت کی بجائے ان تنظیموں کی درپردہ حمایت کرتے رہتے ہیں لیکن حکومت کے جبر کی وجہ سے وہ کھل کر سامنے نہیں آ سکتے ۔ کتاب میں اسے گا بالا تنظیم کا حوالہ بھی مل گیا تھا جس کا سربراہ واقعی ابو نصر تھا جو راڈان کا سب سے بڑا باغی لیڈر سمجھا جاتا تھا ۔ حکومت کے ایجنٹوں نے گا بالا تنظیم کے خلاف انتہائی شدت سے کارروائی کی جس کے نتیجے میں گا بالا تنظیم نے راڈان کے جنوبی علاقوں میں جہاں افریقی قبائلی نظام ابھی تک موجود ہے اور جو سارا علاقہ پہاڑی جنگلات اور انتہائی خوفناک دلدلوں سے پر ہے وہاں گا بالا نے خفیہ ہیڈ کوارٹر بنا لیا اور اس کے کارکنوں نے فوجی

لومت کے خلاف گوریلا وار شروع کر دی ۔ ابو نصر اس جماعت کا ربراہ ہے اور راڈان کا سب سے سرگرم باغی لیڈر سمجھا جاتا ہے ۔ وہ اڈان میں اسلام کے عملی نفاذ کا سب سے بڑا داعی بھی ہے ۔ حکومت پر الض فوجی حکمران بھی مسلمان ہی ہیں لیکن ہوس اقتدار کی وجہ سے ہ مسلمانوں کے خلاف کام کر رہے ہیں اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ و وہ رجعت پسند تحریک کا نام دیتے ہیں ۔ اس کتاب کے مطابق در ،ہ وہ یہودیوں اور ایکریمین ایجنٹوں کی حمایت سے کام کر رہے ہیں ور اسلامی تحریکوں کے خلاف وہاں یہودی ایجنٹوں سے بھی خفیہ طور پر ام لیا جا رہا ہے ۔ ٹائیگر جب لائبریری سے باہر آیا تو اس نے فیصلہ کر یا کہ وہ مارٹن اور جیکب دونوں کو ختم کر دے گا کیونکہ اب وہ نہیں اہتا تھا کہ ان لوگوں کو ابو نصر کا پتہ چل سکے ۔ چنانچہ وہ کار دوڑاتا یدھا بر کی کالونی کی اس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ ابو عمیر رالف ارٹن اور جیکب کو چھوڑ آیا تھا ۔ جب وہ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا تو وہ یہ یکھ کر چونک پڑا کہ گیٹ کھلا ہوا تھا اور اندر پورچ میں جہاں پہلے دو اریں موجود تھیں اب ایک کار کھڑی نظر آ رہی تھی ۔ ٹائیگر کار اندر ورچ میں لے گیا ۔ اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر دوڑتا ہوا اس تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا جہاں یہ سب لوگ موجود تھے لیکن تہہ خانے یں پہنچتے ہی وہ بے اختیار حیرت کی شدت سے بت سا بن گیا ۔ کیونکہ مرے میں رالف اور ابو عمیر کی لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں الف کے سینے میں گولی ماری گئی تھی جبکہ ابو عمیر کا جسم اس حالت

میں تھا کہ اسے دیکھتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ اس پر انتہائی وحشیانہ ا
غیر انسانی انداز میں تشدد کیا گیا ہے لیکن اس کے سینے میں بھی گولی
زخم موجود تھا۔ اس کی لاش اسی طرح کرسی پر بندھی ہوئی موجود تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مارٹن اور جیکب نے بے اصو
کی ہے۔ رالف نے یقیناً انہیں روکنے کی کوشش کی ہو گی جس
انہوں نے رالف کو بھی گولی مار دی۔ میں انہیں کچا چبا جاؤں گا۔"
ٹائیگر نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ
بھاگتا ہوا وہ اوپر پورچ میں آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی رفتا
سے دوڑتی ہوئی ہوٹل شان کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ یہ دونوں ہوٹل شان میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ لیکن
ہوٹل شان پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ دونوں تقریباً ایک گھنٹہ پہلے آ
تھے پھر اپنا سامان لے کر کمرہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ تھوڑی سی مز
انکوائری پر اسے معلوم ہوا کہ وہ دونوں چارٹرڈ طیارے پر جانے
بات کر رہے تھے۔ چنانچہ وہ کار میں بیٹھ کر اس ہوائی اڈے کی طر
روانہ ہو گیا جہاں سے چارٹرڈ طیارے پرواز کرتے تھے لیکن وہاں جا
اسے شدید مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ مارٹن ا
جیکب ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تقریباً نصف گھنٹہ قبل ہمسا
ملک کافرستان گئے ہیں اور اب تک وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ ا
بھی ٹائیگر نے اپنی تسلی کے لئے کمپنی کے ذریعے فون کر کے کافرستا
کے ایئرپورٹ سے اس جہاز کے بارے میں معلومات حاصل کیں ا

وہاں سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ دس منٹ پہلے چارٹرڈ جہاز وہاں لینڈ کر چکا ہے اور دونوں مسافر ایئرپورٹ سے باہر جا چکے ہیں۔ ظاہر ہے اب ان کے پیچھے جانا فضول تھا۔ اس لئے ٹائیگر کے پاس سوائے خون کے گھونٹ پی کر واپس جانے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کار میں بیٹھتے ہوئے اچانک اسے ایک خیال آیا کہ جب یہ دونوں پاکیشیا آئے ہوں گے تو ان کے پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات کا اندراج ایئرپورٹ پر کیا گیا ہو گا۔ اس طرح ان کا راڈان میں پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ٹائیگر نے کار کا رخ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی طرف موڑ دیا۔ وہاں واقعی کمپیوٹر میں ان کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔ راڈان کے دارالحکومت سراتم کے پتے درج تھے۔ پاسپورٹوں کے لحاظ سے وہ دونوں سیاح تھے۔ ٹائیگر نے تفصیلات نوٹ کیں اور پھر وہ واپس اپنے ہوٹل کی طرف چل پڑا۔ اب وہ اپنا یہ میک اپ ختم کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس میک اپ میں وہ راڈان کے سفارت خانے گیا تھا اور اب جبکہ ابو عمیر کی لاش دستیاب ہو گی تو ظاہر ہے اسے تلاش کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ جلد از جلد اس میک اپ سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔ گو اس کے دل میں مارٹن اور جیکب دونوں کے لئے بے پناہ غصہ موجود تھا لیکن وہ بے بس تھا۔ ظاہر ہے وہ ان کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے ہوٹل کی طرف جاتے ہوئے یہی مناسب سمجھا کہ اس سارے واقعہ کو ہی ذہن سے جھٹک دے۔

عمران نے ہسپتال سے فارغ ہو کر اماں بی کو واپس کوٹھی چھوڑا اور کچھ دیر ان کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ ان سے اجازت لے کر واپس فلیٹ پر پہنچ گیا۔ دروازہ سلیمان نے ہی کھولا تھا۔ وہ اس وقت عام سے لباس میں تھا۔

"ارے۔ مجھے تو پوچھنے کا خیال ہی نہ رہا تھا کہ تم تو سوٹ پہن کر اور بن سنور کر ڈنر میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ پھر واپس کیسے فلیٹ میں پہنچ گئے"...... عمران نے سٹنگ روم میں پہنچتے ہی سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر میں نہ پہنچ چکا ہوتا اور بڑی بیگم صاحبہ آ جاتیں اور انہیں دروازے پر تالا لگا ہوا ملتا تو آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کا کیا حشر ہوتا۔ میں تو بہرحال بہانہ لگا سکتا تھا کہ میں ضروری خریداری کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری طرح کوئی نہ کوئی بہانہ میں بھی بنا لیتا۔ لیکن تم اصل بات بتاؤ۔ کیا میرے اس قدر قیمتی سوٹ کے باوجود وہاں تمہیں کسی نے گھاس نہیں ڈالی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل میں وہاں جا کر جب میں نے ڈنر کا مینو چیک کیا تو میں بور ہو گیا۔ ایسے فضول سے کھانے تھے کہ بس میرا دل اکتا گیا اور میں واپس چلا آیا۔ آپ کے لئے چائے لے آؤں"...... سلیمان نے کہا۔

"چائے بھی پی لوں گا۔ لیکن اب سچ سچ بتا دو کہ میرا سوٹ پہن کر تم گئے کہاں تھے اور دیکھو۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے سچ اور جھوٹ میں فرق معلوم ہو جاتا ہے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں بر دکھاوے کے لئے گیا تھا"...... سلیمان نے قدرے شرمیلے سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"بر دکھاوے کے لئے۔ اوہ۔ اوہ۔ مبارک ہو۔ کہاں ہاتھ مارا ہے کون ہے وہ عقل کا اندھا جو صرف سوٹ دیکھ کر ہی تمہیں اپنی بیٹی دینے پر آمادہ ہو گیا"...... عمران نے بڑی دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"کاش وہ عقل کا اندھا ہوتا۔ لیکن وہ عقل کا اندھا نہ تھا بلکہ اس کی عقل کی تین آنکھیں تھیں اس لئے اس نے مجھے مسترد کر دیا۔ کاش میں آپ کا سوٹ پہن کر نہ گیا ہوتا تو اس وقت شادی کارڈ چھپنے کا آرڈر دے رہا ہوتا"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے اس بار واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں صاحب اور مجھ سے بنیادی غلطی یہی ہوئی کہ میں آپ کا سوٹ پہن کر وہاں چلا گیا اور وہ سب سوٹ دیکھتے ہی بُری طرح بگڑ گئے کہ یہ کیا اولڈ فیشن ۔ بوڑھوں والا سوٹ پہن کر آ گئے ہو۔ ہماری بیٹی تو نوجوان ہے یونیورسٹی میں پڑھتی ہے ۔ اس کی شادی ایک اولڈ فیشن سوٹ پہننے والے سے کیسے ہو سکتی ہے ۔ میں نے انہیں لاکھ سمجھانے کی کوشش کی کہ میں نے ایک بوڑھے درزی پر اس کی بیروزگاری پر رحم کھا کر اس سے سوٹ سلوا لیا تھا ورنہ میرے پاس تو جدید ترین فیشن کے سوٹوں کی کئی الماریاں بھری ہوئی ہیں لیکن جناب ۔ انہوں نے ایک نہ سنی اور مجبوراً مجھے بے نیل و مرام واپس آنا پڑا“ ...... سلیمان نے جواب دیا۔

”یہ اولڈ فیشن سوٹ تھا۔ کون کہتا ہے ۔ یہ تو انتہائی جدید فیشن کا سوٹ تھا“ ... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہاں پاکیشیا کے لئے واقعی یہ جدید فیشن ہے مگر“ سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”تو کیا تم بردکھاوے کے لئے ایکریمیا گئے تھے“ ...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں ایکریمیا نہیں گیا تھا ۔ ایکریمیا والے یہاں بردکھاوے کے لئے آئے ہوئے تھے اور ایکریمیا کے لئے یہ اولڈ فیشن ہو چکا ہے ۔ بہت اولڈ“ ..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو تم کسی ایکریمی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو ۔ تم نے مجھے پہلے

بتایا ہوتا ۔ میں ایک ہزار ایک لڑکیاں منگوا کر تمہارے سامنے پیش کر دیتا ۔ خواہ مخواہ میرا قیمتی سوٹ پہن کر تم نے خراب کیا“ ۔ عمران نے غصیلے لہجے سے کہا۔

”میں نے ایکریمی لڑکیوں کا اچار تو نہیں ڈالنا ۔ میرے وہ کس کام کی ہیں“ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیوں گئے تھے بردکھاوے کے لئے“ ۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ ہیں تو پاکیشیائی ۔ لیکن رہتے ایکریمیا میں ہیں اور انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا تھا کہ وہ شادی کر کے دولہا کو ایکریمیا لے جائیں گے جہاں اس لڑکی کا ذاتی ہوٹل ہے“ سلیمان نے جواب دیا۔

”تو کیا تم ایکریمیا جانا چاہتے ہو ۔ اس کے لئے شادی کا دور سر لینے کی کیا ضرورت ہے ۔ میں تمہیں کل ہی ایکریمیا بھجوا سکتا ہوں ۔ شرط یہ ہے کہ تم مجھے پہلے لکھ کر دو کہ تم نے اپنی سابقہ تمام تنخواہیں ۔ اوور ٹائم اور بونس وغیرہ سب وصول کر لئے ہیں اور تمہارا اور میرا حساب بے باقی ہو چکا ہے“ ...... عمران نے بڑے شاطرانہ لہجے میں کہا۔

”مجھے ایکریمیا جانے کا کوئی شوق نہیں ہے ۔ وہ بھی کوئی ملک ہے“ .... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ارے تو پھر کیوں گئے تھے اس لڑکی سے شادی کرنے“ ..... عمران نے حقیقت میں زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اشتہار میں لکھا ہوا تھا کہ اس لڑکی کا ذاتی ہوٹل ہے اور اتنا ا
بھی معلوم ہے کہ وہاں ایکریمیا میں ملازم وغیرہ نہیں ہوا کرتے اور
بڑا ہوٹل بھی نہیں ہوگا ورنہ انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہاں سے یہ
پاکیشیا آکر اخبار میں اشتہار دینے اور شادی کرنے کی - ظاہر ہے کہ
کسی سائیڈ روڈ پر کوئی چھوٹا سا ہوٹل ہوگا اس لئے یقیناً وہ لڑکی ہی ا
ہوٹل میں کھانے پکاتی ہوگی - میں نے سوچا کہ چلو اس سے وہاں
مقامی کھانوں کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جائیں گی لیکن
میرج بیورو میں اس کے فرانٹ باپ نے لڑکی سے ملانے سے
صاف انکار کر دیا کہ میرا سوٹ اولڈ فیشن ہے اس لئے مجبوراً واپس آ
آیا"...... سلیمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو مجھے کہہ رہے تھے کہ لڑکی یونیورسٹی میں پڑھ
ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ اس کے باپ نے کہا تھا - اب مجھے کیا معلوم - میں اس لڑ
سے ملتا تو پتہ چلتا"...... سلیمان نے کہا۔

"کتنے پیسے لئے تھے اس میرج بیورو والوں نے تم سے" - عمرا
نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ہزار روپے رجسٹریشن فیس مانگ رہے تھے - انہوں نے
شاید مجھے احمق سمجھ رکھا تھا - میں نے کہا کہ جب تک لڑکی سے نہیں
ملواؤ گے ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس میرج بیورو کا - اس کا فون نمبر بھی بتا دو" - عمرا

نے کہا۔

"کیوں - آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... سلیمان نے چونک کر
پوچھا -

"ضروری تو نہیں کہ میں بھی وہی اولڈ فیشن سوٹ پہن کر وہاں
جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرور جائیں - میں آپ کے ساتھ جاؤں گا - میں ذرا بڑی بیگم
صاحبہ کو فون کر لوں تاکہ وہ بھی بڑے صاحب کے ساتھ وہاں پہنچ
جائیں - آخر ان کے اکلوتے بیٹے کی خوشی ہے"...... سلیمان نے منہ
بناتے ہوئے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون سیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارے ارے - بس - بس ٹھیک ہے - میں نہیں جاؤں گا بلکہ
میری طرف سے اجازت ہے تم میرا جو سوٹ چاہو - پہن کر چلے جانا -
میری طرف سے پوری اجازت ہے"...... عمران نے بے اختیار
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فیس بھی آپ کو دینی پڑے گی"...... سلیمان اب باقاعدہ شرائط
منوانے پر اتر آیا۔

"بالکل دوں گا لیکن بس اماں بی کو فون نہ کرنا - ورنہ میرج بیورو
کی بجائے مجھے کفن دفن کرنے والوں کی خدمات حاصل کرنی پڑ جائیں
گی"...... عمران نے کہا تو سلیمان اس طرح مسکراتا ہوا فاتحانہ انداز
میں کمرے سے نکل گیا جیسے ہفت اقلیم فتح کر کے جا رہا ہو۔

"پورا بلیک میلر بن گیا ہے یہ تو - اب اس کا کوئی نہ کوئی علاج

کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس علاج کے بارے میں مزید کچھ سوچتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"اگر آپ میرج بیورو سے بول رہے ہیں تو سوری۔ میرے پاس بھی اولڈ فیشن سوٹ ہی ہے"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔ اس نے جان بوجھ کر میرج بیورو کا حوالہ دے دیا تھا۔

"تمہیں میرج بیورو کی خدمات حاصل کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جب پیر و مرشد اپنے مرید کی طرف توجہ کرنی چھوڑ دیں تو بیچارے مرید کو میرج بیورو کا ہی رخ کرنا پڑتا ہے"۔ عمران نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے کرنل فریدی کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم نے زبردستی مجھے پیر و مرشد کا خطاب دے رکھا ہے۔ وہ تو بڑے عظیم لوگ ہوتے ہیں۔ میں تو دنیا دار سا آدمی ہوں"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کا نام بھی رجسٹرڈ کرا دوں میرج بیورو والوں کے پاس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرنل فریدی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ایک شرط ہے کہ اگر اس میرج بیورو کی مالکہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کی ڈپٹی چیف ہو"...... کرنل فریدی کی شرارت بھری آواز سنائی دی۔

"اچھا تو اب پیر و مرشد کا یہی کام رہ گیا ہے کہ اپنے مریدوں کے مال پر بھی نظر رکھیں"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کسی کا نام تو نہیں لیا۔ تم کیوں ناراض ہو گئے ہو"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ پہلے ایک رقیب صاحب قابو میں نہیں آ رہے۔ دو ہو گئے تو پھر بیچارہ ان دو کے درمیان ہی حلال ہو جائے گا۔ اس لئے جناب میری توبہ۔ آپ کا نام اس میرج بیورو میں کسی لحاظ سے بھی رجسٹرڈ نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری مرضی۔ آفر بھی تم نے خود ہی کی تھی"...... کرنل فریدی بھی شاید لطف لے رہا تھا۔

"بیچارے سادہ لوح مرید کو اب کیا معلوم تھا کہ آج کل کے پیر بھی ایسے ہو سکتے ہیں۔ بہرحال سنائیے اسلامی سیکورٹی کا چیف بننے کے بعد کوئی کیس بھی ہاتھ آیا ہے یا راوی بس چین ہی چین لکھ رہا ہے"۔ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو کئی کیس نمٹائے ہیں۔ خاصی مصروفیت رہی ہے۔ اس لئے تم سے رابطہ بھی نہ ہو سکا تھا۔ اب بھی شاید نہ ہوتا لیکن مجھے ایک ایسی اطلاع ملی ہے کہ فون کرنا پڑا"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسی اطلاع"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ راڈان ایک اسلامی ملک ہے۔ لیکن آج کل وہاں اسلامی نظام کے نفاذ کے حوالے سے خاصی ہلچل پائی جا رہی ہے۔ فوجی حکمران جنہیں یہودی اور ایکریمی ایجنٹوں اور سرپرستوں کی درپردہ حمایت حاصل ہے۔ اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے وہ سخت خلاف ہیں ان کے بقول وہ ملک کو رجعت پسندوں کے حوالے نہیں کرنا چاہتے لیکن سب جانتے ہیں کہ جنہیں وہ رجعت پسند کہتے ہیں وہ لوگ رجعت پسند ہرگز نہیں ہیں بلکہ مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کے حامی ہیں جبکہ فوجی حکمران وہاں ڈکٹیٹر شپ اور غیر اسلامی معاشرہ قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان جماعتوں کو باغی قرار دے دیا گیا ہے جو اس کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ ان میں ایک تنظیم بے حد فعال ہے اس تنظیم کا نام گابالا ہے۔ چونکہ حکومت نے اس تنظیم کے ارکان کو چن چن کر ہلاک کرنا شروع کر دیا تھا اس لئے یہ تنظیم زیرزمین چلی گئی ہے۔ اس تنظیم کا سربراہ ایک شخص ابو نصر ہے۔ ابو نصر کو اسلامی نظام کے نفاذ کی علامت سمجھا جاتا ہے اور راڈان کے عوام اس سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔ وہ راڈان کے تمام مسلمانوں کے نزدیک قومی ہیرو کا درجہ رکھتا ہے اور سیاسی طور پر بھی اس کی جماعت نے پہلے ہونے والے انتخابات میں سب سے زیادہ نشستیں جیت لی تھیں لیکن ان انتخابات کو کینسل کر دیا گیا۔ حکومت ابو نصر کو سب سے بڑا باغی لیڈر سمجھتی ہے اور اس کا خیال ہے کہ اگر ابو نصر کو ہلاک اور اس کی جماعت کو

ختم کر دیا جائے تو ان کے خلاف تمام تحریکیں دم توڑ دیں گی۔ اسلامی کونسل چونکہ کسی بھی مسلم ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دے سکتی۔ اس لئے وہ صرف تشویش کا اظہار کر سکتی ہے لیکن درپردہ وہ ان تحریکوں کو ضروری امداد مہیا کرتی رہتی ہے۔ یہ پس منظر میں نے تمہیں اس لئے بتایا ہے تاکہ تم اصل مسئلے کو اچھی طرح سمجھ سکو۔ اسلامی کونسل کو خفیہ طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے راڈان کی ایک مجرم تنظیم ڈانگولا کی خدمات ابو نصر کو ہلاک کرنے کے لئے حاصل کی ہیں کیونکہ عوام میں بغاوت کے خوف کی وجہ سے وہ کھل کر ابو نصر کے خلاف اس قدر سخت کارروائی نہیں کر سکتی۔ ڈانگولا نامی یہ تنظیم بہت طاقتور اور مؤثر بتائی جاتی ہے لیکن وہ بھی باوجود کوشش کے ابو نصر کو ٹریس نہ کر سکی لیکن انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا میں ابو نصر کا ایک رشتہ دار سفارت خانے میں فرسٹ سیکرٹری ہے۔ اس کا نام ابو عمیر ہے اور ابو عمیر اور ابو نصر کے درمیان رابطہ موجود ہے اور ابو عمیر کو معلوم ہے کہ ابو نصر کہاں چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ تنظیم ابو عمیر سے ابو نصر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان معلومات کے بعد اسلامی کونسل نے فوری طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ابو عمیر تک ان لوگوں کو پہنچنے ہی نہ دیا جائے تاکہ وہ لوگ اس سے ابو نصر کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہ کر سکیں۔ پاکیشیا میں یہ کام اسلامی سیکورٹی کے ذمے لگایا گیا تو میں نے فوراً حامی بھر لی اور اسی لئے تمہیں فون کیا ہے کہ کیا تم یہ

ذمہ داری لے سکتے ہو۔یا۔ پھر میں خود پاکیشیا آؤں" ..... کرنل فریدی نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ مجھے ساری تفصیل بتادی۔ مجھے تھوڑی بہت معلومات تو حاصل تھیں لیکن اس قدر تفصیل کا علم نہ تھا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میں یہ کام آسانی سے کرلوں گا" عمران نے کہا۔

"اگر تم کہو تو اسلامی کونسل کی طرف سے تمہارے چیف ایکسٹو کو تحریری طور پر درخواست بھی کر دی جائے" کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اسے تحریری چھوڑ دست بستہ گذارش بھی کی گئی تب بھی وہ اسے سیکرٹ سروس کے دائرہ کار سے باہر کا کام کہہ کر صاف انکار کر دے گا۔ ان معاملات میں وہ بڑا کٹھور آدمی ہے۔ لیکن علی عمران کا تو کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اور اس کے ایسے ساتھی بھی موجود ہیں جن پر سیکرٹ سروس کا دائرہ کار لاگو نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے ایکسٹو کے نخرے اٹھانے کی۔ خدا حافظ"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ہنستے ہوئے خدا حافظ کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کرسی سے اٹھ کر وہ عقبی دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے یہ کام ٹائیگر کے

ذمے لگانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس وقت ٹائیگر نجانے کہاں ہوگا اس لئے وہ اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور لا کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"اپنے ہوٹل کے کمرے سے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اس وقت تم اپنے کمرے میں کیسے موجود ہو۔ اوور"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک کام کے لئے آیا تھا کہ آپ کی کال آگئی باس۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں فون پر بات کر لیتا ہوں۔ اس میں ٹرانسمیٹر کی نسبت آسانی رہے گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے رسیور اٹھاتے ہی ٹائیگر نے

کہا۔

"تمہارے ذمے ایک اہم کام لگانا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم پوری ذمہ داری سے اسے سرانجام دو گے"۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"راذانی سفارت خانے میں ابو عمیر نام کا ایک فرسٹ سیکرٹری ہے اس سے راذان کی ایک مجرم تنظیم کے افراد اس کے رشتہ دار اور راذان کے اہم قومی لیڈر ابو نصر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تم نے ابو عمیر کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ یہ لوگ اس تک پہنچ سکنے میں کامیاب نہ ہو سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ کام تو ہو بھی چکا ہے"۔ ٹائیگر نے مدھم سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہو بھی چکا ہے۔ کیا مطلب"۔۔ عمران کے لہجے میں یقینی حیرت تھی۔

"باس۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔ لیکن مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ اس کام میں آپ کو بھی دلچسپی ہو سکتی ہے"۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ کیا مطلب۔ تمہارا راذانی سفارت خانے سے کیا تعلق"...... عمران نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اسے رالف کی کال سے لے کر چارٹرڈ کمپنی کے خصوصی

ایئرپورٹ تک جانے اور پھر وہاں سے واپس اپنے ہوٹل آنے تک کی پوری تفصیلات بتا دیں۔

"میں اپنا میک اپ صاف کرنے کے لئے ہوٹل آیا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ ویسے باس۔ میں سخت شرمندہ ہوں۔ آپ یقین کریں کہ ان لوگوں کی اس حرکت پر میرے دل میں اب بھی شدید غصہ موجود ہے۔ لیکن ان کے اس طرح نکل جانے کی وجہ سے میں بے بس ہو گیا ہوں"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ جب سفارت خانے کا مسئلہ درمیان میں آیا تھا تو تمہیں مجھے اطلاع کرنی چاہئے تھی"۔ عمران کے لہجے میں غصہ تھا۔

"مجھے افسوس ہے باس کہ مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ میں نے ویسے ہی ابو عمیر کو ہلاک ہونے سے بچانے کی کوشش کی تھی اور مجھے رالف پر اعتماد تھا لیکن ان لوگوں نے رالف کو بھی ہلاک کر دیا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ تو بہت بری خبر ہے۔ اب تک تو ان دونوں نے ابو عمیر سے ملنے والی معلومات راذان میں اپنے ساتھیوں تک فون یا ٹرانسمیٹر پر پہنچا بھی دی ہوں گی اور ابو عمیر کی ہلاکت کی وجہ سے یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ انہیں کیا معلومات ملی ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک درخواست کروں"۔ ٹائیگر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کیسی درخواست"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں فوری طور پر راذان چلا جاؤں۔ میں کوشش کروں گا کہ وہاں جا کر ابو نصر کا ضرور کھوج لگاؤں اور اگر اس مجرم تنظیم نے اسے گرفتار کر لیا ہو تو اسے ان کی گرفت سے چھڑا لوں اس طرح شاید میں اپنی غلطی کا کفارہ ادا کر سکوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تمہارے بس کا کام نہیں ہے۔ تم نے شاید یہ بات یہ سوچ کر کہی ہے کہ مارٹن اور جیکب کا تعلق مجرم تنظیم سے ہے اور تم اس تنظیم کی وجہ سے آگے بڑھ سکو گے۔ لیکن یہ انتہائی اہم ترین معاملہ ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ ابو نصر کو فوری طور پر ہلاک نہ کریں گے وہ اس سے اس کی پوری تنظیم کے بارے میں پہلے معلومات حاصل کریں گے اور اس کام میں انہیں کچھ وقت لگ سکتا ہے۔ لیکن جب تک تم ابو نصر تک پہنچو گے تب تک وہ لوگ اسے ہلاک کر چکے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے"۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم ابھی ہوٹل میں ہی رہو۔ میں اس معاملے پر غور کر کے پھر تم سے بات کروں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ کرنل فریدی کو کال کر رہا تھا۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی صاحب جہاں بھی ہوں ان سے میری بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ بات کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فریدی بول رہا ہوں۔ خیریت"..... چند لمحوں بعد ہی کرنل فریدی کی آواز سنائی دی اور عمران نے اسے ٹائیگر کی طرف سے ملنے والی رپورٹ مختصر طور پر بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو سارا معاملہ ہی ختم ہو گیا اور اب تک تو ابو نصر کو گھیرا بھی جا چکا ہو گا"۔ دوسری طرف سے کرنل فریدی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ابو نصر کو فوری طور پر ہلاک نہ کیا جائے گا بلکہ پہلے اسے گرفتار کیا جائے گا اور پھر اس سے اس کی تنظیم اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں گی پھر اسے ہلاک کیا جائے گا اور اس کام میں بہرحال وقت لگے گا۔ اس لئے اگر ہم فوری طور پر ابو نصر کو برآمد کرنے کا کام شروع کر دیں تو شاید ہم اسے اب بھی بچانے میں کامیاب ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ کچھ نہ کچھ وقت بہرحال لگے گا اور ہو سکتا ہے کہ جو معلومات ابو عمیر سے انہیں ملی ہوں اس پر عمل کرنے میں بھی وقت لگ جائے۔ اب ابو نصر کسی سڑک کے کنارے ہوٹل میں تو نہ بیٹھا ہوا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ میں اس پر کام شروع کر دیتا ہوں تمہارا شکریہ کہ تم نے فوری اطلاع کر دی ہے"...... کرنل فریدی

نے جواب دیا۔

"یہ غلطی چونکہ میرے آدمی سے ہوئی ہے اس لئے اس کا کفارہ بھی مجھے ہی ادا کرنا ہوگا۔ آپ ویسے بھی اسلامی سیکورٹی کے چیف ہیں اور آپ وہاں سرکاری طور پر تو مداخلت کر ہی نہیں سکتے۔ جبکہ میں وہاں آسانی سے کام کر سکتا ہوں۔ آپ صرف اتنا کریں کہ اس ابو نصر کے بارے میں آپ کے پاس جو معلومات ہوں آپ وہ مجھے بتا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"بحیثیت سیکورٹی چیف تو میں واقعی وہاں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ راڈان اسلامی ملک ہے اور بظاہر یہ ان کا اندرونی معاملہ ہے اور ابو نصر کو سرکاری طور پر باغی اور دہشت گرد قرار دیا جا چکا ہے۔ میں عام حیثیت سے کام کروں گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اس انداز میں کام کرنا چاہتے ہیں تو ظاہر ہے میں اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اپنے طور پر کام کروں۔ ویسے بھی آج کل میرے پاس کوئی کام نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ مقصد تو ابو نصر کو بچانا ہے۔ لیکن کیا تم ٹیم ساتھ لے کر جاؤ گے۔ کیا تمہارا چیف ایکسٹو اس کی اجازت دے گا"...... کرنل فریدی نے کہا حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ عمران ہی اصل حقیقت میں ایکسٹو ہے لیکن وہ ہمیشہ عمران سے اس

انداز میں بات کرتا تھا جیسے عمران ایکسٹو کے تحت کام کرتا ہو تاکہ عمران کا یہ سیٹ اپ لیک آؤٹ نہ ہو جائے۔

"میں جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر کو ساتھ لے کر جا سکتا ہوں۔ ویسے میں ایکسٹو سے بات کروں گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ٹیم بھیجنے پر رضامند ہو جائے۔ وہ بھی بڑا کھرا اور سچا مسلمان ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ میں اپنے طور پر کام کرتا ہوں۔ تم اپنے طور پر کام کرو۔ جہاں تک معلومات کا تعلق ہے تو مجھے صرف اتنی معلومات حاصل ہیں کہ اس مجرم تنظیم جس کے آدمیوں نے پاکیشیا میں کام کیا ہے اس کا نام ڈانگولا ہے اور اس کے چیف باس کا نام بھی ڈانگولا ہی ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت راتم میں ایک ہوٹل پان ٹری میں قائم ہے اور ابو نصر کی تنظیم کا نام گابالا ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو کسی کو علم نہیں ہے البتہ اس تنظیم کا اہم رکن راتم میں خیرام روڈ پر واقع ایک بیکری جس کا نام راڈان بیکری ہے کا مالک عبداللہ ہے۔ میں اس عبداللہ کے ذریعے ابو نصر تک پہنچنے کی کوشش کروں گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن کیا ابو نصر آپ کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو بھی حکومت کا ایجنٹ ہی سمجھے"...... عمران نے کہا۔

"وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ ایک بار میری اس سے ملاقات بھی

ہو چکی ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب اس کی پارٹی نے انتخابات میں سب سے زیادہ نشستیں حاصل کی تھیں۔ میں ان دنوں ایک کام سے وہیں راڈان میں ہی تھا۔ میں نے اس سے ملاقات کی تھی۔ پھر مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی تھی کہ وہ مجھے پہلے سے جانتا ہے۔ اصل میں وہ راڈان کی ملٹری انٹیلی جنس میں کافی عرصہ تک کام کرتا رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے بارے میں بھی جانتا ہوگا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اس عبداللہ والی لائن پر کام کریں۔ میں اس ڈانگولا والی لائن پر کام کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"کسی مخصوص لائن کے چکر میں مت پڑو۔ جس طرح بھی ہو سکے۔ ہمیں اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ ویسے میری فریکونسی کا تمہیں علم ہے اس لئے تم وہاں مجھ سے رابطہ کر سکتے ہو اور میں بھی اگر ضرورت سمجھوں گا تو تم سے رابطہ کر لوں گا"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"او کے۔ شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ آپریشن روم میں بلیک زیرو موجود تھا جو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ سلام دعا کے بعد عمران کرسی پر بیٹھ گیا تو بلیک زیرو بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"خیریت۔ آپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں"۔۔۔۔ بلیک

زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایک اہم اور فوری مسئلہ سامنے آیا ہے۔ دراز سے وہ ڈائری نکال کر مجھے دو جس میں پتے وغیرہ درج ہیں"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دوسری دراز کھولی اور پھر ایک سرخ جلد والی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھولا اور اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسے بند کر کے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے آفس پی اے کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے بھی اسی طرح مؤدبانہ اور سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سر سلطان۔ راڈان کے بارے میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ خیریت۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"۔۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں بے حد تشویش تھی۔

"مسئلہ ہی ایسا ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے کرنل فریدی کی کال۔ ٹائیگر سے ہونے والی گفتگو اور پھر کرنل فریدی سے ہونے والی گفتگو کی خاص خاص باتیں دوہرا دیں۔

"اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کا اس طرح قتل تو ہمارے لئے خاصا پریشان کن مسئلہ بن جائے گا"۔ سر سلطان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو بہر حال آپ سرکاری طور پر نمٹا ہی لیں گے۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ راؤان کے بارے میں پاکیشیا کی سرکاری پالیسی کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سرکاری پالیسی سے تمہاری کیا مراد ہے"۔ سر سلطان نے وضاحت طلب کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ حکومت پاکیشیا۔ راؤان کی فوجی حکومت کے ساتھ ہے یا ان تنظیموں کے ساتھ جو ان کے خلاف کام کر رہی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ حکومت تو حکومت کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ اس لئے سرکاری طور پر تو بہر حال ہم وہاں کی حکومت کے ساتھ ہیں۔ یہ تنظیمیں اور یہ ساری باتیں ان کے اپنے اندرونی مسائل ہیں اور سرکاری طور پر ہمیں ان سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن تم چاہتے کیا ہو"...... سر سلطان نے بڑے سفارت کارانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں دراصل یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر حکومت کو ان تنظیموں سے ہمدردی ہے تو پھر ان تنظیموں کے بارے میں حکومت کے پاس کچھ معلومات ہوں گی یا ان سے کوئی رابطہ وغیرہ ہوگا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ حکومت کا ان تنظیموں سے کوئی براہ راست رابطہ نہیں ہے اور نہ ہمیں ایسے رابطے رکھنے کی کبھی ضرورت محسوس ہوئی ہے"۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سرکاری طور پر وہاں ان تنظیموں کی حمایت میں کوئی کام نہیں کر سکتا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سرکاری طور پر تو ایسا کرنا حکومت کی پالیسی کے خلاف ہی ہوگا"۔ سر سلطان نے واضح طور پر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر غیر سرکاری طور پر ہی کام کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اس ابو نصر کو اور اس کی تنظیم کو حکومت سے بچانا چاہتے ہو۔ یہی مقصد ہے ناں تمہارا۔ لیکن کیوں۔ یہ تو واقعی ان کا اندرونی معاملہ ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"میں ذاتی طور پر ڈکٹیٹر شپ کے خلاف ہوں اور بحیثیت مسلمان مجھے ان تنظیموں سے دلچسپی ہے اور تیسری بات یہ کہ میرے آدمی کی غلطی سے ابو نصر اور اس کی تنظیم کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں اور آخری

بات یہ ہے کہ راڈان کی مسلم اکثریت کا ابو نصر ہیرو ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ذاتی طور پر تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری طور پر یہ کام نہیں کر سکتی۔ ورنہ اس طرح بہت سی بین الاقوامی پیچیدگیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں"۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ آپ اس کی فکر مت کریں"۔ عمران نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تک تم نے مجھ سے سرکاری پالیسی کے بارے میں گفتگو کی ہے اور بحیثیت سرکاری ملازم جو کچھ میں نے کہا ہے وہی سرکاری پالیسی ہے۔ لیکن اگر تم مجھ سے ذاتی طور پر بات کرو تو پھر میں بھی ذاتی طور پر ہی جواب دوں گا"۔ سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو کیا اس کے لئے مجھے کسی اور فون نمبر پر بات کرنا پڑے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بھی ہنس پڑے۔ "عمران بیٹے۔ سرکاری پالیسی تو وہ ہوتی ہے جو بین الاقوامی تعلقات کو سامنے رکھ کر بنائی جاتی ہے۔ وہ ایک مجبوری ہوتی ہے ورنہ حکومت پاکیشیا دراصل یہی چاہتی ہے کہ راڈان میں فوجی حکومت ختم ہو جائے۔ وہاں صاف ستھرے اور آزادانہ انتخابات ہوں اور پھر جو پارٹی وہاں کے عوام کی اکثریت حاصل کرے وہ راڈان میں قانون کی

حکمرانی قائم کرے اور حقیقت یہی ہے کہ اگر صاف ستھرے اور آزادانہ انتخابات ہو جائیں تو ابو نصر کی پارٹی ہی اکثریت حاصل کرے گی کیونکہ ابو نصر راڈان کا قومی ہیرو بن چکا ہے اور تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ابو نصر نے خفیہ طور پر تمام اسلامی ممالک سے رابطہ قائم کیا تھا حتیٰ کہ اسلامی کونسل سے بھی اس نے رابطہ کیا تاکہ اسلامی ممالک کی مدد سے وہ حکومت پر قبضہ کر لے اور پھر وہاں آزادانہ انتخابات کرا کر وہاں اسلامی نظام نافذ کیا جا سکے۔ لیکن سب ممالک نے اپنی اپنی مجبوریوں کی وجہ سے معذرت کر لی۔ اس سلسلے میں حکومت پاکیشیا سے بھی ابو نصر نے رابطہ قائم کیا لیکن حکومت پاکیشیا سرکاری طور پر کسی بھی ملک کے اندرونی مسائل میں مداخلت نہیں کر سکتی اس لئے واضح امداد سے معذرت کر لی گئی۔ ابو نصر چونکہ راڈان کی ملٹری انٹیلی جنس میں رہا ہے اس لئے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی مکمل تفصیلات حاصل تھیں۔ اس نے یہ کوشش بھی کی کہ اگر حکومت پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھیج کر اس کی امداد کرے تب بھی اس کا کام ہو جائے گا لیکن اس کے لئے بھی معذرت کر لی گئی کہ بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری ادارہ ہے البتہ اس سے یہ وعدہ کر لیا گیا تھا کہ اگر کبھی کوئی ایسا موقع آیا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کو اس کی امداد کے لئے بھیج دیا جائے گا وہ اس پر ہی رضامند ہو گیا تھا کیونکہ اسے تمہارے متعلق بھی کافی معلومات حاصل تھیں لیکن چونکہ وہاں کوئی ایسی صورت حال سامنے

ـ آئی تھی کہ تم سے درخواست کی جاتی ۔ اس لئے میں خاموش رہا
لیکن اب تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد واقعی وہ موقع آگیا ہے کہ
تم ابو نصر کی امداد کرو ۔ ابو نصر نے اس کے لئے ایک خاص ٹپ دی
تھی اگر کبھی موقع آئے اور عمران صاحب اس کی مدد کرنے کے لئے
راڈان آئیں تو راڈان پہنچ کر وہ پارلیمنٹ کے سربراہ سردار خالد سے م
لیں سردار خالد ابو نصر کے سسر بھی ہیں اور درپردہ اس کی تنظیم کیلئے
کام بھی کرتے ہیں چونکہ وہ پارلیمنٹ کے سربراہ ہیں اس لئے یہ امد
خفیہ طور پر کی جاتی ہے لیکن وہ تمہاری مکمل رہنمائی کریں گے ابو نص
نے بتایا تھا کہ جب تمہاری سردار خالد سے ملاقات ہو تو تم انہیں امد
برگسہ کا حوالہ دے کر اپنا نام بتاؤ گے تو وہ تمہارا رابطہ براہ راست
ابو نصر یا اس کی تنظیم سے کرا دیں گے اور وہاں تمہاری مدد کے لئے ج
کچھ بھی ہو سکا۔ کریں گے" ۔ سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

" لیکن اگر میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں حکومت نے ابو نصر
گرفتار کر کے ہلاک کر دیا تو" ..... عمران نے کہا۔

" حکومت راڈان ابو نصر کو ہلاک نہیں کر سکتی ۔ وہ قومی ہیرو ہے
البتہ اس کے لئے تھوڑے سے سیاسی حالات بنانے پڑیں گے اور یہ
میں کر لوں گا" ..... سر سلطان نے کہا۔

" آپ کیا کریں گے" ..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں سردار خالد سے رابطہ کر کے اسے یہ سارا واقعہ بتاؤں گا

اسے مشورہ دوں گا کہ وہ فوری طور پر پوسٹروں اور دوسرے ذرائع سے
راڈان میں یہ بات پھیلا دیں کہ حکومت نے ابو نصر کو ایک مجرم تنظیم
کی مدد سے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا ہے ۔ ابو نصر چونکہ قومی ہیرو ہے
اس لئے لامحالہ راڈان میں اس خبر کا شدید ترین ردعمل ظاہر ہوگا اور
حکومت مجبور ہو جائے گی کہ وہ ابو نصر کو خفیہ طور پر ہلاک کرنے کی
بجائے اس پر مقدمہ چلائے ۔ اس طرح ابو نصر کی ہلاکت کو فوری طور
پر روکا جا سکتا ہے" ..... سر سلطان نے کہا۔

" گڈ ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر ابو نصر صاحب کو حکومت کی قید سے
نجات دلائی جا سکتی ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ہم
اس کے علاوہ ابو نصر کی کیا امداد کر سکتے ہیں" ..... عمران نے کہا۔

" اس کی امداد کا ایک طریقہ ہے کہ فوجی حکومت نے ان باغی
لیڈروں کی سرکوبی کے لئے جو خاص سیکشن بنا رکھا ہے اور جس کا خفیہ
نام سپیشل سیکشن ہے ۔ اس کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ٹریس کر کے ختم کر دیا
جائے ۔ سپیشل سیکشن میں فوجی حکومت نے یہودی اور ایکریمی خاص
تربیت یافتہ ایجنٹ بھرتی کر رکھے ہیں اور یہی سپیشل سیکشن ہی راڈان
میں اسلامی نظام کی داعی جماعتوں اور تنظیموں کے خلاف خفیہ
کارروائی میں مصروف ہے ۔ کیونکہ فوج میں بھی مسلمانوں کی
اکثریت ہے اس لئے وہ براہ راست ایسی کارروائی میں ملوث نہیں
ہوتے" ..... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کو یہ معلومات کیسے مل گئی ہیں" ..... عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابو نصر نے خود ہی بتایا تھا" سر سلطان نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ کام شروع کرا دیں۔ میں راڈان جانے کے انتظامات کرتا ہوں۔ شکریہ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ ساری باتیں خیالی ہی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ فوجی حکومت ابو نصر کو فوری طور پر ہلاک کر دے گی" بلیک زیرو نے کہا۔ وہ عمران اور سر سلطان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے ساری بات اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ فوری طور پر تو ظاہر ہے کچھ نہیں کیا جا سکتا" عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ہیں یہاں۔ میں سلیمان بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ سلیمان بغیر کسی اشد ضرورت کے دانش منزل فون نہ کیا کرتا تھا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ خیریت" عمران نے پوچھا۔

"صاحب۔ کرنل فریدی صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ جہاں بھی ہوں ان کا پیغام پہنچا دیا جائے کہ آپ فوری طور پر

انہیں فون کر لیں۔ اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"۔ سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں انہیں فون" عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" وہی سپاٹ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی صاحب سے بات کرائیں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی بات کریں" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں" چند لمحوں کے وقفے کے بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ آپ نے فلیٹ پر فون کیا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ اب تمہاری یا میری راڈان جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ابو نصر محفوظ ہے۔ ابو عمیر کو ابو نصر کے بارے میں ایسی معلومات حاصل نہ تھیں کہ ان کی مدد سے اسے گھیرا جا سکتا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ لوگ جنہوں نے ابو عمیر سے معلومات حاصل کی تھیں اس طرح فوراً کیوں فرار ہو گئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ چونکہ پہلے ٹائیگر سے ملنے والی تفصیل کرنل فریدی کو سنا چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کرنل فریدی اس بارے میں

جانتا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے اپنے مطلب کی معلومات حاصل کرنے کے لئے ابو عمیر پر انتہائی بے دردانہ تشدد کیا تو ٹائیگر کے دوست رالف نے انہیں روکنے کی کوشش کی ہو گی۔ انہوں نے رالف کو مداخلت ختم کرنے کے لئے اسے گولی مار دی لیکن جب ابو عمیر سے معلومات نہ مل سکیں تو انہوں نے ابو عمیر کو بھی ہلاک کر دیا اور پھر ٹائیگر کے فوری انتقام کے خوف سے انہوں نے یہی مناسب سمجھا ہو گا کہ فوری طور پر پاکیشیا چھوڑ دیں" ...... کرنل فریدی نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ بہرحال اب مسئلہ حل ہو گیا" ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو حل ہو گیا ہے" ...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران ہنس پڑا۔

"او کے۔ شکریہ۔ آپ کا فون نہ آتا تو شاید میں ایک دو گھنٹوں بعد روانہ ہو جاتا" ...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ خدا حافظ" ...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور عمران نے بھی خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"مطلب ہے ٹائیں ٹائیں فش" ...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے کرنل فریدی کی بات نہیں سنی۔ اس نے

فی الحال کا لفظ استعمال کیا ہے۔ گو فوری طور پر یہ خطرہ ختم ہو گیا ہے کیونکہ ابو نصر محفوظ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں ابو نصر کی اس حد تک ضرور مدد کرنی چاہئے کہ فوجی حکومت نے جو یہودی اور اکریمین ایجنٹوں کا گروپ قائم کر رکھا ہے اسے ختم کر دیا جائے۔ اس طرح ان جماعتوں کو یقیناً امداد ملے گی" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن سرکاری طور پر تو ایسا نہیں کیا جا سکتا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سرکاری نہ سہی غیر سرکاری سہی۔ راڈان بڑا خوبصورت ملک ہے اور سیکرٹ سروس وہاں پکنک منانے تو جا سکتی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا تو ہو سکتا ہے" ...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھانے کے لئے اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں ہو گا" ...... سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو گا تو سلطان کے حکم پر اسے بہرحال دست بستہ موجود ہونا پڑے گا" ...... عمران نے اس بار اصل آواز میں کہا۔

"میں نے پہلے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ وہاں سے سلیمان نے

بتایا کہ تم دانش منزل میں موجود ہو۔ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ میں نے تمہارا فون ملنے کے بعد سردار خالد سے براہ راست فون پر بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ابو نصر کو نہ ہی ٹریس کیا جا سکا ہے اور نہ گرفتار کیا گیا ہے۔ البتہ میرے کہنے پر انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ابو نصر کو اطلاع بھجوا دی جائے گی کہ وہ محتاط رہے"۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ابھی چند لمحے پہلے کرنل فریدی نے بھی یہی بات بتائی ہے لیکن مجھے راڈان سے خاصی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ ہم یہاں فارغ رہ رہ کر اکتا سے گئے ہیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت سیاحت کرنے نجی طور پر راڈان جایا جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ذاتی طور پر تو ظاہر ہے تم لوگ پوری دنیا کی سیاحت بھی کر سکتے ہو۔ کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ خدا حافظ"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص آواز میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"پوری ٹیم کو راڈان جانے کے لئے تیار رہنے کا کہہ دو۔ عمران بھی وہاں تمہارے ساتھ جائے گا لیکن تم سب لوگ وہاں سرکاری حیثیت سے نہیں بلکہ ذاتی حیثیت سے جاؤ گے۔ بظاہر تمہارا مقصد سیر و تفریح ہو گا۔ راڈان کی فوجی حکومت نے ایک خفیہ سیکشن بنایا ہوا ہے جسے سپیشل سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس میں خفیہ طور پر یہودی اور ایکریمی تربیت یافتہ ایجنٹ بھرتی کئے گئے ہیں۔ یہ سیکشن وہاں ان جماعتوں کے خلاف کام کرتا ہے جو راڈان میں فوجی حکومت کے خاتمے اور وہاں کی ان سیاسی جماعتوں جو راڈان میں اسلامی نظام کا مکمل نفاذ چاہتی ہیں اور اس سیکشن کی وجہ سے وہاں بے شمار سیاسی لیڈروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ جماعتیں زیر زمین ہو جانے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ تم نے اس سیکشن کا خاتمہ کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مختصر طور پر حالات بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر حکومت تو قائم رہے گی۔ وہ بعد میں دوسرے ایجنٹ بھرتی کر لے گی"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسا کر سکتی ہے۔ لیکن اس کام میں اسے خاصا وقت لگے گا اور تب تک یہ سیاسی جماعتیں کھل کر عوام میں کام کریں گی۔ اس طرح وہاں آزادانہ انتخابات کی راہ ہموار ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ کب روانگی ہو گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"عمران اس سلسلے میں انتظامات کرے گا اور جب وہ انتظامات کر

لے گا تو وہ تمہیں خود ہی بتا دے گا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔میں آپ کی کال کا منتظر تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری غلطی بھیانک ثابت نہیں ہوئی۔اس لئے تمہیں میں نے صرف اتنی ہی سزا دی ہے کہ اتنی دیر کال کے انتظار میں تمہیں کمرے میں بیٹھنا پڑا ہے۔ابو عمیر کو ابو نصر کے بارے میں اہم معلومات حاصل نہ تھیں۔اس لئے وہ لوگ ابو عمیر سے کچھ حاصل نہیں کر سکے۔انہوں نے چونکہ ابو عمیر پر بے پناہ غیر انسانی تشدد کیا تھا اس لئے یقیناً رالف نے انہیں منع کیا جس پر انہوں نے رالف کو بھی ہلاک کر دیا اور پھر تمہارے خوف کی وجہ سے وہ فوراً پاکیشیا چھوڑنے پر بھی مجبور ہو گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس۔آپ کی اس بات نے میرے دل سے ایک بڑا بوجھ اتار دیا ہے"...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر بوجھ اتر گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تم اس قدر ہلکے پھلکے تو ضرور ہو چکے ہو گے کہ میرے ساتھ راڈان تک جا سکو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"راڈان۔ان مارٹن اور جیکب کے پیچھے۔اوہ ضرور باس۔میں تو

خود چاہتا ہوں کہ ان کو تلاش کر کے ان سے بے اصولی کا انتقام لوں"...... ٹائیگر نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوکے۔پھر تیار رہنا۔میں تمہیں کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس بار آپ پوری ٹیم لے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔نیا ملک ہے اور پھر مقابلہ تربیت یافتہ ایجنٹوں سے ہے اور میں کارروائی بھی انتہائی تیز چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کمرے میں موجود بڑی سی دفتری میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے جو کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کیا طریقہ ہے آنے کا جیگار"...... ادھیڑ عمر آدمی نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ دراصل میں نے یہاں ایک ایسے آدمی کو دیکھ لیا ہے کہ بے اختیار میرا خون اچھلنے لگا ہے"...... آنے والے نوجوان نے جواب دیا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کس کی بات کر رہے ہو"...... ادھیڑ عمر آدمی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران نامی شخص کے بارے میں تو جانتے ہی ہیں"...... جیگار نے اسی طرح پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس کے بارے میں کافی کچھ سنا ہوا تو ہے لیکن"۔ باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ یہاں دارالحکومت میں موجود ہے۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے"...... جیگار نے کہا تو باس بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہاں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آدمی۔ لیکن وہ یہاں کیوں آیا ہے"...... باس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات بھی پھیل گئے تھے۔

"باس۔ میں خود اسے یہاں دیکھ کر بے حد حیران ہوا ہوں۔ ہوٹل القمر کے ڈائننگ روم میں وہ موجود تھا۔ اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت اور آٹھ ایشیائی مرد بھی تھے۔ وہ سب کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے کاؤنٹر سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ یہ گروپ سیاحت کی غرض سے یہاں آیا ہے۔ ہو سکتا ہے باس کہ یہ گروپ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی گروپ ہو۔ کیونکہ عمران تو بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ اسے تو میں اچھی طرح پہچانتا ہوں کیونکہ اسرائیل میں اس سے کئی بار میرا ٹکراؤ ہو چکا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسرے لوگ واقعی سیاح ہوں اور عمران ان کے ساتھ سیاح کے روپ میں کسی خاص مقصد کے لئے

یہاں آیا ہو۔ بہرحال عمران کی یہاں آمد نے میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجانی شروع کر دی ہیں"۔ جیگار نے کہا۔

"ہاں۔ میں خود بھی پریشان ہو گیا ہوں۔ لیکن اب یہ کس طرح معلوم کیا جائے کہ اس کی یہاں آمد کا مقصد کیا ہے"۔ باس نے کہا۔

"اس کی بھرپور انداز میں نگرانی کی جائے"۔ جیگار نے کہا۔

"اسے گولی کیوں نہ مار دی جائے۔ یہ زیادہ آسان کام نہیں ہے"۔ باس نے کہا۔

"باس۔ پھر اس خاص مقصد کا علم کیسے ہو سکے گا۔ عمران کے ہلاک ہونے کے بعد ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس عمران کے قاتلوں کو تلاش کرے گی اور اس طرح اس کا ہم سے خوانخواہ ٹکراؤ ہو جائے گا"...... جیگار نے کہا۔

"ہم کسی بھی پیشہ ور قاتل کی مدد حاصل کر سکتے ہیں اور پھر ایسا انتظام بھی ہو سکتا ہے کہ اس قاتل کو ہلاک کر دیا جائے۔ اس طرح ہم تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ رہے گا"...... باس نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ تو انتہائی اقدام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران یہاں اس گروپ سے علیحدہ آیا ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس علیحدہ کام کر رہی ہو۔ عمران کی ہلاکت سے وہ چونک جائیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہی گروپ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر ان کی نگرانی کی جائے تو پھر اس مقصد کے بارے میں معلوم کیا جا

سکتا ہے۔ گولی تو بہرحال کسی بھی وقت ماری جا سکتی ہے"...... جیگار نے کہا۔

"نہیں۔ وہ انتہائی شاطر اور ذہین آدمی مشہور ہے۔ نگرانی کا اگر اسے پتہ چل گیا تو پھر وہ نگرانی کرنے والے کے ذریعے براہ راست ہم تک پہنچ جائے گا۔ اس لئے میں یہ رسک نہیں لے سکتا۔ دو صورتیں ہیں کہ اسے بالکل نظر انداز کر دیا جائے یا پھر اسے گولی مار دی جائے"۔ باس نے حتمی لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرے ذہن میں ایک تیسری صورت بھی آئی ہے"۔ جیگار نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"کون سی"۔ باس نے پوچھا۔

"جن کمروں میں وہ لوگ رہائش پذیر ہیں وہاں انتہائی جدید ڈکٹا فون بھی نصب کئے جا سکتے ہیں۔ ہمارے پاس انتہائی جدید ترین آلات ہیں۔ ایسے آلات جن کا پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک کے رہنے والوں کو یقیناً علم تک نہ ہو گا۔ ان کی مدد سے ان کی گفتگو آسانی سے ٹیپ کی جا سکتی ہے۔ اس طرح شاید ان کا اصل مقصد سامنے آ جائے...... جیگار نے کہا۔

"ہاں۔ یہ درست آئیڈیا ہے۔ پھر تم خود ہی اس کا انتظام کرو اور پھر مجھے اس بارے میں رپورٹ دو"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... جیگار نے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ مڑا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ باس چند لمحوں تک خاموشی سے

بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کلف بول رہا ہوں مارٹینا"۔۔۔ باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم نے رپورٹ دی تھی کہ ابو نصر کو ٹریس کرنے کے سلسلے میں ڈانگولا کے دو ایجنٹ پاکیشیا گئے ہوئے ہیں لیکن پھر تم نے ان کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی"۔۔۔ کلف نے کہا۔

"وہ دونوں ناکام لوٹے ہیں۔ ہمیں معلوم تو یہی ہوا تھا کہ وہاں سفارت خانے میں کام کرنے والا ابو عمیر جو کہ ابو نصر کا رشتہ دار بھی ہے اس کا ابو نصر کے ساتھ رابطہ بھی ہے لیکن یہ بات غلط ثابت ہوئی ہے"...... مارٹینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح غلط ثابت ہوئی ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... کلف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ دونوں آدمی وہاں گئے۔ انہوں نے ابو عمیر کو وہاں کے ایک مقامی آدمی کی مدد سے سفارت خانے سے اغوا کرایا۔ پھر اس ابو عمیر پر انہوں نے تشدد کی انتہا کر دی۔ اس حد تک تشدد کیا کہ آخر کار وہ مر گیا لیکن وہ مرنے تک یہی کہتا رہا کہ اسے کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس کی

موت کے بعد وہ دونوں واپس آ گئے۔ چونکہ کسی خاص بات کا علم نہ ہو سکا تھا اس لئے میں نے آپ کو رپورٹ بھی نہیں دی لیکن آپ نے خاص طور پر اس بارے میں کیوں پوچھا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔۔۔ مارٹینا نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک خطرناک ایجنٹ علی عمران کو یہاں دارالحکومت میں دیکھا گیا ہے۔ اس اطلاع پر مجھے خیال آیا کہ کہیں وہ تمہارے ان دونوں آدمیوں کے پیچھے تو نہیں آیا"۔۔۔ کلف نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں کلف۔ میرے آدمیوں کا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق انہوں نے وہاں مقامی بدمعاشوں کی مدد سے سارا کام کیا ہے اور ابو عمیر بھی پاکیشیائی نہیں تھا۔ اس لئے سیکرٹ سروس کو اس معاملے میں کیسے دلچسپی ہو سکتی ہے"۔۔۔ مارٹینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس میں نے یہی معلوم کرنا تھا۔ گڈ بائی"۔ کلف نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے موجود فائل پر نظریں جما دیں۔

عمران، ٹائیگر اور سیکرٹ سروس کے ارکان سمیت آج ہی دا
کے دارالحکومت پہنچا تھا۔ عمران اور جولیا کے علاوہ باقی سب میک اپ
میں تھے۔ دارالحکومت کے سب سے مشہور ہوٹل الخیر میں انہوں نے
کمرے بک کرائے اور اس وقت وہ اس ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں
بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اپنا اور جولیا کا میک اپ نہیں کیا جب
ٹائیگر سمیت باقی سب کا میک اپ کیا ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ
ہے"۔۔۔۔۔۔ کھانا کھاتے ہوئے اچانک صفدر نے پوچھا۔

"میں نے تو اس لئے میک اپ نہیں کیا کہ یہاں ہمیں ابھی
سپیشل سیکشن کے بارے میں کسی قسم کا کوئی کلیو معلوم نہیں ہے
ہم مکمل اندھیرے میں ہیں۔ البتہ رپورٹ یہ ملی ہے کہ اس میں
یہودی اور ایکریمی تربیت یافتہ ایجنٹ شامل ہیں اور چونکہ میں

بھیڑوں میں جانا پہچانا جاتا ہوں اس لئے ہو سکتا ہے کہ مجھے دیکھ کر وہ
چونک پڑیں اور پھر ان کی طرف سے کسی کارروائی کی وجہ سے کام
کرنے کا کوئی کلیو مل جائے۔ دوسرے لفظوں میں اپنے آپ کو میں نے
بطور چارہ استعمال کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ باقی رہی جولیا تو اس کا
میک اپ کر دیا جائے تو یہ بوڑھی لگنے لگ جاتی ہے اور ظاہر ہے تنویر
کے جذبات مجروح ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے آخری
فقرے پر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں بوڑھی لگتی ہوں۔ کیوں"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں
انہیں، کھاتے ہوئے کہا۔

"میں تو تنویر کی بات کر رہا ہوں۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کھانا بھی کھانے دو گے یا نہیں"۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں
کہا۔

"عمران صاحب۔ اس طرح تو آپ نے ہم سب کو بھی خطرے میں
ڈال دیا ہے۔ آپ کی وجہ سے وہ ہمیں بھی پہچان لیں گے"۔۔۔۔ صفدر
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم یاراں دوزخ ہم یاراں بہشت والا قول تو تم نے سنا ہوا
ہوگا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ ہوٹل
سے نکلے اور ٹہلتے ٹہلتے کچھ دور بنی ہوئی مارکیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ان
کے انداز واقعی سیاحوں جیسے تھے۔ عمران نے گلے میں ایک قیمتی کیمرہ

بھی لٹکا یا ہوا تھا۔ کافی دیر تک بازار میں گھومنے پھرنے کے بعد اچانک عمران ایک نائر فروخت کرنے والی دکان میں داخل ہو گیا۔ کافی بڑی دکان تھی۔ کاؤنٹر پر دو نوجوان موجود تھے جن میں سے ایک کسی گاہک سے باتوں میں مصروف تھا جبکہ دوسرا نوجوان عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"جی صاحب۔ فرمایئے"...... نوجوان نے سب سے آگے موجود عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ دکان ذہبی صاحب کی ہے ناں"...... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا وہ یہاں موجود ہیں۔ ہم پاکیشیا سے آئے ہیں۔ سیاح ہیں۔ ہمارے پاس ان کے لئے ایک خاص پیغام ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا۔ لیکن ان کا تو کبھی پاکیشیا سے کوئی تعلق نہیں رہا" نوجوان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو ان کی تمام مصروفیات اور تعلق داریوں کے بارے میں علم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ہم تو ملازم ہیں۔ میں بات کرتا ہوں" نوجوان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور پھر کاؤنٹر پر موجود انٹرکام رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن دبا دیئے۔

"کرامت بول رہا ہوں جناب۔ کاؤنٹر سے۔ ایک خاتون اور نو

حضرات تشریف لائے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب کا کہنا ہے کہ وہ پاکیشیا سے آپ کے لئے کوئی خاص پیغام لائے ہیں"...... کرامت نے کہا۔

"آپ کا نام جناب"...... کرامت نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں نام مع ڈگریوں کے بتایا تو کرامت کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے طنزیہ سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"جناب۔ انہوں نے اپنا نام علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بتایا ہے"...... کرامت کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

"جی۔ جی۔ جی۔ یس سر۔ ابھی سر"...... اچانک کرامت نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل گئے تھے۔ اس نے جلدی سے رسیور کریڈل پر رکھا۔

"آیئے جناب۔ میں آپ کو ان کے دفتر تک چھوڑ آتا ہوں۔ آیئے جناب"...... کرامت نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کاؤنٹر سے نکل کر وہ بائیں طرف کو چل پڑا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے پیچھے چل پڑا۔ آخری الماری کے پاس ایک پتلی سی راہداری دکان کی عقبی طرف کو جا رہی تھی۔ اس راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔

"تشریف لے جایئے"...... نوجوان نے دروازے کے قریب پہنچ کر

ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا دفتر تھا۔ کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے چہرے پر چھوٹی چھوٹی سفید سیاہ رنگ کی داڑھی تھی۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جسمانی طور پر مضبوط آدمی تھا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ وہ مقامی تھا

"میرا نام ذھبی ہے"۔ ..... اس نے سب سے آگے موجود عمران طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ سے ملاقات کا تو مجھے بے پناہ اشتیاق تھا عمران صاحب۔ لیکن آپ میرے تصور سے بالکل برعکس شخصیت ہیں۔ بہرحال خوش آمدید"۔ .... ذھبی نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ تو زیادتی ہے کہ آپ نے اپنے تصور میں میرے لئے جن بھوت کی قبیل کا خاکہ بنا لیا"۔ ... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ذھبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کا ان اصل ناموں سے تعارف کرا دیا۔

"تشریف رکھیں اور بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ ذھبی نے سب سے مصافحہ کرتے ہوئے صوفوں پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ ا نے تو جولیا کی طرف بھی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن جولیا

صرف سر سے سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ ذھبی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔ پھر وہ نارمل ہو گیا تھا۔

"آپ جب ہماری باقاعدہ دعوت کریں گے تب پینے اور کھانے کی ساری کسر نکال لیں گے۔ فی الحال آپ ہمیں دو کاریں اور ایک ایسی کوٹھی مہیا کر دیں جہاں ہم سب کچھ عرصہ کے لئے قیام کر سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دعوت بھی ضرور کروں گا آپ کے اعزاز میں۔ لیکن فی الحال تو کچھ ہو جائے۔ میرا خیال ہے میں کافی منگوا لیتا ہوں"۔ ... ذھبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے کافی بھجوانے کا آرڈر دیا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کی رنگ جس میں دو تین چابیاں تھیں اور ساتھ ہی ایک ٹوکن منسلک تھا۔ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جب مجھے کرنل فریدی صاحب نے فون کر کے آپ کی امداد کا کہا تھا تو میں نے پہلے ہی اس کا انتظام کر لیا تھا"۔ ...... ذھبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ مسکرا اس لئے رہا تھا کہ اب وہ ذھبی کو کیا بتاتا کہ اسے فون کرنل فریدی نے نہیں بلکہ عمران نے کرنل فریدی کی آواز میں خود کیا تھا۔ عمران کو ذھبی کے بارے میں کافی عرصہ پہلے کرنل فریدی نے خود بتایا تھا۔ ذھبی ایکریمیا میں ایک سمگلنگ ریکٹ سے

منسلک رہا تھا اور خاصا نامور سمگلر تھا لیکن پھر اس کا ٹکراؤ کرنل فریدی سے ہو گیا۔ کرنل فریدی کی وجہ سے ذھبی نے سمگلنگ کا پیشہ چھوڑا اور وہ اپنے آبائی وطن راڈان آگیا تھا۔ اس کا رابطہ اب بھی کرنل فریدی سے رہتا تھا۔ عمران نے ڈائریکٹری کی مدد سے اس کی اس دکان نمبر تلاش کر کے یہاں کرنل فریدی کی آواز میں فون کیا تھا۔ تب اسے پتہ چلا تھا کہ ذھبی کرنل فریدی کی وجہ سے اس سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔

"شکریہ"۔ عمران نے کی رنگ لیتے ہوئے اس کے ساتھ منسلک ٹوکن پر موجود کوٹھی کا نمبر اور پتہ پڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کی رنگ کو کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر کافی کے کپ موجود تھے۔ اس نے ایک ایک کپ سب کے سامنے رکھا اور پھر ٹرالی کو ایک طرف کھڑی کر کے وہ واپس چلا گیا۔

"ذھبی صاحب۔ یہاں کی حکومت نے ایک خفیہ سیکشن بنایا ہوا ہے جسے سپیشل سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس میں اس نے یہودی اور اکریمی ایجنٹ بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ کیا آپ کو اس کے بارے میں کوئی علم ہے"..... عمران نے کافی سپ کرتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ میں اب ایسی باتوں سے بالکل لاتعلق ہو چکا ہوں"...... ذھبی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسی ٹپ۔ جس سے اس بارے میں کسی بھی قسم کی

معلومات مل سکیں"..... عمران نے کہا تو ذھبی چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کے ساتھ رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو۔ ذھبی بول رہا ہوں۔ کرنل سے بات کراؤ"...... چند لمحوں بعد اس نے بات کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ فون میں لاؤڈر نہ تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دوسری طرف سے آنے والی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

"ہیلو۔ اولڈ کرنل۔ میں ذھبی بول رہا ہوں"۔ ذھبی نے مسکراتے ہوئے اور بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں کوئی ایسے بھول سکتا ہے کرنل۔ بس کاروباری مصروفیات کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی۔ ایک کام ایسا آپڑا ہے کہ تم اس سلسلے میں میری مدد کر سکتے ہو تو میں نے فون کیا ہے"...... ذھبی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

"یہاں ایک سپیشل سیکشن ہے۔ انتہائی خفیہ سیکشن۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم جیسا آدمی بہرحال اس بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہو گا۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ جو کہو گے وہی دے دوں گا"...... ذھبی نے کہا۔

"نہیں۔ تم جانتے ہو کہ میں ان تمام کاموں سے یکسر لاتعلق ہو چکا ہوں۔ میرے عزیز ترین دوست ہیں انہیں یہ معلومات چاہئیں۔

معاوضہ البتہ میں دوں گا"...... ذھبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہیں کہ انہیں کس قسم کی معلومات چاہئیں۔ میں انہیں تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں"... ذھبی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا کام ہو جائے گا عمران صاحب۔ میں پتہ لکھ کر آپ کو دیتا ہوں۔ آپ وہاں چلے جائیں"... ذھبی نے میز پر موجود ایک چٹ اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے قلمدان سے قلم نکالا اور اس چٹ پر پتہ لکھ کر اس نے چٹ عمران کی طرف بڑھا دی۔ چٹ پر ذرمن ہوٹل شاہراہ ساراگ لکھا ہوا تھا۔

"یہ ہوٹل کرنل ہی کی ملکیت ہے۔ آپ وہاں کاؤنٹر پر میرا نام لیں گے تو آپ کو کرنل تک پہنچا دیا جائے گا"۔ ذھبی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چٹ لے کر پڑھی اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"شکریہ ذھبی صاحب۔ لیکن ان کرنل بلکہ اولڈ کرنل صاحب کا ذرا تعارف بھی تو کرا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کا نام رازی ہے۔ راؤان کی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف رہے ہیں۔ ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے ہوٹل بزنس شروع کر دیا۔ آدمی بے حد تیز ہے اس لئے انہوں نے حکومت کے ساتھ اپنے تعلقات بنائے رکھے اور اب فوجی حکومت میں تو ان کا کافی عمل دخل ہے۔ درپردہ انہوں نے شراب کی سمگلنگ کا باقاعدہ ایک بڑا ریکٹ قائم کر

رکھا ہے۔ معاوضہ لے کر وہ ہر کام کر لیتے ہیں۔ ویسے بظاہر وہ انتہائی معزز آدمی ہیں اور بے شمار سماجی فلاحی تنظیموں کے چیئرمین بھی ہیں۔ میرے بڑے گہرے دوست ہیں۔ اگر میں انہیں نہ کہتا تو شاید وہ کسی غیر ملکی پر اعتماد نہ کرتے۔ لیکن اب آپ بے فکر ہو کر ان کے پاس چلے جائیں۔ وہ اس بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہوں گے آپ کو ضرور بتا دیں گے"۔ ذھبی نے کہا۔

"ڈبل کراس کرنے کے عادی تو نہیں ہیں کہ ادھر ہمیں معلومات مہیا کر دیں ادھر سپیشل سیکشن تک ہمارے بارے میں خبریں پہنچا دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ان معاملات میں وہ کھرے آدمی ہیں۔ اگر ایسی بات ہوتی تو میں ان سے بات ہی نہ کرتا۔ مجھے آپ کی حیثیت کا پورا پورا احساس ہے"۔ ذھبی نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس سے اجازت لے کر وہ سب اس کے دفتر اور پھر دکان سے باہر آ گئے۔

"آؤ اب ہوٹل سے سامان لے لیں پھر اس رہائش گاہ کی طرف چلیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے کلف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کلف نے بڑے محتاط انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جیگار بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جیگار کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کلف نے قدرے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھی برٹش کالونی کی ایک کوٹھی میں شفٹ ہو گئے ہیں اور انہوں نے کرنل رازی سے بھی ملاقات کی ہے"...... دوسری طرف سے جیگار نے جواب دیا تو کلف بے اختیار چونک پڑا۔

"کرنل رازی سے کیوں"...... کلف کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"انہوں نے کرنل سے سپیشل سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"...... جیگار نے جواب دیا تو کلف ایک لمحے کے لئے تو اس طرح خاموش بیٹھا رہا جیسے اس پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جیسے آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو۔ اس طرح وہ کرسی پر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو"...... کلف نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میرے پاس باقاعدہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ موجود ہے"...... جیگار نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ فوراً میرے پاس آؤ۔ فوراً"...... کلف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جیگار نے جواب دیا اور کلف نے ہونٹ کاٹتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سپیشل سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں سپیشل سیکشن کے خلاف کام کرنے آئی ہے۔ لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حکومت کے خلاف ایک سرکاری ایجنسی کس طرح کام کر سکتی ہے"...... کلف نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اب انتہائی بے چینی سے جیگار کی آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور جیگار اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بھی ستا ہوا تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ کلف نے کہا اور جیگار سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے بیٹری سے چلنے والا ایک جدید ساخت کا مِنی ٹیپ ریکارڈر نکالا اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"پہلے مجھے زبانی تفصیل بتاؤ۔ اس کے بعد ٹیپ سنوں گا"۔ کلف نے کہا۔

"باس۔ آپ کے پاس سے جانے کے بعد میں واپس ہوٹل الفجر پہنچا تو عمران اور اس کے ساتھی کھانا کھانے کے بعد ہوٹل سے باہر کہیں گئے ہوئے تھے۔ میں نے بہرحال یہ موقع غنیمت سمجھا اور اس کمرے میں جو عمران کے ذاتی نام سے بک تھا ایکس ایس ڈکٹا فون نصب کر دیا اور خود ساتھ والے خالی کمرے میں بیٹھ گیا۔ کافی دیر بعد عمران کمرے میں واپس آیا لیکن اس نے وہاں کوئی بات کرنے کی بجائے صرف سامان اٹھایا اور واپس چلا گیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس نے کمرہ خالی کر دیا ہے۔ چنانچہ میں نے ڈکٹا فون ہٹایا اور پھر نیچے کاؤنٹر پر آ گیا۔ وہاں واقعی عمران اور اس کے ساتھی سامان سمیت موجود تھے۔ وہ ہوٹل چھوڑ رہے تھے۔ میں باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد یہ لوگ تین ٹیکسیوں میں سوار ہو کر وہاں سے چل پڑے۔ میں محتاط انداز میں ان کا تعاقب کرتا رہا۔ یہ لوگ برٹش کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچے اور ٹیکسیاں واپس چلی گئیں۔ میرے پاس ایس ڈبلیو ٹی ڈکٹا فون گن موجود تھی۔ اس کی مدد سے میں نے ایس ڈبلیو ٹی ڈکٹا فون کوٹھی کے اندر فائر کر دیا اور خود

اسے مانیٹر کرنے لگا۔ وہاں اس عمران نے فون پر کرنل رازی سے بات کی اور پھر عمران اپنے دو ساتھیوں سمیت ایک کار میں کوٹھی سے نکلا اور کرنل رازی کے ہوٹل ڈرمن کی طرف بڑھنے لگا۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ وہ کرنل رازی سے ملنے جا رہا ہے۔ اس لئے میں پہلے ہی وہاں پہنچ گیا۔ وہاں ہماری تنظیم کا ایک خاص آدمی موجود ہے۔ میں نے اسے تفصیلات بتائیں اور اسے کہا کہ وہ عمران اور کرنل رازی کے درمیان ہونے والی گفتگو کو خفیہ طور پر ٹیپ کر کے مجھے دے۔ عمران وہاں تقریباً ایک گھنٹے تک رہا اور پھر واپس چلا گیا۔ ہمارے آدمی نے ٹیپ مہیا کر دی جو میں ساتھ لے آیا ہوں"...... جیگار نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا باتیں ہوئی ہیں"...... کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے ابھی سنی تو نہیں ہیں البتہ اس آدمی نے مجھے زبانی بتایا ہے کہ ساری بات چیت سپیشل سیکشن کے بارے میں ہوئی ہے۔ میں نے آپ کو وہیں سے فون کیا تھا"...... جیگار نے کہا۔

"آن کرو ٹیپ"...... کلف نے کہا تو جیگار نے میز پر رکھے ہوئے منی ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ سپیشل سیکشن کے بارے میں کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یہ کرنل رازی کی آواز ہے باس"...... جیگار نے کہا تو کلف نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے اس سیکشن کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف کے بارے میں معلومات چاہئیں"...... ایک اور آواز سنائی دی۔

"یہ علی عمران کی آواز ہے باس" اس بار جیگار نے کہا اور کلف نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ انتہائی خفیہ سیکشن ہے۔ مجھے اس بارے میں تفصیلات کا تو علم نہیں ہے"...... کرنل رازی نے کہا۔

"جو کچھ بھی آپ کو معلوم ہو۔ وہ بتا دیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ سپیشل سیکشن حکومت کا انتہائی خفیہ سیکشن ہے اور اس کے سربراہ کا نام روما ہے لیکن یہ آدمی مقامی نہیں ہے۔ البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ اس سیکشن کا ایک خاص آدمی جانسن نامی ہے جو راڈان کے چیف سیکرٹری کا فوجی مشیر ہے"۔ کرنل رازی کی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری کا فوجی مشیر۔ کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ چیف سیکرٹری تو سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ اس کا کام سیکرٹریٹ میں ہوتا ہے۔ اس کا مشیر ہونا اور وہ بھی فوجی مشیر کا کیا مطلب ہوا"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ کو یہاں کے نظام حکومت کا علم نہیں ہے اس لئے آپ کے لئے واقعی یہ حیرانی کی بات ہوگی۔ یہاں کا نظام باقی ملکوں سے قدرے

جداگانہ انداز کا ہے۔ راڈان کا صدر فوجی ہے۔ اس کی معاونت کے لئے ایک ملٹری کونسل ہے اس ملٹری کونسل کے چیئرمین کو یہاں چیف سیکرٹری کہا جاتا ہے۔ جس کا عہدہ ملک کے وزیراعظم جیسا ہوتا ہے۔ ملک کے تمام انتظامی امور کا سربراہ بھی چیف سیکرٹری ہی ہوتا ہے" کرنل رازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ چیف سیکرٹری کون صاحب ہیں" عمران کی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری مقامی جنرل ہیں۔ جنرل صالح اور یہ بھی بتا دوں کہ راڈان پر اصل حکومت جنرل صالح کی ہے۔ سربراہ بس نمائشی ہے اور باقی ملٹری کونسل وغیرہ سب نمائشی ادارے ہیں۔ ایک لحاظ سے جنرل صالح کو آپ اس ملک کا ڈکٹیٹر سمجھ لیں۔ فوج کو بھی وہ کنٹرول کرتا ہے۔ چیف سیکرٹری کے لحاظ سے وہ فوج کا سپریم کمانڈر بھی ہوتا ہے اور انتظامیہ کا سربراہ بھی" کرنل رازی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ سپیشل سیکشن جنرل صالح نے قائم کیا ہے اور اس کی سرپرستی میں کام کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے جنرل صالح کے تحت ہی ہو رہا ہے جناب"...... کرنل رازی کی آواز سنائی دی۔

"یہ جانسن صاحب کہاں مل سکیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کا دفتر شمالی علاقوں میں واقع ایک قدیم قلعے منگوچر فورٹ

میں ہے۔ اس قلعے کے گرد منگوچر فوجی چھاؤنی ہے۔ بہت بڑی چھاؤ
ہے"...... کرنل رازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ واقعی کوئی قلعہ ہے یا صرف نام قلعے کا ہے"...... عمرا
نے پوچھا۔

"باقاعدہ قلعہ ہے جناب"...... کرنل رازی نے جواب دیا۔

"اس چھاؤنی اور قلعے کے علاوہ جانسن صاحب کی کوئی ا
مصروفیات یہاں دارالحکومت میں بھی تو بہرحال وہ آتے جاتے ہو
گے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ بے حد ریزرو رہتے ہیں۔ میری بھی دو سال پہلے ایک
فنکشن میں ان سے ملاقات ہوئی تھی اور بس"...... کرنل رازی نے
جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سپیشل سیکشن بھی اسی منگوچر فورٹ پر
ہی قائم ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے مجھے اس بارے میں یقین کے ساتھ علم نہیں ہے"۔
کرنل رازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو سپیشل سیکشن کے بارے میں کس طرح علم ہوا۔ کیا
کوئی خاص واقعہ ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ سپیشل سیکشن کا علم مجھے پہلی بار دو تین سال قبل ہوا تھا
جب میرے ایک دوست کو رجعت پسندوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ میں
اس کی نعش لینے گیا تو مجھے پہلی بار بتایا گیا کہ میرے دوست کا تعلق

ایک خفیہ سیکشن سپیشل سیکشن سے تھا اور جانسن صاحب نے اس کی
نعش لواحقین کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اسے خفیہ طور
پر دفنا دیا گیا ہے۔ تب پہلی بار مجھے اس سپیشل سیکشن کے بارے میں
پتہ چلا۔ پھر ایک فوجی فنکشن میں جانسن صاحب سے ملاقات ہوئی تو
میں نے اس واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ
انتہائی خفیہ سیکشن ہے۔ اس لئے اس سے متعلق کسی بھی آدمی کو
چاہے وہ لاش ہی کیوں نہ ہو۔ اسے اوپن نہیں کیا جا سکتا"۔ کرنل
رازی نے جواب دیا۔

"او کے جناب۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب ہمیں اجازت
دیں"...... عمران کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب۔ ذھی کی وجہ سے میں آپ کو اتنا کچھ بتانے پر مجبور
ہو گیا ہوں۔ آپ برائے کرم خیال رکھیں کہ اس سلسلے میں میرا نام نہ
آئے"...... کرنل رازی کی آواز سنائی دی۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہوگا"...... عمران نے جواب دیا اور
اس کے ساتھ ہی ٹیپ سے آواز نکلنا بند ہو گئی تو جیگار نے ہاتھ بڑھا کر
ٹیپ ریکارڈر آف کر کے اسے اٹھا کر واپس جیب میں ڈال لیا۔

"معلومات تو درست دی گئی ہیں۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اب
اس سلسلے میں کیا کیا جائے"...... کلف نے چند لمحے خاموش رہنے کے
بعد کہا۔

"کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں"...... جیگار نے چونک کر کہا۔

"دیکھو جیگار۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا گروپ یہاں ایکریمیا کے مفادات پر نظر رکھنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ گو بظاہر ہم یہاں کی حکومت کے تحت ہیں لیکن دراصل ہمیں حکومت ایکریمیا کے احکامات کے تحت ہی کام کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں براہ راست اس معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سپیشل سیکشن سے ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے"۔ کلف نے کہا۔

"لیکن باس۔ سپیشل سیکشن کی طرح ہمارا تعلق بھی تو بہرحال ایک ملک سے ہے۔ ہو سکتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہماری بھی تلاش ہو"۔ جیگار نے کہا۔

"نہیں جیگار۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ لوگ یقیناً ٹاپ سیل کے بارے میں بھی کرنل رازی سے کچھ نہ کچھ ضرور پوچھتے۔ عمران اور کرنل رازی کے درمیان ہونے والی گفتگو سے میں ایک نتیجے پر پہنچا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا یہ علی عمران دراصل یہاں کے کسی اسلامی گروپ کی حمایت میں کام کر رہا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ سپیشل سیکشن بنایا ہی ان اسلامی گروپوں کے بڑے بڑے لیڈروں اور کارکنوں کو ٹریس کرنے اور پھر ہلاک کرنے کی غرض سے ہے۔ جبکہ ہمارا سیل صرف حکومت کی پالیسیوں کی چیک کرتا ہے اور یہاں جو گروپ ایکریمین لابی کے خلاف کام کرتے ہیں ہم ان کا خاتمہ کرتے ہیں اور اگر ہم نے عمران یا اس کے ساتھیوں کو چھیڑا تو ہو سکتا ہے کہ وہ سپیشل سیکشن کو چھوڑ کر ہمارے پیچھے لگ جائیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں

جانسن تک یہ معلومات پہنچا دینی چاہئیں۔ اس کے بعد جانسن انہیں خود ہی سنبھال لے گا"۔ کلف نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ یقینی ہو سکتا ہے۔ انہیں ہمارے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ جبکہ ہمیں ان کے بارے میں معلومات حاصل ہیں۔ اگر ہم ان کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں جانسن کو پیش کر دیں تو یقیناً اس طرح ہماری اہمیت ان کی نظروں میں بے پناہ بڑھ جائے گی"۔ جیگار نے کہا۔

"اگر یہ عمران اتنی آسانی سے ختم ہو سکتا تو اب تک نجانے کتنی بار مر چکا ہوتا۔ تم سے زیادہ میں اسے جانتا ہوں۔ اس لئے اس معاملے میں کوئی رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے"...... کلف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو جیگار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کوٹھی نمبر کیا ہے"...... کلف نے دوبارہ پوچھا۔

"برٹش کالونی۔ کوٹھی نمبر ایک سو چھ۔ بی بلاک"...... جیگار نے جواب دیا تو کلف نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹاپ سیل کا چیف کلف بول رہا ہوں۔ جانسن سے بات کراؤ"...... کلف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ جانسن بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"کلف بول رہا ہوں جانسن ۔ میرے پاس تمہارے لئے ایک اہم اطلاع موجود ہے" ۔۔۔۔۔۔ کلف نے کہا ۔

"کون سی اطلاع" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا ۔

"ایشیائی ملک پاکیشیا کا نام جانتے ہو" کلف نے کہا ۔

"ہاں ۔ کیوں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"اگر جانتے ہو تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی یقیناً جانتے ہو گے" ۔۔۔۔۔۔ کلف نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ سنا ہوا تو ہے اس کے بارے میں ۔ مگر تم کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو" ۔۔۔۔۔۔ جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"اس لئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی عمران اپنے نو ساتھیوں سمیت اس وقت یہاں دارالحکومت میں موجود ہے اور وہ سپیشل سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے اور اس نے بنیادی معلومات بھی حاصل کر لی ہیں" ۔۔۔۔۔۔ کلف نے کہا ۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تو یہاں حکومت کے خلاف کام نہیں کر سکتی ۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے" ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جانسن نے کہا ۔

"کوئی غلط فہمی نہیں ہے بلکہ میرے پاس اس کا باقاعدہ ثبوت بھی موجود ہے" ۔۔۔ کلف نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اچھا ۔ وہ کیا" ۔۔۔ جانسن نے چونک کر پوچھا تو کلف نے اسے بیگار کی پہلی اطلاع سے لے کر اب تک کی گفتگو اور ٹیپ کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دیں ۔

"ٹیپ تمہارے پاس موجود ہے" ۔۔ جانسن نے پوچھا ۔

"ہاں ۔ اگر تم کہو تو میں فون پر تمہیں سنوا دوں" ۔۔۔ کلف نے کہا ۔

"اسی لئے تو میں نے پوچھا ہے" دوسری طرف سے جانسن نے کہا تو کلف کے اشارے پر جیگار نے جیب سے منی ٹیپ ریکارڈر نکالا اور بٹن دبا کر اسے ریورس کرنے کے بعد اس نے اسے آن کر دیا ۔

"سنو" کلف نے کہا اور فون مائیک اس نے ٹیپ ریکارڈر کے ساتھ لگا دیا ۔ ٹیپ چلتی رہی ۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو کلف نے رسیور اٹھا کر دوبارہ کان سے لگا لیا ۔

"سن لی گفتگو ۔ اب تو تمہیں یقین آگیا ہو گا" ۔۔۔۔۔۔ کلف نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ اب واقعی یقین آگیا ہے ۔ یہ لوگ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے جانسن نے پوچھا تو کلف نے اسے کالونی اور کوٹھی نمبر بتا دیا ۔

"ان کے حلیے اگر بتا سکو تو" ۔۔۔۔۔۔ جانسن نے پوچھا ۔

"جیگار نے انہیں دیکھا ہے۔ یہ بتائے گا" کلف نے کہا اور رسیور جیگار کی طرف بڑھا دیا۔

"سر میں بتاتا ہوں" جیگار نے رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے پہلے عمران اور پھر باری باری اس کے ساتھیوں کے حلیے بتانے شروع کر دیئے۔

"ٹھیک ہے شکریہ" ۔ دوسری طرف سے جانسن نے جواب دیا تو جیگار نے رسیور کلف کی طرف بڑھا دیا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے جانسن" کلف نے رسیور لے کر پوچھا۔

"میں انہیں سنبھال لوں گا۔ فکر مت کرو۔ ویسے میں تمہارا مشکور ہوں کہ تم نے میرے سیکشن کے خلاف اس سازش کو ٹریس کیا اور اس قدر تفصیلی معلومات مجھے مہیا کیں۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے جانسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کلف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے اجازت دیں باس"...... جیگار نے کہا۔

"سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا موڈ خراب ہے۔ تم اس سے اپنا کریڈٹ بنانا چاہتے تھے لیکن یقین کرو میں نے تمہیں اور اپنے پورے گروپ کو ان عفریتوں سے بچا لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں اس معاملے سے قطعی لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ اس لئے تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل نگرانی کرنی ہے مگر تم نے کسی معاملے میں

مداخلت نہیں کرنی" کلف نے کہا۔

"آپ بہتر سمجھتے ہیں باس۔ ویسے ایک لحاظ سے ہم نے اپنا کریڈٹ پلیٹ میں رکھ کر جانسن صاحب کو دے دیا ہے"۔ جیگار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ نتائج کیا نکلتے ہیں۔ لیکن ایک بات کا ہر حال میں خیال رکھنا کہ تم نے کسی بھی صورت میں سامنے نہیں آنا" کلف نے سخت لہجے میں کہا تو جیگار سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

اس احمق نے صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سنا ہوا ہے جبکہ میں ان سے ٹکرا بھی چکا ہوں۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں" کلف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی فائل اس نے اپنی طرف کھسکائی۔ اسے کھولا اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

عمران راذان کا تفصیلی نقشہ سامنے رکھے اسے انتہائی غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر اور صفدر بھی موجود تھے باقی ممبرز دوسرے کمرے میں بیٹھے کھانا کھانے کے بعد گپ شپ میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ آج کا دن آرام کر لیں تاکہ کل سے بھرپور انداز میں مشن کا آغاز کیا جا سکے۔ اسے معلوم تھا کہ راذان کے شمالی علاقے انتہائی گھنے جنگلات پر مشتمل ہیں۔ اس لئے وہاں موجود فوجی چھاؤنی اور قلعے تک پہنچنے کے لئے اسے خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے۔

"عمران صاحب۔ کیا اب یہ بات طے شدہ ہے کہ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر اس قلعے کے اندر ہی ہے" ... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب تک کی معلومات کے مطابق تو یہی لگتا ہے"۔ عمران نے سر اٹھا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ کرنل رازی کی معلومات سو فیصد درست نہ ہوں" صفدر نے کہا۔

"بظاہر تو کرنل رازی کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ تھی اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ لیکن بہرحال سو فیصد کوئی بات نہیں ہوتی" عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے باس اگر اس جانسن کو کسی طرح قابو کر لیا جائے تو پوری معلومات مل سکتی ہیں" ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ حکومت کا بہت بڑا عہدیدار ہے اور ہم غیر سرکاری طور پر کام کر رہے ہیں" عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، اچانک باہر تڑتڑ کی آوازیں یکلخت ابھریں۔ آوازیں بالکل ایسی تھیں جیسے لکڑی جلتے ہوئے چٹخنے کی آواز نکلتی ہے۔

"یہ کیسی آوازیں تھیں" عمران نے چونک کر کہا۔ ٹائیگر اور صفدر تیزی سے کرسیوں سے اٹھے۔ عمران نے بھی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اچانک کسی انتہائی گہرے اور تاریک کنویں میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا۔ پھر جس طرح اچانک اس کا ذہن تاریک ہوا تھا اسی طرح اچانک اس کے ذہن میں ایک دھماکے سے روشنی ہوئی اور ایک لمحے کے لئے تو اسے وہی احساس ہوا جو ذہن تاریک ہونے سے پہلے اس کے ذہن میں موجود تھا کہ وہ کسی گہرے اور اندھیرے کنویں

میں گر رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اس کے احساسات بیدار ہو گئے اور اسے احساس ہو گیا کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہوا ہے۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ اس وقت اس نے اپنے آپ کو ایک عجیب سی ساخت کے کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا پایا۔ ساخت کے لحاظ سے یہ کمرہ ایک بڑا تہہ خانہ لگ رہا تھا۔ دیوار سے لوہے کی ایک پلیٹ سی باہر کو نکلی ہوئی تھی جس کے درمیانی سوراخ میں اس کی گردن موجود تھی اور اس پلیٹ کے اوپر اس کا سر تھا جبکہ نچلا جسم اس فولادی پلیٹ سے نیچے تھا۔ اس کے دونوں بازو اس کے جسم کے ساتھ موجود تھے لیکن دونوں کلائیوں میں کڑے پڑے ہوئے تھے اور دونوں بازو بس معمولی سی حرکت کر سکتے تھے۔ کیونکہ ان کڑوں کے ساتھ زنجیریں منسلک تھیں یہی پوزیشن اس کے دونوں پیروں کی تھی۔ پلیٹ کی وجہ سے وہ نہ اپنے بازوؤں کو دیکھ سکتا تھا اور نہ پیروں کو۔ لیکن انہیں حرکت دینے سے اسے احساس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر زنجیروں سے جکڑ دیئے گئے ہیں۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے دونوں اطراف میں اس کے سارے ساتھی بھی اسی پوزیشن میں جکڑے ہوئے کھڑے تھے اور ان سب کے سر پلیٹوں کے اوپر ہی ڈھلکے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ سب ابھی تک بے ہوش تھے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے"........ عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز

میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے بازوؤں اور پیروں کو حرکت دے کر ان زنجیروں کی صحیح ماہیت معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن معمولی سی حرکت کے سوا اسے اور کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اسی لمحے اس تہہ خانے نما کمرے کے اکلوتے بند دروازے کی دوسری طرف اسے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی اور جس نے ایک ہاتھ میں نیلے رنگ کی ایک لمبی گردن والی بوتل پکڑی ہوئی تھی اس نے کمانڈوز نما نیلی یونیفارم اور کیپ پہنی ہوئی تھی داخل ہوا۔

"ارے کیا مطلب۔ یہ تمہیں خود بخود ہوش کیسے آگیا"........ آنے والے نے عمران پر نظریں پڑتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"میں چونکہ خود بخود بے ہوش ہوا تھا اس لئے خود بخود ہوش میں آگیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خود بخود بے ہوش۔ اوہ۔ تو تم سمجھ رہے ہو کہ تم خود بخود بے ہوش ہوئے تھے حالانکہ تمہیں آرسینک گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اور آرسینک گیس سے بے ہوش ہونے والا آدمی خود بخود ہوش میں آہی نہیں سکتا"........ نوجوان نے پہلے کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرسینک گیس اصلی نہیں ہو گی۔ ملاوٹ والی ہو گی"۔ عمران نے

بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی بہادر آدمی ہو کہ اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو۔ ورنہ تو لوگ اس حالت میں ہوش میں آتے ہی چیخنا اور رونا شروع کر دیتے ہیں" نوجوان نے کہا اور پھر وہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل سمیت عمران کے ساتھ عمران کے ہی انداز میں جکڑے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پھر اس لمبی گردن والی بوتل کو ہاتھ اٹھا کر اس نے پلیٹ کے اوپر لگے ہوئے تنویر کے سر کے قریب کر کے اس کی ناک سے لگا دیا۔ اب عمران کو اندازہ ہوا کہ ان پلیٹوں کی وجہ سے ایسی بوتل کا انتخاب کیا گیا ہے۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر ساتھ بندھے ہوئے نعمانی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ ہم کن صاحب کے مہمان ہیں۔ کم از کم میزبان کا پتہ تو ہو تاکہ ان کا شکریہ ادا کیا جائے" عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا تو نوجوان کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم موت کے مہمان ہو۔ تمہاری میزبان موت ہے"۔ نوجوان نے اور آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ بڑے عرصے بعد کسی صنف نازک نے ہمیں مہمان بنانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ لیکن یہ محترمہ موت صاحبہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کہیں احمق تو نہیں ہو کہ ایسی باتیں کر رہے ہو"۔ نوجوان نے اس بار گردن موڑ کر بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں

حیرت تھی۔ وہ اب چوہان کی ناک سے وہ نیلے رنگ کی بوتل لگائے ہوئے تھا۔

"اس بے پناہ عقلمندی کے دور میں احمق ہونا تو ایک نعمت ہے مسٹر" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام احسن ہے" نوجوان نے جواب دیا۔

"احسن اچھا نام ہے۔ تو احسن صاحب۔ آپ موت کے کیا لگتے ہیں اس کے ماتحت ہیں یا ملازم" عمران نے کہا تو احسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی عجیب آدمی ہو۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ جس آدمی کو چند لمحوں بعد موت صاف دکھائی دے رہی ہو۔ وہ ایسی باتیں بھی کر سکتا ہے" احسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو مجھے تم دکھائی دے رہے ہو اور تمہاری شکل دیکھ کر موت نہیں بلکہ زندگی کی خوبصورتی ہی ذہن میں آتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو احسن مڑا اور پھر عمران کے سامنے آکر رک گیا۔

"مجھے افسوس ہے عمران صاحب۔ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... احسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں میرے نام کا کیسے علم ہوا ہے"...... عمران کے لہجے میں اس بار حقیقی حیرت تھی۔

"ہمارے چیف جانسن نے خاص طور پر تمہارا حلیہ بتا کر ہدایت کی

تھی کہ تمہیں ہر وقت نگاہ میں رکھا جائے۔ تمہارا نام بھی انہوں نے ہی بتایا تھا اور ان کے کہنے کے مطابق تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو اور یہ باقی سب تمہارے ساتھی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تم سب ابھی تک زندہ ہی اس لئے ہو کہ تمہارے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک چیف پوری طرح باخبر نہیں ہے"۔ احسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم سپیشل سیکشن کے قبضے میں ہیں۔" عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ سپیشل سیکشن کا ہی قید خانہ ہے"۔ احسن نے جواب دیا اور پھر وہ عمران کے بائیں ہاتھ پر موجود اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن ہمیں تو معلوم ہوا تھا کہ سپیشل سیکشن میں تمام غیر ملکی شامل ہیں مگر تم تو مقامی ہو اور نام سے مسلمان بھی لگتے ہو۔" عمران نے کہا۔

"تمہاری اطلاع غلط ہے۔ سپیشل سیکشن بے حد وسیع سیکشن ہے اس کے تحت بے شمار لوگ کام کرتے ہیں جن میں غیر ملکی بھی ہیں اور مقامی بھی"........ احسن نے جواب دیا۔ وہ ساتھ ساتھ عمران کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کارروائی بھی جاری رکھے ہوئے تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ آرسینک گیس سے بے ہوش آدمی اس کا اینٹی سونگھنے کے باوجود کم از کم نصف گھنٹے بعد ہی ہوش میں آسکتا ہے۔ یہی

وجہ تھی کہ عمران کے جن ساتھیوں کو اینٹی گیس سنگھائی جا چکی تھی وہ بھی بدستور بے ہوش تھے۔

"کیا ہم اس وقت سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں قید ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تو نجانے کہاں ہوگا۔ اس سے تو سوائے چیف کے اور کوئی واقف نہیں ہے۔ البتہ یہ سپیشل سیکشن کا ایک خفیہ اڈہ ہے اور شہر میں ہی ہے" احسن نے جواب دیا۔

"کیا چیف جانسن یہاں خود آئے گا" عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اڈوں پر نہیں آیا کرتا۔ اس اڈے کا انچارج راجر ہے۔ وہی تم سے پوچھ گچھ کرے گا البتہ ایک بات بتا دوں کہ راجر تشدد کرنے کے معاملے میں بے حد سفاک آدمی ہے۔ اس تہہ خانے میں اس نے ایسے ایسے انداز میں تشدد کیا ہوا ہے [illegible] ہیں۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ وہ جو کچھ پوچھے تم سچ سچ بتا دینا" احسن نے اسے تلقین کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں تو معلوم ہوا ہے کہ سپیشل سیکشن مسلمان لیڈروں کے خلاف قائم کیا گیا ہے پھر اس میں تم جیسے مسلمان کیسے کام کر سکتے ہیں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صرف مسلمان مت کہو حکومت کے باغی کہو۔ اگر کوئی مسلمان حکومت کا باغی ہو تو کیا وہ قابل معافی ہو جاتا ہے"۔ احسن نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ احسن اب آخری آدمی کی ناک

سے بوتل لگا کر واپس آ رہا تھا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن بند کر دیا تھا۔

"مجھے تم سے ہمدردی ہے لیکن یقین کرو میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا" احسن نے ایک بار پھر عمران کے سامنے رکتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کم از کم اتنا تو بتا سکتے ہو کہ اس لوہے کی پلیٹ میں گردن پھنسانے سے کیا حاصل ہوتا ہے جبکہ ہم ویسے بھی تو زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہیں" عمران نے کہا تو دروازے کے قریب پہنچا ہوا احسن مڑا۔

"اس سے قیدی ایک تو مکمل طور پر بے بس ہو جاتا ہے اور دوسرے اس کی مدد سے اس کے جسم کو الیکٹرک شاک آسانی سے لگائے جاتے ہیں۔ ایسے شاک کہ اس کی روح صدیوں تک کانپتی رہتی ہے" احسن نے مڑ کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ دروازہ اس کے عقب میں بند ہوا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آنے لگ گئے۔ عمران نے اپنے طور پر اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوششیں شروع کر دی تھیں لیکن اس پلیٹ کے علاوہ اس کے ہاتھ اور پیر اس انداز میں جکڑے ہوئے تھے کہ باوجود کوشش کے کوئی ایسی ترکیب اس کے ذہن میں نہ آ سکی تھی جس سے وہ ان سے نجات حاصل کر سکتا۔ اس نے جب اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ وہ سپیشل سیکشن کی قید میں پہنچ چکے ہیں تو وہ سب بھی عمران کی طرح بے حد حیران ہوئے۔ لیکن ظاہر

ہے کہ حیرت کے علاوہ وہ اور کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔ اسی لمحے اچانک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا غیر ملکی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات جیسے ثبت ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے پیچھے احسن تھا۔ مشین گن ابھی تک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ غیر ملکی اس اڈے کا انچارج راجر ہے۔ راجر کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ تھا۔ جس پر کئی رنگوں کے بٹن موجود تھے۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم یہاں سپیشل سیکشن کے خلاف کام کرنے آئے تھے" ...... راجر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں سختی کے ساتھ ساتھ ہلکی سی کراہت بھی موجود تھی۔

"ہاں" عمران نے مختصر سا جواب دیا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چونکنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی طرف سے ایسے جواب کی توقع نہ تھی۔

"باس۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ اگر وہ آسان موت مرنا چاہتا ہے تو باس کے سوالوں کے درست جواب دے" ...... غیر ملکی کے عقب میں کھڑے احسن نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم اب سچ سچ بتا دو کہ کیا تمہارے ان ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ...... راجر نے عمران سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ہم جیسے احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے کہ اس طرح آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ جائیں۔ یہ میرے ذاتی گروپ کے ممبر ہیں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ذاتی گروپ۔ کیا مطلب۔ تمہارا ذاتی گروپ کہاں سے آ گیا"۔ راجر نے چونک کر کہا۔

"گروپ آتا کہاں سے۔ گروپ بنایا جاتا ہے۔ میں فری لانسر آدمی ہوں۔ سیکرٹ سروس کو جب میری خدمات کی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھ سے معاوضے کے عوض کام لے لیتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے میں صرف سیکرٹ سروس کے لئے کام کے انتظار میں بھوکا تو نہیں مر سکتا۔ اس لئے میں نے اپنا ذاتی گروپ بھی بنایا ہوا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے ہم حیران تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیسے حکومت راڈان کے خلاف کام کر سکتی ہے جبکہ راڈان اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی اچھے تعلقات موجود ہیں"۔ راجر نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ملکی معاملات میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے تو صرف اپنے معاوضے سے دلچسپی رہتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات تسلیم کرتا ہوں لیکن تم سپیشل سیکشن کے خلاف کس کی ایما پر کام کرنے یہاں آئے ہو"۔۔۔۔ راجر

نے کہا۔

"ظاہر ہے کسی پارٹی نے ہی میرے گروپ کو ہائر کیا ہو گا۔ ورنہ اب مجھے ذاتی طور پر تو کسی گروپ سے کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کس پارٹی نے ہائر کیا ہے تمہیں"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"کیا تم میری بات پر یقین کر لو گے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سچ بولو گے تو یقین بھی کر لوں گا"۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"کابالا کے چیف ابو نصر نے"۔ عمران نے جواب دیا تو راجر اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ابو نصر نے۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو"۔ راجر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خوامخواہ تشدد برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا ابو نصر سے رابطہ ہے"۔۔۔۔ راجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اس کے بغیر وہ میری خدمات کیسے ہائر کر سکتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو بتاؤ وہ کہاں چھپا ہوا ہے"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"سنو راجر۔ تمہیں شاید ایسے معاملات کا پوری طرح تجربہ نہیں ہے
ہم معاوضے کے لئے کام کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک معاوضہ سب
سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ابو نصر نے ہمیں معاوضہ ضرور دیا ہے لیکن
ظاہر ہے وہ حکومت کے مقابلے میں تو وہ معاوضہ نہیں دے سکتا۔
اس لئے اگر تم لوگ واقعی ابو نصر کو ٹریس کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں
مجھ سے باقاعدہ سودے بازی کرنا ہوگی اور سودا بازی کا یہ کوئی طریقہ
نہیں ہے کہ تم ہمیں اس طرح جکڑ کر کھڑے کر دو اور پھر ہم سے
بازی کرو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم ہمیں عزت اور معاوضہ دو۔ ہم
تمہاری مدد کریں گے" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں ابھی اور اسی وقت بتانا ہوگا" راجر نے کہا۔

"اس طرح تم کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکو گے۔ تم زیادہ سے زیادہ
یہی کرو گے کہ ہم پر تشدد کر کے ہمیں ہلاک کر دو گے۔ لیکن ابو نصر
ہماری جگہ کوئی اور گروپ ہائر کر لے گا۔ تم کس کس گروپ کا خاتمہ
کرتے رہو گے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو"..... راجر نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ مجھے معاوضے سے دلچسپی ہے اور بس"۔
عمران نے جواب دیا۔

"احسن"..... راجر نے مڑ کر احسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔ احسن نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس عمران کو آزاد کر دو۔ لیکن پہلے کڑے کھول کر اس کے

دونوں ہاتھوں کو عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال دو۔ اس کے بعد اسے
میرے پاس لے آؤ۔ جبکہ اس کے ساتھی اسی حالت میں رہیں گے اور
اگر عمران نے مجھے پوری طرح مطمئن کر دیا تو پھر اس کے ساتھیوں کو
بھی آزاد کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"۔ راجر
نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس باس" احسن نے جواب دیا اور جب راجر دروازہ کھول
کر باہر نکل گیا تو احسن عمران کی طرف بڑھا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تم نے بہرحال وقتی طور پر باس کے ذہن
کو گھما کر اپنے اور اپنے ساتھیوں پر ہونے والا خوفناک تشدد روک دیا
ہے" احسن نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے خواہ
مخواہ تشدد برداشت کرنے کی" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا
اور احسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کے
دونوں ہاتھ کڑوں سے آزاد کر دیئے۔ لیکن اس کی گردن اسی طرح
راڈ کی پلیٹ میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس پلیٹ کی وجہ سے وہ خود یہ نہ
دیکھ سکتا تھا کہ احسن کیا کارروائی کر رہا ہے۔ لیکن اسے احساس ہو رہا
تھا کہ کیا کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے
دونوں ہاتھوں میں موجود کڑے بٹنوں کی مدد سے کھولے جا رہے ہیں
کیونکہ ہلکی سی کلک کلک کی آواز کے ساتھ ہی دونوں کڑے اس کی
کلائیوں سے اتر گئے تھے۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر کلک کلک کی ہلکی

سی آوازیں ابھریں اور عمران نے محسوس کیا کہ اس کے دونوں پیر بھی زنجیروں سے آزاد ہو گئے ہیں ۔ پھر عمران کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کئے گئے اور اس کے بعد کلپ ہتھکڑی کا بٹن دبنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں جکڑ دیئے گئے ۔ احسن پیچھے ہٹا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار پر ایک جگہ کو ہاتھ سے مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو وہاں ایک سوئچ پینل نمودار ہو گیا۔ اس پر دو قطاروں میں سرخ رنگ کے بٹن نصب تھے اور سائیڈوں پر باقاعدہ نمبر لگے ہوئے تھے ۔ احسن نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر ایک بٹن کو انگلی سے پریس کر دیا ۔ دوسرے لمحے کرر کی تیز آواز سے عمران کی گردن کے گرد موجود فولادی پلیٹ درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی اور پھر اس کی دونوں سائیڈیں عقبی دیوار میں غائب ہو گئیں اور عمران آزاد ہو کر دو قدم آگے بڑھ آیا اب صرف اس کے ہاتھ اس کے عقب میں ہتھکڑی سے بندھے ہوئے تھے ۔

"آؤ" ...... احسن نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ سوئچ پینل ایک بار پھر دیوار میں غائب ہو گیا تھا ۔

"اس اڈے میں کتنے افراد ہیں" ...... عمران نے احسن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔ اس دوران اس کی انگلیوں نے کلپ ہتھکڑی کے درمیانی بٹن کو ٹٹولنا شروع کر دیا تھا ۔

"یہاں کافی لوگ ہیں ۔ آؤ جلدی کرو ۔ ورنہ باس ناراض بھی ہو سکتا ہے" احسن نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے عمران کی انگلی کلپ ہتھکڑی کے درمیانی بٹن پر پہنچ گئی ۔

"یہ تم نے کیسی ہتھکڑی لگائی ہے ۔ میری تو کلائی کی ہڈیاں ہی ٹوٹ رہی ہیں" اچانک عمران نے کہا تو احسن تیزی سے واپس مڑا ۔ وہ شاید عمران کے عقب میں آ کر اس کی ہتھکڑی کو چیک کرنا چاہتا تھا ۔ اسی لمحے کلک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کی دونوں کلائیاں آزاد ہو گئیں ۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیسی آواز تھی" ...... احسن نے چونک کر کہا ۔

"اسے تم آزادی کا نغمہ بھی کہہ سکتے ہو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر ہٹا اور پھر اس سے پہلے کہ احسن کچھ کہتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور احسن چیخ مار کر اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا ۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور احسن کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور پھر ساکت ہو گیا ۔ عمران نے جلدی سے جھک کر سب سے پہلے اس کے کاندھے سے اب تک لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی چڑھا دی ۔ پھر اس نے احسن کے انداز میں سوئچ پینل والی جگہ پر ہاتھ مارا تو سوئچ پینل دوبارہ نمودار ہو

گیا۔ عمران کے ہاتھ اس طرح سرخ رنگ کے بٹنوں پر چلنے لگے جیسے کسی ماہر موسیقار کی انگلیاں پیانو بجاتے ہوئے حرکت کرتی ہیں۔ کرر کرر کی تیز آوازوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کی گردنوں کے گرد موجود پلیٹیں کھل کر عقبی دیوار میں غائب ہوتی چلی گئیں۔ جب سب ساتھی ان فولادی طوقوں سے آزاد ہو گئے تو عمران تیزی سے مڑ کر ان کی طرف بڑھا اور اس نے تنویر اور صفدر دونوں کے ہاتھوں کے کڑے بٹن دبا کر کھول دیئے۔

"اپنے آپ کو اور باقی ساتھیوں کو کھولو۔ میں باہر جا رہا ہوں۔ عمران نے ان دونوں سے کہا اور پھر تیزی سے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ باہر موجود راہداری کو پہلے ہی وہ دیکھ چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کمرہ تہہ خانہ ہے اس لئے راجر اور اس کے دوسرے ساتھی لامحالہ اوپر والے حصہ میں ہی ہوں گے۔ وہ مشین گن پکڑے باہر راہداری میں آیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف اس کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا اور ان سیڑھیوں کے اوپر ایک دروازہ تھا جو آدھے سے زیادہ کھلا ہوا تھا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا اور اس نے ایک لمحے کے لئے دروازے میں رک کر باہر جھانکا۔ یہ بھی ایک راہداری تھی جس کے دونوں طرف کمروں کے دروازے تھے اور سامنے ایک برآمدہ اور اس کے بعد کھلا صحن نظر آ رہا تھا۔ ایک سرخ رنگ کی جدید ماڈل کی کار بھی برآمدے کی دوسری طرف کھڑی نظر آ رہی تھی۔ راہداری خالی تھی۔ عمران تیزی سے آگے

بڑھا۔ اسی لمحے اسے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یہ احسن ابھی تک اسے لے کر نہیں آیا"۔۔۔ راجر کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے عمران دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے راجر کو باہر آتے دیکھا تو وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس کا بازو راجر کی گردن کے گرد جم سا گیا تھا۔ راجر نے جھٹکا دے کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی۔ پھر اس نے دونوں کہنیاں عمران کے پہلوؤں پر مارنا چاہیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی خطرناک ضرب لگا سکتا۔ اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ راجر کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل سکے۔ کیونکہ احسن نے بتایا تھا کہ بہت سے افراد یہاں موجود ہیں۔ جب راجر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تو وہ اسے گھسیٹتا ہوا کمرے کے اندر لے گیا۔ کمرے کے فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اس نے راجر کے جسم کو دروازے کی اوٹ میں قالین پر ڈالا اور پھر مشین گن لئے وہ ایک بار پھر راہداری میں آیا۔ لیکن پھر پوری عمارت گھوم لینے کے باوجود اسے اور کوئی آدمی نہ ملا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ احسن نے جھوٹ بولا تھا۔ راجر کمرے میں ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر ایک بار پھر تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ سیڑھیوں میں پہنچا تو اس نے صفدر کو راہداری میں آتے ہوئے دیکھا۔ صفدر عمران کو دیکھ کر رک گیا۔

"فائرنگ کی آواز تو نہیں آئی" ... صفدر نے کہا۔

"پولیس والوں کی طرح خفیہ مار ماری ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران راجر کو اٹھائے تہہ خانے میں داخل ہوا تو سب ساتھی آزاد ہو چکے تھے۔

"راجر اور احسن دونوں کو زنجیروں میں جکڑ دو اور صفدر اور نعمانی ان دونوں کے سر اس وقت تک پکڑے رکھیں گے جب تک میں ان کے گلے میں طوق نہ ڈال دوں اور سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب باہر جا کر نگرانی کریں۔ کہیں اچانک کوئی آ نہ جائے" عمران نے راجر کو زمین پر لٹاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ جولیا اور تنویر کے ساتھ خاص رعایت کیوں ہے" نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر راجر سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ کم از کم کوئی تو صورت یہاں ایسی ہونی چاہئے جسے دیکھ کر ہی وہ دہشت زدہ ہو کر سب کچھ بتا دے"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہماری شکلیں خوفناک ہیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے میں نے صرف ایک صورت کہا ہے۔ صورتیں نہیں کہا"....... عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم سے تو میں زیادہ خوبصورت ہوں"... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زیادہ کا مطلب ہوا کہ تم بہرحال میری خوبصورتی کو تسلیم کرتے ہو۔ چلو میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کم یا زیادہ کا حساب تو کوئی تیسرا ہی کر سکتا ہے۔ کیوں جولیا"....... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو کمرے میں موجود سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میرا ووٹ تو تنویر کی طرف ہو گا" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور اس بار سارے ساتھی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ووٹ تو ہم جنس کے حصے میں ہی آتا ہے" عمران نے کہا اور پھر تو جیسے تہہ خانے میں بے اختیار ہنسی کے فوارے سے پھوٹ پڑے۔

اس دوران راجر اور احسن دونوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا گیا اور ان کے سر پکڑ کر صفدر اور نعمانی کھڑے ہو گئے عمران مڑا اور سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا چونکہ سوئچ پینل پر باقاعدہ نمبر لکھے ہوئے تھے اس لئے عمران نے وہی بٹن پریس کئے جن کے نیچے راجر اور احسن کھڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے کرر کرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں کی گردنوں کے گرد طوق نما فولادی پلیٹیں فٹ ہو گئیں تو عمران مڑ کر ان کی طرف بڑھا۔

"کیپٹن شکیل اب تمہاری ضرورت پڑ گئی ہے۔ تمہارا قد لمبا ہے۔ اس لئے تمہارے ہاتھ ان فولادی پلیٹوں سے اوپر ان کے ناک اور منہ

تک پہنچ جائیں گے۔ انہیں ہوش میں لانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے ایک طرف کھڑے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد ہی احسن اور راجر دونوں کے ڈھلکے ہوئے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔

"اب ہم باہر جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب میں اوپر گیا تھا تو راجر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ ہو سکتا ہے اس نے کسی کو بلایا ہو"۔ عمران نے کہا اور سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب ساتھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے احسن اور راجر دونوں ہی یکے بعد دیگرے کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

"تم۔ تم نے ہتھکڑی کیسے کھول لی"...... احسن نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ راجر نے ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں سرخی سی نمودار ہو گئی تھی اور چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔

"میں نے بازی گری میں بھی ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ البتہ یہ طوق نما پلیٹیں ایک نیا کام تھا۔ یہ یقیناً میرے ڈاکٹریٹ کے مقالے میں شامل نہ تھا اس لئے مجھے مجبوراً راجر صاحب کو چکر دینا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... اچانک راجر نے بڑے سرد لہجے میں پوچھا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"...... راجر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو تم سے گفتگو کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے"۔ عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کر لی۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں سفاکی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم یقین کرو۔ مجھے یا کسی کو بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے"...... راجر نے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم فون پر کس سے بات کر رہے تھے"...... عمران اس طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"اپنے ایک دوست سے"...... راجر نے جواب دیا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ پھر اس دوست کی آمد کا انتظار کرو۔ کیونکہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو ہم یہاں بھوکے پیاسے مر جائیں گے۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا"...... راجر نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا اپنا سیٹ اپ ہے۔ میں نے نہیں چاہتا کہ یہاں خواہ مخواہ قتل و غارت کروں"...... عمران نے جواب دیا۔ پھر وہ ایک طرف کھڑے تنویر اور جولیا کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ"...... عمران نے ان سے کہا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر عمران۔ کم از کم مجھے تو رہا کر دو۔ میں تو بس ایک عام سا ملازم ہوں"...... یکلخت احسن نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"اپنی مدد آپ کرو مسٹر"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور جولیا بھی باہر آگئے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ اس طرح ہمیں چھوڑ کر مت جاؤ"...... اچانک اندر سے راجر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا واپس اندر آگیا۔ راجر کے چہرے پر اب ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"سنو راجر۔ میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت کا قائل نہیں ہوں۔ ورنہ میرے لئے یہ کام کہیں زیادہ آسان ہے کہ میں ٹریگر دبا دوں اور تم دونوں ہی اپنے انجام کو پہنچ جاؤ۔ اس لئے میں واقعی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ تم بہتر سمجھ سکتے ہو۔ تم اسی حالت میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر انتہائی عبرت ناک انداز میں ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو۔ اگر تم نے مجھے سچ سچ بتا دیا تو پھر میں تمہیں اس گرفت سے آزاد کر کے صرف بے ہوش کر کے واپس چلا جاؤں گا"۔

عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں درست بتایا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔ صرف چیف جانسن کو اس کا علم ہوگا"...... راجر نے کہا۔

"پھر وہی بات"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو مجھے واقعی نہیں معلوم"...... راجر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"چیف جانسن کے علاوہ اور کوئی آدمی بتاؤ جسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہو"...... عمران نے کہا۔

"صرف چیف جانسن ہی جانتا ہے۔ وہی وہاں کا انچارج ہے"۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے فون کسے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"چیف جانسن کو۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ تم معاوضہ لیکر ابو نصر کے بارے میں معلومات مہیا کرنے پر تیار ہو۔ تو اس نے کہا تھا کہ جتنا معاوضہ بھی تم طلب کرو تمہیں دے دیا جائے"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا فون نمبر ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا تو راجر نے فون نمبر بتا دیا۔

"یہ فون کہاں نصب ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ البتہ اس نمبر پر اس سے بات ہو جاتی ہے"۔

راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ میں پہلے اس بات کی تصدیق کر لوں کہ تم نے درست نمبر بتایا ہے یا نہیں۔ اگر نمبر درست ہوا تو میں واپس آؤں گا ورنہ باہر سے ہی واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور ایک بار دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تمہیں چکر ناممکن ہے۔ سنو۔ ہیڈ کوارٹر سنگوچر قلعے کے اندر ہے اور قلعہ چھاؤنی میں ہے۔ چیف جانسن وہیں رہتا ہے"...... راجر نے چیختے ہوئے کہا۔

"اب وہاں کا درست فون نمبر بھی بتا دو"...... عمران مسکراتے ہوئے کہا اور راجر نے ایک اور فون نمبر بتا دیا۔

"او کے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے درست نمبر بتایا ہے۔ ہمیں اس حالت میں چھوڑ کر جاؤ۔ پلیز"...... راجر نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران اثبات ہلاتا ہوا دروازے سے باہر راہداری میں آ گیا۔ تنویر اور جولیا اس پیچھے ہی باہر آ گئے۔

"عجیب آدمی ہے۔ بظاہر تو مضبوط اعصاب کا لگتا ہے لیکن اس چھوڑ کر جانے کی بات پر انتہائی خوفزدہ بھی ہو جاتا ہے حالانکہ معلوم ہے کہ ہم اسے زندہ چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتے"...... ہوئے تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی اسی کمزوری سے تو میں نے فائدہ اٹھایا ہے ورنہ اس کی ایک بوٹی کاٹ لی جائے تب بھی اس کی زبان نہ کھل سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کی یہ کمزوری کیسے چیک کر لی"...... جولیا نے ہو کر پوچھا۔

"اس کی آنکھوں کی مخصوص بناوٹ سے۔ ایسی آنکھوں والے افراد سسک سسک کر مرنے سے لاشعوری طور پر شدید خوفزدہ رہتے عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ بہت جلدی معلومات حاصل کر لیں"۔ راہداری میں موجود صفدر نے انہیں آتے دیکھ کر حیرت لہجے میں کہا۔

"ابھی کہاں۔ ابھی تو ابتدا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہو گیا جس میں سے راجر باہر نکلا تھا۔ وہاں ٹیلی فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ کیونکہ انکوائری کے نمبر ہر جگہ ایک ہی رکھے جاتے ہیں اس لئے اسے یہ نمبر ڈائل کرنے سے پہلے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

"چیف سیکرٹری آفس سے بول رہا ہوں"...... عمران نے اور تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ نمبر دوہرا دیا جو راجر نے پہلے بتایا تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ میں کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوبارہ سے پوچھا گیا۔

"یس"...... عمران نے اسی لہجے کہا۔

"سر۔ یہ فون نمبر ٹاور ہاؤس میں نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پورا پتہ دوہراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ ٹاور ہاؤس سرکل روڈ۔ جہاں انٹیلی جنس کا ہیڈ کوارٹر ہے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ لڑکی کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں تھیں جیسے اسے اس بات پر حیرت ہو رہی ہو کہ چیف سیکرٹری کے آفس سے فون کرنے والا ٹاور ہاؤس کے بارے میں نہ جانتا ہو۔

"اب دوسرا نمبر نوٹ کرو اور اس کا تفصیلی پتہ بتاؤ"...... عمران نے کہا اور اس بار اس نے دوسرا نمبر دوہرایا جو راجر نے بتایا تھا۔

"یس سر۔ میں ابھی بتاتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر نے پوچھا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"یہ نمبر ٹاپ سیکرٹ نمبرز میں سے ہے سر۔ اس کے بارے میں ابھی معلوم نہیں ہے سر۔ یہ سپیشل سیکرٹ ایکس چینج کا نمبر ہے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر پہلے والا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ۔ میں راجر بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار راجر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے ڈائریکٹر جنرل صاحب سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس" ...... بولنے والے کے لہجے میں ہلکا سا اکھڑ پن نمایاں تھا۔

"راجر بول رہا ہوں" عمران نے راجر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر مجھے فون کیوں کیا گیا ہے۔ آرتھر سے بات کرو" دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر" دوسری طرف سے وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"آرتھر سے بات کراؤ۔ میں راجر بول رہا ہوں" عمران نے کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ آرتھر بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بات کی گئی۔

"راجر بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ اس عمران نے ابو نصر کے بارے میں کچھ بتایا ہے" ...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں نے اس سے ابھی بات کی ہے۔ وہ کہتا ہے اس کی بات جانسن سے کراؤ۔ وہ اس سے فون پر بات کرے گا" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرا دو بات۔ اس طرح ہم اس درد سری سے بچ جائیں گے" آرتھر نے جواب دیا۔

"اگر تمہارا مشورہ ہے تو کرا دیتا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"اس میں ہچکچانے کی کیا بات ہے راجر۔ چیف نے ہماری ڈیوٹی لگائی ہے کہ اس سے ابو نصر کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ اب اگر وہ خود ہی یہ معلومات مہیا کرنے پر رضامند ہے تو ہماری درد سری ختم ہو جاتی ہے۔ چیف کو نجانے کیا سوجھی ہے کہ اس چکر میں اس نے انٹیلی جنس کے سپیشل گروپ کو پھنسا دیا ہے" ...... دوسری طرف سے آرتھر نے کہا۔

"اوکے" عمران نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب اسے اصل بات کی سمجھ آئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر دوسرے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں انٹیلی جنس سپیشل سیل کا راجر بول رہا ہوں۔ چیف سے پاکیشیائی علی عمران کے بارے میں ایک اہم بات کرنی ہے"۔ عمران نے راجر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کرو" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ جانسن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"انٹیلی جنس سپیشل سیل کا راجر بول رہا ہوں جناب"۔ عمران

نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ کیا تم نے کوئی واضح ثبوت حاصل کر لیا ہے ان سے۔ جس کی بنیاد پر حکومت پاکیشیا سے سرکاری سطح پر بات کی جا سکے یا مجھے ہی اپنی عقل استعمال کرنی پڑے گی"۔ جانسن نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"اس کا کہنا ہے کہ وہ فری لانسر ہے اس کے ساتھیوں کا تعلق اس کے ذاتی گروپ سے ہے اور اس کے گروپ کو ابو نصر نے ہائر کیا ہے۔ تاکہ سپیشل سیل کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ہمیں پہلے ہی اطلاعات ملی تھیں کہ ابو نصر نے امداد کے لئے پاکیشیا سے رابطے کئے ہیں لیکن انہوں نے سرکاری طور پر کسی امداد سے معذوری ظاہر کر دی تھی چنانچہ اس نے اب یہ گروپ ہائر کیا ہے۔ میرا پہلے ہی یہی خیال تھا اور آخر کار میرا خیال ہی درست نکلا"...... جانسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ کہتا ہے کہ ابو نصر کے بارے میں معلومات کسی بہت بڑے اور سب سے زیادہ ذمہ دار آفیسر کو ہی مہیا کروں گا اور جناب سب سے اہم اور ذمہ دار آفیسر تو آپ ہی ہیں"...... عمران نے اس بار خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اگر اسے واقعی ابو نصر نے ہائر کیا ہے تو پھر اس کے پاس یقیناً

ابو نصر کے بارے میں معلومات بھی موجود ہوں گی۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاج دینا چاہتا ہو۔ یہ ایشیائی لوگ بے حد شاطر اور مکار ہوتے ہیں لیکن میرے سامنے اس کی کوئی مکاری نہیں چل سکتی"۔ جانسن نے کہا۔

"بالکل جناب۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ کے سامنے تو وہ ایسا کرنے کی جرات ہی نہ کر سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"میرے سامنے تو بڑے بڑے شاطر اور مکار اپنی مکاریاں بھول جاتے ہیں۔ لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے"...... جانسن نے کہا۔

"جناب۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے بھجوا دیا جائے۔ جب بھی آپ کو فرصت ملے۔ اس سے معلومات حاصل کر لیں۔ آپ کے سامنے تو وہ کسی صورت بھی جھوٹ نہ بول سکے گا"...... عمران نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری تجویز تو درست ہے لیکن میں اسے ہیڈ کوارٹر نہیں منگوا سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں وقت نکال کر تمہارے پوائنٹ نو پر آ جاؤں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد چیف جانسن نے کہا۔

"جیسے آپ بہتر سمجھیں جناب۔ کیونکہ بہرحال آپ چیف ہیں۔ لیکن میری صرف اتنی گزارش ہے کہ اس سے فوری معلومات حاصل کر کے ابو نصر کو گرفتار کر لیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ کیونکہ اگر اس کے کانوں اس عمران اور اس کے گروپ کی گرفتاری کی خبر پہنچ گئی تو

ہو سکتا ہے کہ وہ ہوشیار ہو جائے"...... عمران نے اسے چکر دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم خاصے عقلمند آدمی ہو۔ لیکن بہرحال مجھ سے تو کم ہی ہو۔ ٹھیک ہے۔ اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ میں ابھی آجاتا ہوں تاکہ اس اہم کام کو جلد از جلد نمٹایا جا سکے۔ لیکن کیا عمران اور اس کے ساتھی پوری طرح بے بس ہیں"...... چیف جانسن نے کہا۔

"وہ جناب دیوار کے ساتھ زنجیروں میں پوری طرح جکڑے ہوئے ہیں اور فولادی کمپیوٹرائزڈ طوق ان کی گردنوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس صورت میں ان کی صرف زبان ہی حرکت کر سکتی ہے۔ وہ خود حرکت نہیں کر سکتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پوائنٹ نو پر کتنے محافظ ہیں"...... جانسن نے پوچھا۔

"صرف ایک محافظ ہے جناب۔ زیادہ کی یہاں ضرورت بھی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں۔ تم محافظ سمیت میرا استقبال کرو گے"...... جانسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہاں کا تو ہر آدمی ہی باون گزا معلوم ہوتا ہے۔ پہلے وہ راجر صاحب ہیں۔ وہ سسک سسک کر مرنے کے تصور سے ہی خوفزدہ ہیں۔ دوسرے یہ جانسن صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پوری دنیا میں سب سے عقلمند سمجھتے ہیں"...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایسے ملکوں میں کام کرنے والے غیر ملکی افراد کی ایسی ہی نفسیاتی ذہنیت ہوتی ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے ان لوگوں کی نفسیاتی کمزوریوں کا اس طرح علم ہو جاتا ہے۔ چلو راجر کی حد تک تو بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ تم نے اس کی آنکھوں کی ساخت دیکھ کر قیافہ شناسی کر لی۔ لیکن جانسن سے تو صرف تمہاری بات ہی ہوئی ہے اور وہ بھی پہلی بار"...... تنویر نے کہا۔

"تم نے اس کی باتوں سے اندازہ نہیں لگایا کہ وہ اس زعم کا شکار ہے کہ وہی سب سے قابل اور ذمہ دار آدمی ہے اور اس کے سامنے کسی کی مکاری اور عیاری نہیں چل سکتی۔ انہی فقروں سے اس کی نفسیاتی کمزوریوں کا پتہ چلتا ہے۔ میں نے تو صرف ان کمزوریوں کو استعمال کیا ہے۔ بہرحال اب وہ آرہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اکیلا ہی آئے گا کیونکہ اس کو تسلی ہو چکی ہے کہ ہم بے بس ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بہرحال کسی نہ کسی کو تو پھاٹک کھولتے ہوئے سامنے آنا ہی پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس نے محافظ کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے محافظ کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے تم سب مختلف جگہوں پر چھپ جاؤ۔ میں بطور محافظ اس کا استقبال کروں گا۔ اس کے بعد جو ہوگا۔ دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنی اپنی پوزیشنیں سنبھال چکے

تھے جبکہ عمران پھاٹک کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ مشین گن ابھی تک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھولا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے ایک بڑا پٹ کھولا اور پوری رفتار سے دوڑ کر دوسرے پٹ کی آڑ میں ہو گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ کار میں بیٹھے ہوئے افراد اسے غور سے نہ دیکھ سکیں اور صرف اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن پر ہی ان کی نظر پڑے۔ دوسرا پٹ کھلتے ہی سیاہ رنگ کی ایک جدید ماڈل کی رولس رائس کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور عمران پھاٹک کے بڑے پٹ کی اوٹ سے یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ اس کی توقع کے عین مطابق جانسن اکیلا تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ادھر ادھر چھپے ہوئے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور خود اس نے اطمینان سے پھاٹک بند کرنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ راجر کہاں ہے۔ وہ محافظ"۔ کار سے نکل کر اس غیر ملکی نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے چھپے ہوئے چوہان نے بڑی ہوشیاری سے اچانک اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ آیا۔ جانسن نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن چوہان کی ایک ہی لات نے اسے دنیا ومافیہا سے بے نیاز کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی

ادھر ادھر سے باقی ساتھی بھی سامنے آگئے۔

"گڈ۔ اب اسے اٹھا کر تہہ خانے میں لے چلو اور اسے دوسرے کے ساتھ باندھ دو"۔ عمران نے چوہان سے کہا اور چوہان نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"یہ جانسن ہی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ابھی پتہ لگ جائے گا"۔ عمران نے کہا اور چوہان کے ساتھ ہی تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ تہہ خانے میں داخل ہوئے راجر اور احسن دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ۔ یہ چیف جانسن۔ یہ یہاں"۔ ... یکلخت راجر نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا کیونکہ چوہان نے کاندھے پر لدے ہوئے غیر ملکی کو فرش پر لٹا دیا تھا اور راجر اس کا چہرہ سامنے آتے ہی چیخ پڑا تھا۔

"میں نے سوچا کہ دو سے تین بھلے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ راجر نے کنفرم کر دیا تھا کہ یہی جانسن ہے۔ عمران کے باقی ساتھی بھی تہہ خانے میں آگئے تھے۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد راجر اور احسن کے ساتھ جانسن کو بھی اسی طرح زنجیروں اور فولادی طوق میں جکڑ دیا گیا۔

"یہ یہاں کیسے آگیا۔ یہ تو کسی صورت بھی کہیں نہیں جاتا"۔ راجر کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"بلانے والے کی طلب سچی ہو تو آنے والا آ ہی جاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹائیگر"...... اچانک عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس"...... ایک طرف کھڑے ہوئے ٹائیگر نے چونک کر
جواب دیا۔
"راجر کی تلاشی لو۔ جب یہ پہلی بار یہاں آیا تھا تو اس کے ہاتھ میں
ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ موجود تھا۔ وہ یقیناً اس کی جیب میں
ہوگا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے زنجیروں میں
جکڑے ہوئے راجر کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی ایک
جیب سے وہ آلہ برآمد کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔
"اسے۔ اسے مت استعمال کرنا۔ ورنہ ہم مر جائیں گے"...... را
نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔
"اگر تم اس کی تفصیل کے بارے میں بتا دو تو استعمال نہ
کروں گا۔ ورنہ بہرحال تجربہ تو ضروری ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔
"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ الیکٹرک شاکر ہے۔ اس پر بٹن
جو بٹن بھی پریس کیا جائے گا اس نمبر کی فولادی پلیٹ میں کرنٹ آ
ہے اور جتنا زیادہ دبایا جائے اتنا ہی تیز کرنٹ آتا ہے۔ لیکن زیا
کرنٹ سے آدمی ہلاک بھی ہو جاتا ہے"...... راجر نے فوراً ہی تفص
بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا
کیونکہ اب وہ اس الیکٹرک شاکر کی صحیح نوعیت کو پوری طرح سمجھ
تھا۔ اس نے الیکٹرک شاکر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"کیپٹن شکیل چونکہ تم کیپٹن ہو۔ اس لئے چیف صاحب کو ہوش
میں لانے کا اعزاز تمہیں ہی ملنا چاہئے"...... عمران نے کیپٹن شکیل
سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے پہلے
کی طرح ہاتھ اٹھا کر اور پلیٹ کے اوپر لا کر جانسن کی ناک اور منہ
دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جانسن کے جسم میں
حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا
تھوڑی دیر بعد جانسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند
لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر جیسے ہی شعور کی
چمک بیدار ہوئی تو وہ بے اختیار چیخ پڑا۔
"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب مجھے۔ میرا مطلب ہے مجھے۔ اوہ۔ اوہ۔
راجر تم۔ یہ۔ یہ کون ہیں۔ یہ سب کیا ہے"...... جانسن نے بری
طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی
اس حالت پر کسی طرح یقین ہی نہ آ رہا ہو۔
"تم بے حد عقلمند تھے ناں اور بزرگوں کا کہنا ہے کہ زیادہ
عقلمندی اور حماقت کی سرحدیں ملتی ہیں۔ اس لئے جیسے ہی تم نے یہ
سرحد کراس کی تم اس حال کو پہنچ گئے"...... عمران نے اس سے
مخاطب ہو کر کہا۔ جانسن کے بولتے ہی عمران کنفرم ہو گیا تھا کہ یہ
واقعی چیف سیکرٹری کا فوجی مشیر اور سپیشل سیکشن کا چیف جانسن ہی
ہے۔
"تم۔ تم کون ہو"...... جانسن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور یہ بھی سن لو کہ راجر کی آواز میں فون پر تم سے بات چیت بھی میں نے ہی کی تھی اور تم جیسے عقلمندی کے زعم میں مبتلا آدمی کو یہاں بلانے پر مجھے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر میں تو راجر کی آواز پہچانتا ہوں" جانسن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"بس اب میرا انٹرویو ختم۔ اب تمہارا انٹرویو شروع" عمران نے اس بار راجر کے لہجے میں کہا تو جانسن کے ساتھ ساتھ راجر اور احسن کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ سنو۔ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو جتنا بھی معاوضہ کہو۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے علاوہ بھی تم جو چاہتے ہو وہ میں تمہیں دے سکتا ہوں۔ تم بس بتا دو کہ تم یہ چاہتے ہو"...... جانسن نے کہا۔

"میں اتنا چاہتا ہوں کہ تم سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دو"..... عمران نے کہا۔

"کک۔ کک۔ کون سا سپیشل سیکشن۔ میں تو چیف سیکرٹری کا خصوصی مشیر ہوں۔ مجھے کسی سیکشن کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"...... جانسن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ جیسے تمہاری مرضی" عمران نے کہا اور پھر جیب

سے الیکٹرک شاکر نکال کر اس نے ایک بٹن دبا کر اسے آن کیا اور پھر اس پر موجود بٹنوں میں سے اس بٹن پر انگلی رکھ دی جس پر وہی نمبر درج تھا جو جانسن کے سر کے اوپر دیوار پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ سے بٹن کو دبایا تو کمرہ یکلخت جانسن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم انتہائی بری طرح تڑپ رہا تھا۔

"یہ سب سے کم پاور الیکٹرک شاک ہے جانسن۔ اس لئے سب کچھ بتا دو۔ ورنہ" عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"رک جاؤ۔ مجھے چھوڑ دو۔ یقین کرو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں تم سے ابو نصر کے بارے میں بھی نہ پوچھوں گا۔ مجھے چھوڑ دو"۔ جانسن نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو اور شاید اسی لئے یہاں کی حکومت نے تمہیں اپنا مشیر بنا رکھا ہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پر رکھی ہوئی انگلی کو ایک بار پھر دبا دیا۔ اس بار چونکہ دباؤ ذرا زیادہ تھا اس لئے کمرہ جانسن کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ جانسن کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی تھی۔ اس کا پورا جسم پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح پھڑک رہا تھا۔ حتیٰ کہ چہرے کے عضلات بھی اس طرح پھڑک رہے تھے جیسے کسی نے ان میں پارہ بھر دیا ہو۔ اس کی زبان باہر نکل آئی تھی اور آنکھیں ابل آئی تھیں۔ عمران نے انگلی ہٹائی تو آہستہ آہستہ جانسن کی چیخیں مدھم پڑتی چلی گئیں اور پھر وہ کراہنے لگا۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مار ڈالو۔ مجھے گولی مار دو۔ مجھے مار ڈالو"...... یکلخت جانسن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو یہ بھی پوری ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی۔

"مار ڈالو۔ مجھے مار ڈالو"...... جانسن نے اسی ہذیانی کیفیت میں کہا۔

"تم نے ابھی صرف موت کا نام ہی سنا ہے۔ میں تمہیں پہلے موت کا منظر دکھا دوں۔ پھر بھی اگر تم کہو گے تو پھر تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ راجر کی طرف کیا اور دوسرے لمحے مشین گن چلنے کی آواز اور راجر کی گھٹی گھٹی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ مشین گن کا پورا برسٹ اس کے جسم میں اتر گیا تھا۔

"اب دیکھو مرنے والے کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور اگر ابھی پوری طرح نہ دیکھ سکو تو پھر دوسرا برسٹ اس محافظ کے سینے میں اتار دیتا ہوں"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا جبکہ محافظ احسن خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

"نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مت مارو مجھے۔ تم تو۔ تم تو ظالم ہو سفاک ہو"...... جانسن نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ یا تو مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو یا پھر واقعی بہادری سے موت کو گلے لگاؤ۔ ہیڈ کوارٹر میں خود ہی تلاش کر لوں گا"...... عمران نے مشین گن کا رخ جانسن کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ لیکن پہلے وعدہ کرو کہ تم مجھے نہیں مارو گے۔ مجھے چھوڑ دو گے"...... جانسن نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم واقعی سچ سچ بتا دو گے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں گولی نہیں ماروں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر پہاڑی کے اندر ہے۔ انتہائی خفیہ ہے۔ وہاں کوئی آدمی نہیں جا سکتا۔ کسی طرح بھی"...... جانسن نے کہا۔

"لیکن ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر منگوچر فورٹ کے اندر ہے منگوچر چھاؤنی اس کے گرد ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے جان بوجھ کر یہ بات پھیلائی ہوئی ہے۔ ویسے وہاں میرا دفتر ہے"...... جانسن نے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کی پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا اور جانسن نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ پھر عمران اس سے سوالات کرتا گیا اور جانسن کی چونکہ قوت ارادی الیکٹرک شاک اور موت کے خوف کی وجہ سے مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اس لئے وہ عمران کے سب سوالوں کے جواب دیتا چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ زور دار دھماکے سے کھلا تو آرام کرسی پر نیم دراز کلف بے اختیار چونک پڑا۔ دروازے سے جیگار انتہائی متوحش چہرہ لئے اندر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے۔ کیا تم آرام سے اندر نہیں آ سکتے تھے"۔ کلف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ باس غضب ہو گیا۔ چیف جانسن عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے"۔ جیگار نے کلف کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسی طرح متوحش لہجے میں کہا تو کلف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... کلف نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ واقعی ایسا ہو چکا ہے"...... جیگار

نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ تو واقعی دھماکہ خیز خبر ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔ کلف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جیگار بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ آپ نے مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کا حکم دیا تھا چنانچہ میں یہاں سے سیدھا وہاں گیا۔ ٹیلی ویو ڈکٹا فون وہاں پہلے ہی موجود تھا اس لئے میں وہاں ان کی نگرانی کرنے لگا۔ اس دوران میں نے انٹیلی جنس کے سپیشل سیل کے چیف آرتھر اور اس کے اسسٹنٹ راجر کو اپنے کئی ساتھیوں سمیت وہاں دیکھا۔ انہوں نے وہاں پہنچتے ہی کوٹھی کے چاروں طرف پھیل کر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے بے شمار فائر کئے اور پھر وہ سب گیس ماسک پہنے اندر داخل ہو گئے۔ چونکہ ان کے گیس ماسکس کے اندر ٹرانسمیٹر نصب تھے اس لئے ان کی آوازیں مجھ تک پہنچ رہی تھیں۔ آرتھر نے راجر سے کہا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو انٹیلی جنس کے پوائنٹ ٹو پر لے جائے اور وہاں ان پر تشدد کر کے ان سے معلومات حاصل کرے کہ کیا ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ایک بڑی ویگن میں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈال کر لے گئے۔ چونکہ مجھے ان کے پوائنٹ ٹو کے محل وقوع کا علم تھا اس لئے میں نے فوری طور پر ان کے پیچھے جانے کی بجائے مناسب یہی سمجھا کہ میں کوٹھی کے اندر سے ٹیلی ویو ڈکٹا فون لے لوں پھر اسے وہاں جا کر فائر کر دوں تاکہ

ان کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سن سکوں اور کارروائی دیکھ سکوں۔ چنانچہ میں کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا لیکن میری حماقت کہ مجھے یہ خیال ہی نہ رہا کہ اندر بے پناہ گیس فائر کی گئی تھی چنانچہ کوٹھی کے اندر داخل ہوتے ہی اس گیس کی وجہ سے میں بے ہوش ہو گیا پھر مجھے ہوش آیا تو کافی وقت گزر چکا تھا۔ پھر بھی میں ڈکٹا فون لے کر پوائنٹ ٹو کی طرف بھاگا۔ وہاں جا کر میں نے ٹیلی ویو اندر فائر کیا اور پھر جب میں نے اسے مانیٹر کرنا شروع کیا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ایک تہہ خانے میں راجر اور ایک مقامی آدمی کی لاشیں زنجیروں میں جکڑی ہوئی موجود تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور ایک دوسرے کمرے میں عمران اور اس کے سب ساتھی صحیح سلامت موجود تھے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ فرش پر جانسن کی لاش بھی پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی اور عمران اپنے چہرے پر جانسن کا میک اپ کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ لوگ باتیں بھی کر رہے تھے۔ ان کی گفتگو سے پتہ چلا کہ اس عمران نے کسی طرح چکر دے کر اپنے آپ کو راجر کی قید سے چھڑوا لیا اور پھر راجر کو قید کر کے اس سے جانسن کے بارے میں معلومات حاصل کیں اس کے بعد اس نے فون پر بطور راجر جانسن سے بات کی اور جانسن اکیلا وہاں پہنچ گیا۔ پھر عمران نے اسے قید کر کے اس پر تشدد کر کے اس سے سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں اور اب وہ خود جانسن کے میک اپ میں اپنے ساتھیوں سمیت اس ہیڈ کوارٹر پر جا رہا

ہے تاکہ اسے تباہ کر سکے۔ میں نے سوچا کہ میں جا کر آرتھر کو اطلاع کر دوں تاکہ آرتھر اپنے ساتھیوں سمیت آ کر انہیں کور کر لے۔ میں نے زبی مارکیٹ جا کر آرتھر کو فون کیا تو پتہ چلا کہ آرتھر کہیں گیا ہوا ہے انہوں نے مجھے وہاں کا نمبر دے دیا۔ میں نے وہاں فون کیا تو وہاں سے بھی آرتھر جا چکا تھا۔ میں ناکام ہو کر واپس گیا تو وہاں کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی اور جانسن کی لاش بھی غائب تھی۔ شاید وہ اسے ساتھ لے گئے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ یہ لوگ واپس اپنی رہائش گاہ پر گئے ہوں گے اس لئے میں وہاں پہنچا لیکن یہ وہاں بھی موجود نہ تھے۔ چنانچہ میں آپ کے پاس آ گیا ہوں" جیگار نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک ترین صورت حال ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اب نظر بھی نہ آئیں گے اور وہ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر بھی یقیناً تباہ کر دیں گے۔ عمران جانسن کے میک اپ میں یہ سارا کھیل آسانی سے کھیل لے گا" کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر باس۔ اب کیا کیا جائے"...... جیگار نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ جانسن کے میک اپ میں عمران ہے اور ہیڈ کوارٹر جہاں بھی ہو گا۔ بہرحال فوری طور پر تو عمران وہاں نہ پہنچ سکے گا۔ وہ لامحالہ اس کے لئے کوئی خاص منصوبہ بندی کرے گا اس لئے اسے پکڑا جا سکتا ہے"۔ کلف نے کہا۔

"وہ کیسے باس"۔ جیگار نے چونک کر پوچھا۔

"سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل ناروٹ میرا دوست ہے وہ بھی میرے ساتھ ایکریمین ملٹری انٹیلی جنس میں رہ چکا ہے اور اس عمران اور اس کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہے۔ جانسن نے یقیناً اسے عمران کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہوگا اور ہماری اطلاع کو بھی جانسن نے اتنی اہمیت نہیں دی جتنی اسے دینی چاہئے تھی۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ اپنے سیکشن کو ان کے مقابلے پر لے آتا۔ اس کی بجائے وہ انٹیلی جنس کے سپیشل سیل کو ان کے مقابلے پر لے آیا اور پھر اس سے بڑی حماقت یہ تھی کہ وہ اکیلا وہاں چلا گیا۔ بہرحال اگر کرنل ناروٹ کو اس ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا جائے تو وہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کر کے ختم کر دے گا"۔ کلف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کرنل ناروٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں"۔ جیگار نے کہا۔

"ہاں۔ میرے پاس اس کی مخصوص فریکونسی موجود ہے۔ وہ چونکہ میرا دوست ہے اس لئے اس کے ساتھ اکثر گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ میں ٹرانسمیٹر لے آتا ہوں اور تمہارے سامنے ہی اس سے بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے کوئی مزید تفصیل معلوم کرے"...... کلف نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ سائیڈ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف موجود کمرے میں پہنچا اور پھر وہاں سے جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا وسیع

یلہ عمل کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کلف کالنگ کرنل ناروٹ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن کر کے اس نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس کرنل ناروٹ اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ناروٹ۔ تمہارے لئے ایک انتہائی اہم خبر ہے اوور"۔ کلف نے کہا۔

"اہم خبر۔ کونسی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل ناروٹ کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔

"تمہارے چیف جانسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... کلف نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک کوئی جواب نہ آیا۔ پھر اچانک کرنل ناروٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم نشے میں تو نہیں ہو۔ کہیں تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ اوور"...... کرنل ناروٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور کلف بے اختیار مسکرا دیا۔

"نہ ہی میں نشے میں ہوں اور نہ میرا دماغ خراب ہوا ہے۔ یہ سو فیصد درست خبر ہے اور یہ بھی سن لو کہ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر اس وقت شدید خطرے کی زد میں ہے۔ میں صرف دوستی کی خاطر تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔ اوور"...... کلف نے منہ بناتے ہوئے جواب

دیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ مگر یہ سب کیسے ہو سکتا ہے ۔ چیف جانسن کس طرح ہلاک ہو سکتے ہیں ۔ کون ایسا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے ۔ کیا کسی رجعت پسند کا کام ہے ۔ کیا ہوا ہے ۔ پلیز کلف ۔ پوری تفصیل بتاؤ ۔ تم نے تو میرے دماغ پر ایٹم بم فائر کر دیا ہے ۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو اوور"...... کرنل ناروٹ کی آواز بتا رہی تھی کہ واقعی یہ خبر اس کے لئے ایٹم بم ہی ثابت ہوئی ہے ۔

"اپنے آپ کو پوری طرح کنٹرول میں رکھو کرنل ناروٹ ۔ حالات بے حد نازک ہیں ۔ اگر تم کہو تو میں دس پندرہ منٹ بعد تمہیں دوبارہ کال کر دوں گا تب تک تم اپنے آپ کو سنبھال لو ۔ اوور" کلف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ نہیں ۔ ٹھیک ہے کلف ۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں تم نے دراصل خبر ہی ایسی بتائی ہے جس نے میرے اعصاب پر اثر کر دیا تھا ۔ بہرحال اب میں ٹھیک ہوں ۔ مجھے تفصیل بتاؤ ۔ تمہاری مہربانی ۔ اوور"...... کرنل ناروٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کو تم جانتے ہو اوور"۔ کلف نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اچھی طرح جانتا ہوں لیکن یہاں علی عمران کا کیا ذکر ۔ اوور"...... کرنل ناروٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ کام علی عمران نے ہی کیا ہے ۔ وہ یہاں پہنچ چکا ہے اور سپیشل

سیکشن کے خلاف کام کر رہا ہے ۔ اوور"...... کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"علی عمران یہاں کام کر رہا ہے سپیشل سیکشن کے خلاف ۔ کیا مطلب ۔ پاکیشیا کے ساتھ تو راڈان کے انتہائی اچھے دوستانہ تعلقات ہیں اور علی عمران کے متعلق میں نے اب تک جو کچھ پڑھا ہے اس کے مطابق وہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور سیکرٹ سروس ایک سرکاری ادارہ ہے ۔ وہ کیسے راڈان کے خلاف کام کر سکتا ہے ۔ اوور" کرنل ناروٹ نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں ۔ علی عمران اس بار اپنے نو ساتھیوں کو ساتھ لے کر یہاں دارالحکومت پہنچا ۔ میرے گروپ کے جیگار نے انہیں ہوٹل الخیر میں کھانا کھاتے چیک کر لیا ۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے اس کی نگرانی کرائی ۔ پھر یہ لوگ ہوٹل سے نکل کر ایک کالونی کی کوٹھی میں پہنچ گئے ۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ ان کا مقصد سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنا ہے ۔ چنانچہ میں نے تمہارے چیف جانسن کو فون کر کے ساری تفصیل بتا دی ۔ جانسن نے کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔ اس کے بعد کیا ہوا ۔ اس کی تفصیل تمہیں جیگار بتائے گا ۔ جس نے ابھی آکر مجھے تفصیلی رپورٹ دی ہے ۔ اوور"...... کلف نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اس طرح مجھے زیادہ تفصیلی رپورٹ مل جائے گی ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل ناروٹ نے کہا تو جیگار نے اسے

تمام رپورٹ دوہرادی جو اس سے پہلے وہ کلف کو بتا چکا تھا۔

"تم نے سن لی ہے تفصیل ۔اوور" ... کلف نے کہا۔

"ہاں ۔اس کا مطلب ہے کہ چیف جانسن سے بہت بڑی حماقت ہوئی ہے ۔اسے یہ کام ہمارے سپرد کرنا چاہئے تھا جبکہ اس نے یہ کام انٹیلی جنس کے سپیشل سیل کے ذمے ڈال دیا ۔اوور" ۔ کرنل ناروٹ نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا ۔بہرحال اب تم بتاؤ ۔ تمہارا کیا پروگرام ہے ۔ عمران جانسن کے روپ میں تمہارے پاس پہنچے گا ۔اوور" ۔ کلف نے کہا۔

"تمہارا بے حد شکریہ کلف ۔ تم نے حقیقتاً یہ اطلاع دے کر سپیشل سیکشن کو بچالیا ہے ۔اب میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا ایسا حشر کروں گا کہ ان کی نسلیں بھی صدیوں تک چیختی رہیں گی ۔اوور" .... کرنل ناروٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا اس عمران سے کبھی ٹکراؤ ہوا ہے ۔اوور" ...... کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔میں نے اس کے بارے میں سنا ہے اور پڑھا ہوا ہے ۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔اوور" .... کرنل ناروٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل ناروٹ ۔عمران بے حد چالاک ، شاطر اور عیار آدمی ہے ۔ وہ ہر قسم کی آوازیں اور لہجے بھی بنالیتا ہے اور میک اپ کا بھی ماہر ہے

میرا اس سے دو تین بار معمولی سا ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے ۔اس لئے میں اس کی فطرت کو کسی حد تک جانتا ہوں ۔ تم نے اس کے بارے میں صرف سنا ہوا ہے اور پڑھا ہوا ہے ۔اس لئے تم نے اگر اسی طرح جوش میں آکر جیسا کہ اب جوش اور غصے میں بول رہے ہو ۔ کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر نتیجہ تمہاری توقع کے برعکس بھی نکل سکتا ہے ۔ تمہیں انتہائی ٹھنڈے دماغ کے ساتھ اس کے خلاف کارروائی کرنی پڑے گی ۔اوور" ۔ کلف نے کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ۔کیا ایسا نہیں ہو سکتا کلف کہ تم اس کیس میں میری مدد کرو ۔اوور" ..... کرنل ناروٹ نے کہا۔

"مدد تو کر رہا ہوں ۔میں نے پہلے بھی چیف جانسن کو اطلاع دی تھی اور اب تمہیں بھی بتا رہا ہوں ۔اگر یہ کیس ہمارے گروپ کا ہوتا تو پھر میں خود ہی اس سے نمٹ لیتا ۔ لیکن ہمارے گروپ کو ایسے کاموں سے بالکل لاتعلق رہنے کا حکم ہے ۔اس لئے میں صرف اطلاع دے سکتا ہوں ۔اوور" .... کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس آجاؤ ۔کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم ایسے معاملات کو بہترین انداز میں ڈیل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو" .... کرنل ناروٹ نے کہا۔

"یہ تمہاری مہربانی ہے کرنل ناروٹ کہ تم میرے متعلق ایسا سوچتے ہو ۔ لیکن میں ذاتی طور پر تو تمہاری مدد کر سکتا ہوں ۔ سرکاری طور پر نہیں ۔اوور" .... کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ذاتی طور پر ہی درخواست کر رہا ہوں ۔ تم میرے ہیڈ کوارٹر آ جاؤ ۔ پھر مجھے خاصا اطمینان رہے گا ۔ اوور" ...... کرنل نارووٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ ذاتی طور پر تو ایسا کر سکتا ہوں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں اور جیگار دونوں آ جاتے ہیں ۔ جیگار نے چونکہ عمران کے ساتھیوں کو دیکھا ہوا ہے اس لئے اس کی موجودگی بھی مفید ثابت ہو گی ۔ لیکن ہم کیسے تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے ۔ ہمیں تو اس کا علم بھی نہیں ہے ۔ اوور" ...... کلف نے رضامند ہوتے ہوئے کہا ۔

"مجھے تمہارے ہیڈ کوارٹر کا تو علم ہے ۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر ابھی بھجوا رہا ہوں ۔ وہ تمہیں اور جیگار کو لے آئے گا ۔ اوور" ...... کرنل نارووٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ بھجوا دو ہیلی کاپٹر ۔ اوور" ...... کلف نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

"باس ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں چیف سیکرٹری صاحب کو چیف جانسن کی موت کی اطلاع دے دینی چاہئے" ...... جیگار نے کہا ۔

"اوہ ہاں ۔ یہ واقعی ضروری ہے ۔ لیکن پھر ہمیں پوری تفصیل بتانا پڑے گی" ...... کلف نے کہا ۔

"کوئی ہرج نہیں ہے باس ۔ اس طرح ہم سرکاری طور پر ہر قسم کے نتائج سے محفوظ رہیں گے" ...... جیگار نے کہا تو کلف نے اثبات

میں سر ہلا دیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس ۔ پی اے ٹو چیف سیکرٹری" ...... ایک باوقار سی آواز سنائی دی ۔

"سپیشل گروپ کا چیف کلف بول رہا ہوں ۔ چیف سیکرٹری صاحب کو انتہائی اہم اور ایمرجنسی اطلاع دینی ہے ۔ وہ جہاں بھی ہوں میری ان سے فوری بات کرائیں" ...... کلف نے بھی باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"یس سر ۔ ہولڈ آن کریں ۔ میں بات کراتا ہوں" ...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا ۔

"ہیلو" ...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی اور کلف فوراً پہچان گیا کہ یہ چیف سیکرٹری صاحب ہیں ۔ جن کا رتبہ وزیراعظم کے برابر ہوتا ہے ۔

"سر میں سپیشل گروپ کا چیف کلف بول رہا ہوں ۔ ایک انتہائی افسوس ناک خبر ہے میرے پاس ۔ آپ کے فوجی مشیر اور سپیشل سیکشن کے چیف جانسن صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ...... کلف نے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ یہ کیسے ممکن ہے" ...... چیف سیکرٹری کے لہجے میں یقین نہ آنے والا تاثر موجود تھا ۔

"ایسا ہو چکا ہے سر اور ایسا کرنے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی عمران ہے"...... کلف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر ساری روئیداد کے مین پوائنٹس بھی بتا دیئے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ رجعت پسند گروپوں نے اب باہر کے لوگوں کو ہائر کرنا شروع کر دیا ہے۔ ویری بیڈ" چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر میں نے سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل ناروٹ کو اطلاع کر دی ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اب اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی کارروائی کرے گا۔ چونکہ کرنل ناروٹ کو پہلے سے اطلاع ہو گی اس لئے وہ اسے یقیناً ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کرنل ناروٹ نے ذاتی طور پر مجھے ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے تاکہ اس کام میں اس کی میں امداد کر سکوں لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ اب آپ جیسے حکم دیں آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے" .. کلف نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے انتہائی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے مسٹر کلف۔ کیا آپ جانسن کی جگہ نہیں لے سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سپیشل سیکشن کی حفاظت زیادہ بہتر انداز میں کر سکتے ہیں۔ سپیشل سیکشن ہمارے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اس نے اب تک حکومت کے باغیوں کو ٹھکانے لگانے میں اہم کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ

اس سیکشن کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر باغیوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل جائے گا اور انہیں ذرا سا موقع بھی مل گیا تو پھر یہ لوگ عوام کو سڑکوں پر لے آسکتے ہیں۔ اس طرح حکومت شدید خطرے کی زد میں بھی آ سکتی ہے"....... چیف سیکرٹری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں جناب۔ لیکن حکومت ایکریمیا شاید اس بات پر رضامند نہ ہو" کلف نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ان سے میں خود بات کر لوں گا۔ یہ میری ذمہ داری ہے"۔ چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں حکومت راذان کی ہر خدمت بجالانا اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں سر" کلف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ میں ابھی سرکاری سرکلر جاری کر دیتا ہوں۔ اب آپ جانسن کی جگہ میرے فوجی مشیر ہوں گے اور سپیشل سیکشن کے چیف بھی آپ ہی ہوں گے۔ یہاں سپیشل سیل میں آپ اپنے سیکنڈ کو چیف بنا دیں" ... چیف سیکرٹری نے کہا تو کلف کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔

"تھینک یو سر۔ میں زندگی کے آخری سانس تک خدمت کروں گا سر"....... کلف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل ناروٹ کو بھی میں اس بات سے آگاہ کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اب مجھے اچھی خبریں سنائیں گے۔ گڈ بائی"۔ چیف

سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کلف نے ر
رسیور رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لیا۔

"مبارک ہو جناب ۔ چیف سیکرٹری کے فوجی مشیر کا عہدہ بہت
عہدہ ہے"...... جیگار نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ واقعی میرے لئے اعلیٰ اعزاز سے کم نہیں ہے ۔ لیکن
تمہیں بھی اس مسرت میں شریک کرنا چاہتا ہوں ۔ اس لئے اب
سپیشل سیل کے چیف میری بجائے تم ہو گے" کلف نے کہا
جیگار بے اختیار مسرت سے اچھل پڑا۔

"م ۔ م ۔ میں ۔ آپ کا بے حد شکریہ جناب ۔ میں چیف ہونے
کے باوجود آپ کا ماتحت رہوں گا سر" جیگار نے انتہائی مسرت
بھرے لہجے میں کہا تو کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گھنے پہاڑی جنگل میں واقع ایک غار
کے اندر موجود تھا ۔ اس کے چہرے پر میک اپ ضرور تھا لیکن یہ میک
اپ مقامی لوگوں جیسا تھا ۔ جبکہ جولیا سمیت باقی سب ساتھیوں نے
بھی مقامی میک اپ کر رکھے تھے ۔ عمران نے جانسن سے ہیڈ کوارٹر
کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی تھی اور اس وقت اس کے
ذہن میں یہی پلاننگ تھی کہ وہ جانسن کے میک اپ میں ہیڈ کوارٹر
اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ جائے گا اور پھر ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دے گا
اور سپیشل سیکشن کے تمام سینٹروں کو بھی ۔ لیکن ابھی اس نے میک
اپ مکمل ہی کیا تھا کہ چوہان نے آکر اطلاع دی کہ ایک انتہائی جدید
ٹیلی ویو ڈکٹا فون یہاں موجود بھی ہے اور وہ کام بھی کر رہا ہے ۔ یہ
اطلاع سن کر عمران بے اختیار اچھل پڑا اور جب اس نے جا کر اس ڈکٹا
فون کو دیکھا تو وہ واقعی کام کر رہا تھا ۔ چنانچہ عمران نے فوری طور پر

اس کو مانیٹر کرنے والے آدمی کو باہر چیک کرنے کا حکم دے
کیونکہ ڈکٹا فون محدود رینج کا تھا لیکن جب اسے رپورٹ ملی کہ ایسا
انہیں نہیں ملا تو وہ سمجھ گیا کہ وہ آدمی جانسن کی موت کی خبر دینے
ہوگا کیونکہ جانسن کی موت واقعی اتنا بڑا دھماکہ تھا کہ جسے شاید
کرنے والا آدمی برداشت نہ کر سکا ہو اور اس ٹیلی ویو ڈکٹا فون
ساخت دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہاں ہونے والی تمام کارروائی
بھی گئی ہو گی اور تمام آوازیں سنی بھی گئی ہوں گی۔ چنانچہ اس
فوری طور پر وہاں سے نکلنے کا پروگرام بنایا اور پھر وہاں پر موجو
کاروں میں بیٹھ کر وہ وہاں سے نکل آئے۔ عمران جانسن کی لاش کو
لئے ساتھ لے آیا تھا کہ جو لوگ بھی یہاں چھاپہ مارنے آئیں گے ا
فوری طور پر جانسن کی لاش دستیاب نہ ہو سکے۔ اس طرح وہ
کے بارے میں مشکوک بھی ہو سکتے ہیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ پو
دارالحکومت کی پولیس اور دوسرے اداروں کو الرٹ کر دیا جا
اس طرح وہ پکڑے بھی جا سکتے ہیں۔ وہاں سے نکل کر عمران ا
رہائشی کالونی میں پہنچا جو وہاں سے قریب ہی تھی اور پھر انہوں
ایک بند کوٹھی پر قبضہ کر لیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا او
برائے فروخت کا بورڈ بھی موجود تھا۔ چنانچہ عمران نے تالا کھولا او
بورڈ اتار کر انہوں نے کوٹھی پر قبضہ کر لیا۔ یہاں پہنچ کر عمران
اپنے چہرے پر سے جانسن کا میک اپ صاف کیا اور مقامی آدمی کا م
اپ کر لیا۔ راجر کے اڈے کے ایک کمرے سے انہیں نہ صرف

اسلحہ مل گیا تھا بلکہ وہاں سے دو جدید اور مکمل میک اپ باکس
گئے تھے جو عمران ساتھ لے آیا تھا اور انہی میک اپ باکسز کی
اس نے نہ صرف اپنا بلکہ اپنے تمام ساتھیوں پر مقامی میک
کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ ان کاروں اور جانسن کی لاش کو اس
میں چھوڑ کر باہر نکل آئے تھے۔ پھر وہ ایک مارکیٹ پہنچے جہاں
نے نئے لباس خریدے اور ہوٹلوں کے باتھ رومز میں جا کر
نے لباس بھی تبدیل کر لئے تاکہ ڈکٹا فون پر چیکنگ کرنے
بتائی ہوئی ہر نشانی ختم ہو جائے۔ اس کے بعد وہ ٹولیوں کی
میں مختلف بسوں کے ذریعے دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر دور
پہاڑی قصبے میں پہنچ گئے۔ یہاں بس سروس انتہائی تیز رفتار اور
اس لئے شام کو ہی وہ وہاں پہنچ گئے تھے۔ پہاڑی قصبے سے پیدل
وہ آگے بڑھے اور پھر ایک جنگل میں داخل ہو کر اب یہاں
یہاں غار میں پہنچتے پہنچتے انہیں رات ہو گئی تھی لیکن چونکہ
ہر قسم کی تیاری کر کے آیا تھا اس لئے غار میں ایک ٹارچ جلا کر
اوٹ میں رکھ دیا گیا تھا تاکہ روشنی باہر دور تک نہ پھیل سکے
اس روشنی میں عمران ایک نقشے پر جھکا ہوا تھا جبکہ جولیا، صفدر
اور کیپٹن شکیل اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ باقی ساتھی
باہر مختلف سپاٹس پر پہرہ دینے میں مصروف تھے۔
عمران صاحب۔ اس ڈکٹا فون نے سارا پروگرام ہی تلپٹ کر
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا نہیں ۔ سپیشل سیکشن کا کہو ۔ ورنہ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گرتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے ۔

"میرا خیال ہے یہ آدمی شروع سے ہی ہمارے پیچھے لگا ہوا تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے جو کوٹھی ہمیں زہبی نے دی تھی وہاں بھی ایسا ہی آلہ فون پھینکا گیا ہو اور اس کی وجہ سے ہی ہماری اصلیت سامنے آنے پر پرریڈ کیا گیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ اور یقیناً ایسا اس لئے ہوا ہے کہ عمران اصل شکل میں تھا"...... جولیا نے کہا۔

"میری شکل ہی ایسی ہے ۔ اب میں کیا کروں کہ جو دیکھتا ہے کھنچا چلا آتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور گولی مارنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے"...... تنویر نے فوراً کہا اور اس بار عمران بھی سب کے ساتھ ہنس پڑا۔

"ویسے عمران ۔ اب تمہارا پروگرام کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جانسن والی پلاننگ ختم ہو گئی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے جانسن سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اس کی اطلاع بھی یقیناً ہیڈ کوارٹر پہنچا دی گئی ہو گی ۔ اس لئے اب وہ ہمیں شکار کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس

نہ ہی اس نے نقشے پر نشان لگانے کے لئے ہاتھ میں پکڑا ہوا بال
...ئنٹ بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"آپ لوگوں نے بھی ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات سن رکھی ہیں ۔ ...ن کے مطابق یہ ہیڈ کوارٹر اس پہاڑی کے اندر انڈر گراؤنڈ بنا ہوا ...ے اور اس پہاڑی پر انتہائی گھنا جنگل ہے ۔ صرف ایک راستہ اس ...کوارٹر کی طرف جاتا ہے جس پر چیکنگ کے انتہائی حساس آلات ...ب کئے گئے ہیں جو میک اپ وغیرہ راستے میں ہی چیک کر لیتے ہیں ...ان میں ایسے آلات بھی ہیں کہ ہیڈ کوارٹر کے اندر سے ہی آنے ...ں کو بلاک کیا جا سکتا ہے چاہے ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو ۔ ...س نقشے میں کوئی ایسا راستہ تلاش کر رہا تھا جس کے ذریعے ان ...ت سے بچ کر ہم ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکیں"...... عمران نے تفصیل ...تے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ اس ہیڈ کوارٹر کی اصل ماہیت کیا ہے" ۔ اچانک ...وش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ...اتھی بھی چونک پڑے ۔

"اصل ماہیت ۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھری نظروں ...ے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مجھے بتایا گیا ہے ۔ سپیشل سیکشن ایک ایسا سیکشن ہے ...س میں ایکریمی اور یہودی تربیت یافتہ ایجنٹ شامل ہیں اور ان کا کام ...مت کے خلاف کام کرنے والے ان لیڈروں کو ٹریس کرنا اور

انہیں ہلاک کرنا ہے جنہیں حکومت نے باغی اور دہشت گرد قرار دے رکھا ہے ۔ آپ اس سیکشن کو ختم کرنے یہاں آئے ہیں لیکن یہاں آ کر آپ اس کے ہیڈ کوارٹر کے پیچھے پڑ گئے ہیں ۔ ایسے سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کیا ہو سکتا ہے ۔ ایک دفتر جہاں سے احکامات جاری ہوں گے اور بس ۔ لیکن آپ کی سنجیدگی اور کام دیکھ کر مجھے خیال آتا ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر کی وہ ماہیت نہیں ہے جو میرے ذہن میں ہے ۔ یہ یقیناً کوئی ایسی جگہ ہے جسے تباہ کرنے سے اس سیکشن کا کوئی بڑا نقصان ہو سکتا ہے ۔ اس لئے میں نے آپ سے پوچھا ہے کہ اس کی اصل ماہیت کیا ہے "۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات پیدا ہوتے چلے گئے ۔

" گڈ کیپٹن شکیل ۔ تم نے واقعی بڑی ذہانت سے اس بات کا تجزیہ کیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" کیپٹن شکیل کی بات نے ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے عمران صاحب ۔ ہمیں اپنی کوتاہی پر اب واقعی افسوس ہو رہا ہے کہ ہم نے اس پہلو پر کیوں نہیں سوچا "...... صفدر نے برملا اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ۔

" تمہارے ذہن میں اس ہیڈ کوارٹر کا کیا خاکہ ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

" میرا خیال ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر میں وہ تمام فائلیں موجود ہوں گی جن میں ایسے افراد کے پتے وغیرہ موجود ہوں گے جنہیں یہ لوگ پکڑنا

چاہتے ہوں گے اور اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے ساتھ ہی یہ ساری فائلیں خود بخود ختم ہو جائیں گی "...... صفدر نے کہا ۔

" تمہاری بات بھی اپنی جگہ درست ہے اور کیپٹن شکیل کی بھی ۔ بظاہر ایسا ہی لگتا ہے لیکن میں نے راڈان آنے سے پہلے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہیں ان کے مطابق اس ہیڈ کوارٹر میں ایکریمیا اور اسرائیل کی دی ہوئی ایسی جدید ترین مشینری نصب ہے جس کے ذریعے راڈان کی انتہائی اہم ترین اور مؤثر شخصیات کی خفیہ نگرانی کی جاتی ہے ۔ وہ تنظیمیں اور جماعتیں جو حکومت کی مخالف ہیں ۔ اپنے طور پر حکومت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتیں جب تک وہ حکومت سے متعلق مؤثر شخصیتوں کو اپنے ساتھ نہ ملا لیں ۔ مثلاً فوج کے اعلیٰ ترین عہدے دار ملٹری انٹیلی جنس اور سول انٹیلی جنس ۔ پارلیمنٹ کے ممبران ۔ عوامی سطح پر مؤثر شخصیتیں ۔ ایسی شخصیتیں جو لوگوں کو حکومت کے خلاف سڑکوں پر نکال سکیں ۔ ان سب شخصیتوں کے گرد خفیہ آلات کا جال بچھا دیا گیا ہے ۔ ان کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جاتی ہے ۔ ان کے فون حتیٰ کہ ان کی رہائش گاہوں سب میں یہ آلات نصب ہیں اور ان سب کا مرکز یہی ہیڈ کوارٹر ہے ۔ جب بھی انہیں کوئی بات اپنے خلاف ملتی ہے یہ سپیشل سیکشن کے ایجنٹوں کو احکامات دے کر ان کے خلاف کارروائی کرا لیتے ہیں ۔ جب تک اس ہیڈ کوارٹر میں نصب یہ مشینری تباہ نہیں ہو جاتی ۔ راڈان میں کام کرنے والی سیاسی جماعتیں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتیں ۔ وہ زیر زمین رہیں گی تو بچی رہیں گی لیکن

ظاہر ہے ایسی جماعتیں خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتیں ۔ وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی کام کریں گی اور جیسے ہی وہ سامنے آئیں گی سپیشل سیکشن کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گی ۔ اس طرح یہ حکومت راڈان پر حکومت کرتی رہے گی اور ایک ایک کر کے اور چن چن کر یہ اپنے مخالفوں کا خاتمہ کرتی رہے گی ۔ اگر یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا جائے تو پھر پورے راڈان میں مکڑی کے جالے کی طرح پھیلے ہوئے اس نظام کا تار و پود یکلخت بکھر کر رہ جائے گا اور وہ ساری سیاسی جماعتیں اور تنظیمیں جو اب اس جالے کے خوف سے چھپی ہوئی ہیں آزادی سے کام کرنا شروع کر دیں گی ۔ عوام کو اصل صورتحال سے آگاہ کر دیا جائے گا ۔ اس کے بعد عوام جو فیصلہ کریں گے قطعی ہوگا" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اس قدر جدید ترین طریقہ اپنایا گیا ہے اس کا تو ہمارے ذہنوں میں تصور تک نہیں تھا" صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ مجھے اعتراف ہے کہ آپ کا ذہن وہ کچھ سوچ لیتا ہے جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ مجھے اپنے تجزیئے پر اب واقعی افسوس ہو رہا ہے" ...... کیپٹن شکیل نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"معذرت کی کوئی بات نہیں ۔ اگر مجھے تحقیقات کے دوران ان باتوں کا علم نہ ہوتا تو میں بھی اس ہیڈ کوارٹر کو ایسا ہی سمجھتا ۔ جیسے تم لوگ سمجھتے رہے ہو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب واقعی اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی ضروری ہو گئی ہے اور

بات بھی اب واقعی یقینی ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے ساتھ ہی سپیشل سیکشن کا بھی خاتمہ ہو جائے گا ۔ عالی ایجنٹ بغیر ان نگرانی کرنے والی مشینری کے کوئی مؤثر کام نہ کر سکیں گے" ...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ ہیڈ کوارٹر اگر ہم تباہ کر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو حقیقتاً ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا" ..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اب اس کے لئے کیا پلان بنایا ہے" ...... صفدر نے پوچھا۔

"یہ بات یقینی ہے کہ حکومت کو اور سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہوگی کہ ہم لوگ ان کے خلاف کام کر رہے ہیں ۔ اس ٹیلی ویو ڈکٹافون کے سامنے آنے کے بعد یہ بات بھی یقینی ہے کہ انہیں جانسن کی موت اور میرا جانسن کا میک اپ کرنے کے بارے میں بھی علم ہو چکا ہوگا ۔ لیکن ہم ڈکٹافون کو ویسے ہی چھوڑ آئے ہیں اور جانسن کی لاش بھی وہاں سے اٹھا لائے ہیں ۔ اس سے وہ لوگ لامحالہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کا راز بھی افشا ہو چکا ہے اس لئے اب یقیناً وہ اس انتظار میں ہوں گے کہ میں جانسن کے روپ میں تم لوگوں سمیت ہیڈ کوارٹر پہنچوں گا اور اس طرح وہ آسانی سے ہمیں پکڑ لیں گے یا ہلاک کر دیں گے ۔ چنانچہ اب وہ ہمارے انتظار میں ہوں گے اور میں ان کی اس غلط فہمی سے فائدہ اٹھانا

چاہتا ہوں" ۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا آپ دوبارہ جانسن بن کر وہاں جانا چاہتے ہیں "...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی ساری توجہ اس راستے پر ہی لگی ہو گی اس لئے اگر ہم اس راستے سے ہٹ کر اس ہیڈ کوارٹر میں کسی طرح داخل ہو جائیں تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں ۔ اس تفصیلی نقشے کو بغور دیکھ کر میں نے دو راستوں کا انتخاب کیا ہے ۔ چنانچہ ہم دو گروپوں کی صورت میں وہاں جائیں گے ۔ ایک گروپ میری سرکردگی میں ہو گا اور دوسرا جولیا کی سرکردگی میں" عمران نے کہا۔

"میں جولیا کے گروپ میں شامل رہوں گا" تنویر نے فوراً کہا۔

"لیکن میں عمران کے گروپ میں شامل رہنا چاہتی ہوں ۔ اس لئے دوسرے گروپ کی سربراہی صفدر کو دے دی جائے تو زیادہ بہتر ہے "...... جولیا نے فوراً ہی کہا تو تنویر نے بے اختیار برا سا منہ بناتے ہوئے ہونٹ بھینچ لئے۔

"نہیں ۔ تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور چیف نے تمہیں ڈپٹی چیف اس لئے نہیں بنایا کہ وہ تمہیں صرف خوش کرنا چاہتا تھا۔ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں یقیناً موجود ہیں کہ تم ڈپٹی چیف بن سکتی ہو ۔ اس لئے دوسرے گروپ کو تم لیڈ کرو گی اور مجھے یقین ہے کہ تم ہی بہتر لیڈ کر سکتی ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

عمران کی طرف سے ایسے فقرات اس کے لئے یقیناً انتہائی خوشگوار حیثیت رکھتے تھے۔

"ٹھیک ہے ۔ میں تیار ہوں" ...... جولیا نے اس بار انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم اپنے ساتھیوں کو منتخب کر لو" عمران نے کہا۔

"تنویر ۔ صفدر ۔ نعمانی اور چوہان میرے ساتھ ہوں گے" ۔ جولیا نے کہا۔

"اوکے ۔ کیپٹن شکیل ۔ صدیقی ۔ خاور اور ٹائیگر میرے ساتھ رہیں گے" عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے" جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب غور سے سن لو کہ تم لوگوں نے کیا کرنا ہے" ...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور اسے کھول کر وہ نقشے پر جھک گیا۔

"یہ دیکھو ۔ یہ ہے وہ پہاڑی جس پر یہ ہیڈ کوارٹر موجود ہے اور یہ ہے وہ راستہ جہاں سے اس ہیڈ کوارٹر میں پہنچا جا سکتا ہے ۔ لیکن تم نے اس راستے پر نہیں جانا بلکہ اس پہاڑی کی عقبی سائیڈ پر موجود اس جگہ پہنچنا ہے یہاں پہنچنے کے بعد تم لوگوں نے یہاں ایسے قدرتی کریک تلاش کرنے ہیں جن کی مدد سے تم اس پہاڑی میں زیادہ سے زیادہ اندر تک پہنچ سکو ۔ جب تم دیکھو کہ آگے جانے کا اب کوئی راستہ نہیں رہا تو تم نے وہاں انتہائی طاقتور ڈی ۔ ایس ۔ ڈائنامیٹ فٹ کرنا ہے اور پھر

اسے اڑا دینا ہے ۔ ڈی ۔ ایس نے لامحالہ کافی اندر تک مار کرنی ہے اس طرح یقیناً کوئی نہ کوئی راستہ ہیڈ کوارٹر کے اندر جانے کا کھل جائے گا اور اگر ایسا راستہ تمہیں مل جائے تو پھر تم نے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر وہاں موجود تمام مشینری کو ایکس ایٹ میزائلوں کے فائر سے تباہ کر دینا ہے ۔ یہ دونوں چیزیں ہمارے پاس موجود ہیں ۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اگر اس کے باوجود راستہ نہ کھل سکا تو" جولیا نے کہا۔

"تو پھر تم وہاں کھڑے ہو کر کہنا کھل جا سم سم ۔ یقیناً راستہ کھل جائے گا"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔

"تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو ۔ ٹھیک ہے ۔ میں اس پوری پہاڑی کو ہی اڑا دوں گی"...... جولیا نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں صرف ایک تجویز دی ہے ۔ تمہارا دل چاہے تو اسے مانو چاہے نہ مانو ۔ اس کے ساتھ ساتھ تم پوری طرح بااختیار رہو گی۔ میں بہرحال اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی چاہتا ہوں جس طرح بھی ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہم کر لیں گے"...... جولیا نے اسی طرح اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا ۔ شاید وہ عمران کے مذاق پر چڑ گئی تھی ۔

"آپ نے مس جولیا کو تو سب کچھ بتا دیا ہے لیکن آپ اور آپ کا گروپ کیا کرے گا ۔ یہ تو آپ نے بتایا ہی نہیں"...... صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں بیٹھ کر آپ کی کامیابی کی دعا کریں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر وہی بکواس ۔ ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ تم کہاں ہو گے ۔ کس طرف ہو گے تاکہ ہم کھل کر کام کر سکیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں تمہارا عہدہ اس لئے تو یاد نہیں دلایا کہ تم مجھ پر ہی اس عہدے کا رعب ڈالنا شروع کر دو ۔ ویسے بھی میں سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہوں ۔ اس لئے تمہارا یہ عہدہ مجھ پر کوئی اثر نہیں کر سکتا" ۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں گولی بھی مار سکتی ہوں ۔ کسی خیال میں نہ رہنا" ۔ جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔ اگر آپ ہمیں نہیں بتانا چاہتے تو ٹھیک ہے ۔ ہم اصرار نہیں کریں گے ۔ لیکن آپ یہ بتا دیں کہ اس پلاننگ پر عمل کب شروع ہونا ہے"...... صفدر نے فوراً موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران کی عادت جانتا تھا کہ اب وہ جولیا کو اور غصہ دلاتا چلا جائے گا اور جولیا کی یہ نفسیات تھی کہ اسے ایک بار غصہ آجائے تو پھر وہ مزید مشتعل ہوتی چلی جاتی تھی۔

"ابھی سے ۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہاں سے وہاں تک پہنچنے کے راستے کی نشاندہی تو کر دیں"...... صفدر نے کہا۔

"اچھی طرح سمجھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم راستہ بھول کر ان کے سامنے پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر نقشے پر جھک گیا۔ پھر اس نے باقاعدہ کسی گائیڈ کی طرح راستے کی نشاندہی کرنا شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم اچھی طرح سمجھ گئے ہیں" صفدر نے کہا۔

"ٹی۔ ایس فکسڈ ٹرانسمیٹر کے دو سیٹ موجود ہیں۔ ایک تمہارے پاس رہے گا اور ایک میرے پاس۔ تاکہ ہمارا آپس میں رابطہ قائم رہ سکے اور اب میں اپنے گروپ کی پلاننگ بھی بتا دوں۔ میں تمہارے جانے کے بعد یہاں سے روانہ ہوں گا۔ ہمارا راستہ تمہارے راستے سے مختلف ہوگا۔ ہم سائیڈ سے وہاں پہنچیں گے اور یہ کوشش کریں گے کہ کسی طرح سامنے کے راستے سے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکیں۔" عمران نے کہا۔

"لیکن یہ تو انتہائی خطرناک ہوگا۔ وہاں تو انتہائی حساس آلات نصب ہیں"...... جولیا نے یکلخت چونک کر کہا۔

"تو کیا ہوا۔ زیادہ سے زیادہ وہ ہمیں گولی مار دیں گے۔ مار دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ احمقوں والی باتیں مت کرو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے بھی تو ابھی مجھے یہی دھمکی دی تھی کہ تم مجھے گولی مار دو گی

ہی نے تو بہرحال مرنا ہے۔ تمہاری گولی سے مروں یا دشمنوں کی گولی ے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس کی جرأت ہے کہ تمہیں گولی مار سکے۔ میں اس کا خون نہ پی جاؤں گی" جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"سن لیا تنویر۔ تم ہی ہر وقت مجھے دھمکیاں دیتے رہتے ہو"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور غار قہقہوں سے گونج اٹھی۔ جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"مس جولیا کو تمہاری کیا فکر ہو سکتی ہے۔ تم سیکرٹ سروس کے ر تو نہیں ہو۔ انہیں اصل فکر اپنے ساتھیوں کی ہے جو تمہارے روپ میں شامل ہوں گے" تنویر نے جواب دیا۔

"کیوں جولیا۔ کیا تنویر درست کہہ رہا ہے"...... عمران نے رارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ درست کہہ رہا ہے۔ لیکن بہرحال تم نے سامنے کے راستے ہیں جانا۔ بس اب ہم سب اکٹھے جائیں گے اور اسی راستے سے جس راستے سے تم ہمیں بھیج رہے تھے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم سب پھنس جائیں گے۔ سنو۔ میں نے سائیڈ ے جانے کی بات کی ہے جبکہ آلات سامنے کے رخ پر ہوں گے اور میرا اندر جانے کا کوئی پروگرام ہی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جس قسم کی مشینری اندر موجود ہے ایسی مشینری انتہائی طاقتور بجلی کے کرنٹ سے ہی چل سکتی ہے اور انہوں نے اس کے لئے بڑے کے کھمبے وہاں تک نہ پہنچائے ہوئے ہوں گے کیونکہ اس طرح آسانی سے بجلی کی رو منقطع کر کے ان کی مشینری کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے اس کے لئے یقیناً انہوں نے خصوصی قسم کی ایٹمی بیٹریاں استعمال کی ہوں گی اور اگر واقعی ایسا ہے تو یہ ایٹمی بیٹریاں اس ہیڈ کوارٹر سے ہٹ کر رکھی گئی ہوں گی۔ میں نے ایسے آلات حاصل کر لئے ہیں جن سے ان بیٹریوں کو ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ میرا مقصد ان بیٹریوں کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے۔ اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو یقیناً وہ لوگ بری طرح بوکھلا جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی حساس آلات بھی کام کرنا بند کر دیں گے اور پھر اگر ہم چاہیں تو ریڈ کے بھی اندر داخل ہو سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ پلاننگ اچھی ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ پھر آپ ہمیں اس طرح وہاں کیوں بھیج رہے ہیں کیونکہ ہمارے پاس کوئی واضح راستہ نہیں ہے اور جیسے ہی ہم ڈائنامیٹ فائر کیا۔ اس کی آواز سے ہی وہ لوگ ہماری وہاں موجودگی سے آگاہ ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ پوری فوج کو ہی وہاں لے آئیں"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ ایسے ہیڈ کوارٹر کا ایک ہی راستہ کبھی نہیں رکھا جاتا۔ لامحالہ اس کا عقبی کوئی نہ کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ڈائنامیٹ فائر ہونے کے بعد لازماً تمہیں اندر جانے کا راستہ مل جائے گا اور دوسری بات یہ کہ میرا ان ایٹمی بیٹریوں کے بارے میں صرف ایک اندازہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرا اندازہ غلط ہو"۔ عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک غار کے دہانے سے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس۔ یہاں سے کچھ دور دو آدمی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نے سگریٹ جلائی تو ہمیں علم ہوا ہے۔ ہم باہر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک شعلہ چمکا اور اب وہاں سے سگریٹ جلتی صاف دکھائی دے رہی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ادھر بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ہمیں اب انہیں زندہ پکڑنا ہو گا تاکہ ان سے مکمل معلومات حاصل کی جا سکیں ورنہ تو ہم ایک ہی برسٹ میں ختم ہو جاتے"۔۔۔ عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے کتنے فاصلے پر ہیں وہ لوگ"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"کافی فاصلے پر ہیں لیکن بہرحال ہیں سامنے ہی"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ یہاں رہیں۔ میں چند ساتھیوں کے ساتھ

جاتا ہوں اور انہیں پکڑ کر لاتا ہوں"..... صفدر نے کہا۔

"آپ کو جانے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ اگر اجازت دیں تو ہم جو باہر موجود ہیں آسانی سے انہیں گھیر سکتے ہیں۔ باہر کافی دیر رہنے کی وجہ سے ہم نے اردگرد کے سارے ماحول کا خوب اچھی طرح جائزہ لے لیا ہے۔ ہم آپ کی نسبت زیادہ آسانی سے یہ کام کر سکتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن وہ دونوں اکیلے تو نہ ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم پوری احتیاط کریں گے باس۔ ٹائیگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر تیزی سے سر ہلاتا ہوا واپس غار سے باہر نکل گیا۔

کلف ایک بڑے سے ہال کمرے کی ایک سائیڈ پر شیشے کے بنے ہوئے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ جیگار بھی تھا اور کرنل ڈوٹ بھی۔ کرسیوں کے سامنے پوری دیوار جتنی چوڑائی اور تقریباً چھ فٹ اونچی ایک مشین نصب تھی۔ جس پر بے شمار بٹن ڈائل اور سوئیاں بھی موجود تھیں۔ اس مشین کے درمیان میں ایک کافی بڑی سکرین تھی جو تین حصوں میں تقسیم شدہ تھی اور اس سکرین کے ہر حصے میں علیحدہ علیحدہ منظر نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ تینوں مناظر پہاڑی جنگلات پر ہی مشتمل تھے۔ ان تینوں میں سے ایک حصہ دوسرے دو حصوں کی نسبت زیادہ بڑا تھا اور اس حصے پر ایف کا حرف تھا جبکہ باقی دو حصوں پر آر اور ایل کے حروف روشن تھے۔ ایف والے حصے پر ہیڈکوارٹر کے سامنے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں ایک چوڑی سڑک بل کھاتی کافی گہرائی میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جبکہ آر اور ایل پر

نظر آنے والے مناظر ہیڈ کوارٹر کے دائیں اور بائیں اطراف کے تھے اور کافی دور تک کے علاقے سکرین پر صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"جس ہال میں شیشے کا یہ کیبن موجود تھا اس ہال میں دیواروں کے ساتھ تقریباً دس بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور یہ سب مشینیں باقاعدہ کام کر رہی تھیں اور ان میں سے ہر مشین کے سامنے دو دو آپریٹر موجود تھے۔

"حیرت انگیز انتظامات ہیں کرنل ناروٹ۔ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ سپیشل سیکشن نے ایسے وسیع اور فول پروف انتظامات کئے ہوں گے"...... کلف نے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل ناروٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور کرنل ناروٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم لوگ احمقوں کی طرح ان دہشت گردوں کو تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ سپیشل سیکشن پورے راؤان پر نظریں رکھتا ہے۔ اس ہال میں موجود مشینری کا تعلق دارالحکومت سے ہے اور اس مشینری کے ذریعے دارالحکومت کے سیاسی افراد کی ہر معمولی سے معمولی نقل و حرکت پر نہ صرف نظر رکھی جاتی ہے بلکہ ان کی باقاعدہ فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان کی گفتگو کی کیسٹیں تیار ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ دوسرا ہال ہے جہاں ان فلموں اور ٹیپوں کا باقاعدہ تجزیہ کیا جاتا ہے اور جو کوئی کسی بھی مشکوک حرکت کا مرتکب محسوس ہوتا ہے اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے۔ ہم نے سینکڑوں دہشت گرد ان مشینوں کی مدد سے ٹریس کر کے

ہلاک کئے ہیں۔ اس ہال کے نیچے ایک بڑا ہال ہے۔ اس ہال میں راؤان کے دوسرے بڑے شہروں اور ان تمام علاقوں جہاں جہاں دہشت گرد کوئی کارروائی کر سکتے ہیں ان کی نگرانی کی جاتی ہے"۔ کرنل ناروٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے باوجود جانسن عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گیا اور اسے ہلاک کر دیا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دارالحکومت میں پہنچ گئے۔ انہوں نے کارروائی بھی کر ڈالی لیکن تمہاری مشینری کسی کام نہ آئی۔ اگر میں تمہیں اطلاع نہ دیتا تو تم تو ابھی تک سب حالات سے قطعی بے خبر رہتے"...... کلف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ دراصل چیف جانسن کی ساری توجہ ان دہشت گردوں پر ہی مرکوز تھی۔ اس کے تصور میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ دہشت گرد کسی غیر ملکی تنظیم کا سہارا بھی لے سکتے ہیں۔ اس لئے ہم ان سارے معاملات سے بے خبر رہے ہیں لیکن اب چیف جانسن کی ہلاکت کے بعد میں نے دارالحکومت میں آنے والے ہر اجنبی کی کڑی نگرانی کے احکامات جاری کر دیئے ہیں"...... کرنل ناروٹ نے جواب دیا اور کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ رات کافی گزر چکی ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں۔ اب تک تو انہیں پہنچ جانا چاہئے تھا یا کم از کم ٹرانسمیٹر پر رابطہ تو کرتے"...... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے جیگار نے کہا۔

"دیکھو۔ وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ نجانے وہ کس انداز میں سامنے آئے۔ ضروری نہیں کہ تم نے اگر اسے جانسن کا میک اپ کرتے دیکھا ہے تو وہ اسی میک اپ میں ہی سامنے آئے"...... کلف نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ چیف جانسن کے میک اپ میں یہاں نہیں آئے گا"...... کرنل ناروٹ نے چونک کر پوچھا۔

"آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ دراصل اس کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ہمیں ہر پہلو پر ہوشیار رہنا ہو گا"...... کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم تو ہر پہلو پر ہوشیار ہیں۔ لیکن اس سے پہلے آپ نے ایسی کوئی بات نہ کی تھی"...... کرنل ناروٹ نے کہا۔

"یہ بات ابھی میرے ذہن میں آئی ہے"...... کلف نے جواب دیا اور کرنل ناروٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ یہاں کے انتظامات تو واقعی فول پروف ہیں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران چاہے جس روپ میں بھی آئے وہ زندہ واپس نہیں جا سکتا"...... جیگار نے کہا تو کرنل ناروٹ کے چہرے پر بے اختیار فاخرانہ تاثرات ابھر آئے جیسے ان تمام انتظامات کا کریڈٹ اسی کو جاتا ہو۔

"کرنل ناروٹ۔ اس ہیڈ کوارٹر کا اس مین گیٹ کے علاوہ اور بھی کوئی راستہ ہے۔ کوئی خفیہ راستہ"...... اچانک کلف نے پوچھا۔

"ہاں۔ دو اور خفیہ راستے بنائے گئے تھے لیکن چیف جانسن نے

دونوں راستوں کو بلاک کرا دیا تھا"...... کرنل ناروٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرف ہیں وہ راستے"...... کلف نے چونک کر پوچھا۔

"عقبی طرف تھے۔ لیکن اب تو وہ بلاکڈ ہیں"...... کرنل ناروٹ نے جواب دیا۔

"کیا عقبی طرف کوئی ایسی مشین فٹ ہے کہ اگر پہاڑی کے عقبی طرف کوئی آئے تو اسے یہاں چیک کیا جا سکے"...... کلف نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں کسی مشین کی تنصیب کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس طرف آنے والا ہیڈ کوارٹر کو کوئی نقصان پہنچا ہی نہیں سکتا۔ لامحالہ اسے سامنے یا دائیں بائیں اطراف سے آگے آنا ہو گا"۔ کرنل ناروٹ نے جواب دیا۔

"اگر عمران یا اس کے ساتھیوں نے وہ بلاک راستہ کسی طرح کھول لیا تو"...... جیگار نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جیگار۔ انہیں کیا معلوم کہ راستہ کہاں ہے اور پھر اسے اس انداز میں بند کیا گیا ہے کہ اسے ڈائنامیٹ سے بھی نہیں کھولا جا سکتا"...... کرنل ناروٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے"...... اس بار کلف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک سامنے رکھی ہوئی میز پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ناروٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ... کرنل ناروٹ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آؤٹ فیلڈ چیکنگ انچارج راجر بول رہا ہوں باس" ۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ چونکہ شیشے کے اس کیبن میں خاموشی تھی اس لئے رسیور سے نکلنے والی آواز کرنل ناروٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے کلف اور جیگار دونوں کے کانوں تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"یس ۔ کیا بات ہے" کرنل ناروٹ نے کہا۔

"باس ۔ آؤٹ نارتھ اینڈ پر ہمارے دو آدمی اچانک ڈیوٹی سے غائب ہو گئے ہیں ۔ ان کی طرف سے تھری ایکس آف نائٹ پر کال نہیں کی گئی ۔ میں نے جب انہیں کال کرنے کی کوشش کی تو ادھر سے کوئی جواب نہیں دیا گیا" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون کون ہیں وہاں ڈیوٹی پر" ... کرنل ناروٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مارٹن اور ٹونی" ... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ وہ دونوں ہی سگریٹ اور چائے کے شوقین ہیں ۔ مجھے پہلے بھی ایک بار رپورٹ ملی تھی کہ وہ رات کو ڈیوٹی چھوڑ کر ایک غار میں چائے بنا کر پیتے رہے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی ایسا ہی ہو ۔ چائے پی کر وہ واپس آجائیں گے ۔ تم ایسا کرو کہ دس پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد دوبارہ انہیں کال کرو اور اگر وہ جواب دیں تو ان کا رابطہ مجھ سے کرا دینا اور اگر وہ جواب نہ دیں تو پھر وہاں کی ساری چیکنگ لائینیں آن کر دینا ۔ تاکہ اگر واقعی کوئی خطرے والی بات ہو تو اس

کی حفاظت ہو سکے" ... کرنل ناروٹ نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ناروٹ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کون لوگ غائب ہیں" کلف نے پوچھا۔

"سامنے اور دائیں بائیں تو چیکنگ مشینیں نصب ہیں لیکن ہم نے مزید چیکنگ کے لئے دونوں اطراف میں یہاں سے تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر بھی چیکنگ سپاٹس بنا رکھے ہیں تاکہ اگر کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تو پہلے ہی ہمیں اطلاع مل جائے ۔ شمال کی جانب اس چیکنگ سپاٹ پر دو آدمی موجود تھے ۔ ان کی چیکنگ کا علیحدہ شعبہ موجود ہے جسے آؤٹ فیلڈ چیکنگ کہا جاتا ہے جس کا انچارج راجر ہے اور طریقہ کار یہ بنایا گیا ہے کہ آدھی رات تک وہ ٹرانسمیٹر پر راجر کو کال کر کے رپورٹ دیتے رہتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ جاگ رہے ہیں یا نہیں راجر نے اطلاع دی ہے کہ اب ان کی کال نہیں آئی ۔ اس نے کال کیا ہے تو کوئی جواب نہیں دیا گیا" ...... کرنل ناروٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے ہوں" ...... کلف نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ جس جگہ یہ لوگ موجود ہیں وہاں دن کے وقت بھی لوگ جاتے ہوئے گھبراتے ہیں ۔ رات کو

دہاں کون جا سکتا ہے۔ ہم تو صرف اصول کے تحت انہیں باہر بھجواتے ہیں"...... کرنل ناروٹ نے کہا۔

"یہ دونوں آدمی ہیڈ کوارٹر کے اندر رہتے ہیں یا باہر"۔ کلف نے پوچھا۔

"دونوں کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے ہی ہے۔ باہر سے نہیں"۔ کرنل ناروٹ نے جواب دیا۔

"انہیں اس سارے سسٹم کا تو علم ہو گا" کلف نے کہا۔

"جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ اس سارے سسٹم سے تو چیف جانسن بھی واقف تھا اور عمران وغیرہ نے ظاہر ہے کہ چیف جانسن سے تمام معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ مارٹن اور ٹونی اس نظام سے واقف ہیں یا نہیں"...... کرنل ناروٹ نے اس بار برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ناراضگی بجا ہے کرنل ناروٹ۔ لیکن مجھے ہر طرف سے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ دونوں آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ان دونوں کے میک اپ میں خود یا اپنے ساتھیوں کو اندر بھجوا دے"...... کلف نے کہا تو کرنل ناروٹ اس طرح ہنس پڑا جیسے کلف نے کوئی انتہائی احمقانہ بات کی ہو۔

"کیوں۔ تم اس طرح کیوں ہنس رہے ہو"...... کلف نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے بات ہی ایسی کر دی ہے۔ تمہیں میں پہلے ہی بتا چکا ہوں

کہ ہیڈ کوارٹر کے گیٹ پر اور سامنے والے راستے پر ایسی حساس مشینری نصب ہے کہ وہ میک اپ کو فوری چیک کر لیتی ہے اور نہ صرف میک اپ بلکہ ہر آدمی کے مخصوص جسمانی نشانات بھی چیکنگ مشینری کے کمپیوٹر میں فیڈ ہیں کہ کوئی غلط آدمی کسی صورت بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر تمہارے ایسا سوچنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم ضرورت سے زیادہ ہی عمران سے مرعوب ہو"۔ کرنل ناروٹ نے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو کرنل ناروٹ۔ واقعی میں ضرورت سے زیادہ ہی محتاط ہو گیا ہوں۔ او کے۔ ٹھیک ہے"...... کلف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ناروٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ناروٹ نے کہا۔

"مارٹن نے کال کی ہے باس۔ اس کا کہنا ہے کہ ان دونوں کو کسی کی موجودگی کا شک ہوا تھا اس لئے وہ چیکنگ کرتے ہوئے خاصی دور نکل گئے تھے۔ اس لئے کال نہیں کر سکے۔ اب وہ واپس آئے ہیں تو کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"مارٹن سے میری بات کراؤ"...... کرنل ناروٹ نے کہا۔

"تھری۔ ایکس پر بات کر لیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ناروٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز پر موجود ایک بڑے سے ریموٹ کنٹرول نما آلے کو اٹھا کر اس پر

ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے پہلے تو ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ جیسی آواز ابھری پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹن بول رہا ہوں چیف"...... بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"چیف بول رہا ہوں مارٹن۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ کیسا شک تھا اور کیسی چیکنگ کی ہے تم نے"...... کرنل نارووٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں اور ٹونی دونوں چیکنگ سپاٹ پر موجود تھے کہ ہمیں دور سے ایسی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی جیسے کوئی آدمی جھاڑیوں میں حرکت کر رہا ہو۔ اس پر ہم نے ٹیلی سکوپ سے چیکنگ کی تو ہمیں مزید شبہ ہو گیا چنانچہ ہم دونوں نے دو مختلف سمتوں سے جا کر اسے پکڑنے کا پلان بنایا۔ اس چکر میں ہم کافی دور نکل گئے لیکن آخر کار جب ہم نے اسے پکڑا تو وہ بیلون بندر تھا۔ چنانچہ ہم واپس آکر اب اطلاع دے رہے ہیں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ بیلون واقعی انسانوں جیسی حرکتیں ہی کرتا ہے۔ اوکے۔ بہرحال پوری طرح محتاط رہنا"...... کرنل نارووٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریموٹ کنٹرول جیسے آلے کا بٹن آف کر دیا۔

"کیا یہاں جنگلوں میں بیلون بندر پائے جاتے ہیں"...... کلف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اور یہ چوٹیوں پر رہتے ہیں۔ کبھی کبھار اکا دکا ادھر بھی آنکلتا ہے۔ بہرحال اکثر دیکھے جاتے ہیں"...... کرنل نارووٹ نے جواب دیا اور کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے باس کہ یہ عمران اب جانسن کے روپ میں یہاں نہیں آرہا۔ ورنہ اب تک وہ لازماً پہنچ چکا ہوتا۔ اسے شاید کسی نہ کسی طرح اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ وہ جانسن کے روپ میں آرہا ہے"...... کچھ دیر بعد جیگار نے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ ویسے بھی یہاں آنے کے بعد میں نے جو انتظامات دیکھے ہیں ان کے مطابق وہ میک اپ میں اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ لامحالہ چیک ہو جائے گا۔ اس لئے اب میرے ذہن میں جو خوف تھا کہ وہ جانسن کے روپ میں یہاں آکر سب کچھ تباہ نہ کر دے وہ ختم ہو گیا۔ اب صرف یہ بات دیکھنی ہے کہ اس کا آئندہ اقدام کیا ہو سکتا ہے"...... کلف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تو اس کی اپروچ سے بہرحال باہر ہے۔ یہاں اس کا داؤ کسی صورت بھی نہیں چل سکتا۔ یہاں کے انتظامات ہی ایسے ہیں۔ باہر جو وہ کرتا پھرے۔ کرتا پھرے"...... کرنل نارووٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں آرام کرتا ہوں۔ رات کافی ہو گئی ہے۔ اگر کوئی ایمرجنسی محسوس ہو تو فوراً مجھے اٹھا دینا"...... اچانک کلف نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیگار اور کرنل نارووٹ

بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سکون سے آرام کرو۔یہاں کوئی ایمرجنسی نہیں ہو سکتی۔آؤ میں تمہیں تمہارے کمرے دکھا دوں"۔۔۔۔ کرنل ناروٹ نے کہا اور کلا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تینوں اس شیشے والے کیبن سے نکل کر ہال سے ہوتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ہیڈ کوارٹر والی پہاڑی کی عقبی طرف پھیلے ہوئے جنگل میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت بڑے محتاط انداز میں اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ٹائیگر دوسرے ساتھیوں کی مدد سے پہرہ دینے والے دونوں افراد کو اغوا کر کے غار میں لے آیا تھا جہاں عمران نے اپنے مخصوص حربوں سے ان کی زبانیں کھلوا لیں اور یہ اتفاق تھا کہ مارٹن اس وقت سے اس ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا جب سے یہ ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا تھا اس لئے اسے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ان تمام تفصیلات کا پوری طرح علم تھا جن سے چیف جانسن بھی آگاہ نہ تھا۔اس لئے اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد عمران نے دو گروپ بنانے والا آئیڈیا ڈراپ کر دیا تھا۔ پھر وہ خود اس چیکنگ سپاٹ پر گیا اور اس نے وہاں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر سے مارٹن بن کر ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل ناروٹ سے بات چیت کی اور اسے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ وہ جیلون

بندر کو انسان سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگتے رہے تھے اس لئے وہ مخصوص وقت پر کال نہ کر سکے تھے اور کرنل نارتھ مطمئن ہو گیا تھا۔ عمران نے ایسا کرنا اس لئے ضروری سمجھا تھا تاکہ ہیڈ کوارٹر والے صبح تک ان کی طرف سے مطمئن رہیں۔ مارٹن سے عمران کو دو تین اہم باتوں کا علم ہوا تھا۔ ایک تو یہ کہ ہیڈ کوارٹر کو الیکٹرک سپلائی کرنے کے لیے جن مخصوص بیٹریوں کا انتظام تھا وہ ہیڈ کوارٹر سے علیحدہ نہیں بلکہ ہیڈ کوارٹر کے اندر ہی موجود ہیں اور ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے بغیر ان بیٹریوں تک پہنچنا ناممکن ہے اور دوسری بات یہ کہ سامنے کی طرف کسی بھی قیمت پر کوئی غلط آدمی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن سب سے اہم بات جو مارٹن نے بتائی وہ یہ تھی کہ ہیڈ کوارٹر کے عقبی طرف دو ایمرجنسی راستے بنائے گئے تھے جنہیں بعد میں چیف جانسن نے بند کرا دیا تھا۔ عمران نے اس سے ان راستوں کے بارے میں پوری تفصیل حاصل کی اور اس کے بعد مارٹن اور اس کے ساتھی کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے فوری بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کو تیاری کا حکم دے دیا اور پھر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر آدھی رات کے بعد ہیڈ کوارٹر والی پہاڑی کی عقبی سمت پہنچ گئے تھے۔

"عمران صاحب مارٹن نے تو بتایا ہے کہ دونوں راستے مکمل طور پر بلاک کر دیئے گئے ہیں۔ آپ انہیں کیسے کھولیں گے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں علی بابا چالیس چوروں والی کہانی تو یاد ہے۔ بس وہی منتر

پڑھ دوں گا یعنی کھل جا سم سم اور راستے کھل جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی پلاننگ میں ایک بنیادی غلطی موجود ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کیپٹن شکیل بے حد کم بولتا ہے لیکن وہ جب بولتا ہے تو اس کی بات میں بہرحال وزن ہوتا ہے۔

"کونسی غلطی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے شاید یہ پلاننگ بنائی ہے کہ آپ اس راستے کو سپیشل ڈائنامیٹ سے توڑ کر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ مارٹن کے کہنے کے مطابق باوجود بلاک کئے ہونے ان دونوں راستوں کی عقبی طرف مخصوص حفاظتی سائرن لگائے گئے ہیں اس لئے جیسے ہی آپ نے ان راستوں کو توڑا۔ ان مخصوص سائرنوں کی وجہ سے پورے ہیڈ کوارٹر کو اس کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کیا ہوگا یہ آپ مجھ سے زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس سارے تجزیے میں وہی ایک بنیادی غلطی ہے جس کا اشارہ تم نے پہلے کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کونسی غلطی"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ میری پلاننگ یہ ہے کہ میں ان راستوں کو ڈائنامیٹ سے

توڑ دوں گا۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ سائرن بجیں یا نہ بجیں۔ دھماکے ہی ہیڈ کوارٹر میں اطلاع دینے کے لئے کافی ثابت ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ کی پلاننگ کیا ہے۔ آپ عقبی راستے پر ہی جا رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں نے مارٹن سے سامنے والے راستے کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کی تھیں۔ صرف اس لئے کہ میں وہاں موجود مشینری کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا۔ جو تفصیلات مارٹن نے بتائی ہیں ان کے مطابق واقعی وہاں کوئی اجنبی آدمی داخل نہیں ہو سکتا اور جس انداز میں یہ مشینری نصب ہے اس ساری مشینری کو بیک وقت ختم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن تم نے یہ بات بھی سنی ہو گی کہ ہیڈ کوارٹر کا مین گیٹ ایک بڑے غار کے دہانے جیسا ہے جسے باقاعدہ چٹان کی مدد سے بند کرنے اور کھولنے کا سسٹم بھی موجود ہے لیکن یہ اندر سے کنٹرول ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن"...... کیپٹن شکیل نے پہلے کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ دہانہ بند ہو جائے اور اس کے بعد اسے جام کر دیا جائے تو پھر کیا ہو گا۔ معلوم ہے تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کیسے جام ہو گا۔ سسٹم اگر جام ہو گا تو اندر سے ہی جام ہو گا۔ باہر سے نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اندر سے

ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے باہر سے مدد بلوائی جا سکتی ہے اور اسے کھلوایا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن باہر سے جو مدد آئے گی وہ سامنے کے راستے سے کیسے گزرے گی۔ وہاں تو ایسی مشینری نصب ہے جو پوری فوج کو ہلاک کر سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ اسے آف بھی تو کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جب وہ اسے آف کر دیں گے تو اس مین گیٹ سے اندر داخل ہوا جا سکتا ہے ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ آپ کی یہ پلاننگ ہے۔ گڈ۔ اچھی پلاننگ ہے۔ ویسے اس قدر گہرا پلان سوچنا آپ کا ہی کام ہے۔ میرا ذہن تو اس اینگل پر گیا ہی نہ تھا"...... کیپٹن شکیل نے فوراً اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا پلان ہے۔ میری تو سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی"۔ اچانک ساتھ چلتی ہوئی جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب نے واقعی انتہائی گہری پلاننگ کی ہے ہم عقبی طرف سے اوپر چوٹی پر جائیں گے اور پھر وہاں سے نیچے اتریں گے۔ دہانے کے اوپر پہنچ کر عمران صاحب ٹرانسمیٹر کال کریں گے کیونکہ مارٹن کے چیکنگ سپاٹ سے وہ کال کر چکے ہیں۔ اس طرح وہ اس گیٹ کو بند کرائیں گے۔ اس کے بعد اس گیٹ پر اوپر سے چٹانیں

پھینکی جائیں گی اور اسے جام کر دیا جائے گا۔ لامحالہ اندر موجود لوگ اس کے لئے بیرونی مدد طلب کریں گے اور گیٹ سے باہر کی مشینری آف کریں گے۔ جب یہ مدد آئے گی تو اس میں ہم لوگ بھی شامل ہو جائیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے عمران کے بولنے سے پہلے خود ہی پلان کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی اچھی تجویز ہے۔ لیکن یہ بہت گہری۔ اس میں دو پوائنٹس قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمران کس طرح انہیں رضامند کرے گا کہ وہ گیٹ بند کر دیں۔ دوسرا جو بیرونی امداد آئے گی اس میں ہم لوگ کیسے شامل ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا بھی کوئی نہ کوئی حل بہرحال عمران صاحب نے سوچا ہی ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کیوں عمران۔ کیا سوچا ہے تم نے"...... جولیا نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو نجانے کب سے سوچ رہا ہوں کہ بینڈ بجیں۔ چھوہارے بٹیں۔ لیکن"...... عمران نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"پھر وہی بکواس"...... جولیا نے جان بوجھ کر غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ میری اتنی اچھی سوچ کو بھی بکواس کہا جا رہا

ہے"...... عمران نے اسی طرح مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے"...... جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک دور سے جھینگر کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے عمران کے منہ سے بھی جھینگر کی مخصوص تیز آواز نکلنا شروع ہو گئی اور عمران کے سارے ساتھی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر جھینگر کی آواز سنائی دی اور عمران نے بھی ایک بار پھر اسی آواز میں جواب دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کون ہے یہ"...... جولیا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ سارے ساتھی تو یہیں موجود تھے۔

"ٹائیگر ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"لیکن ٹائیگر تو ہمارے ساتھ تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں اپنے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ درمیان میں راستہ بدل گیا تھا۔ میں نے اسے ہدایت کی تھی"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک درخت کی اوٹ سے ٹائیگر نمودار ہوا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

"باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ چوٹی پر ایک چیک پوسٹ موجود ہے"...... ٹائیگر نے قریب پہنچ کر کہا۔

"کتنے آدمی ہیں اس میں" عمران نے پوچھا۔

"دو ہیں" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تنویر۔ تم ٹائیگر کے ساتھ جاؤ اور ان دونوں کا خاتمہ کر دو۔ لیکن اس طرح کہ اگر ان کا کسی سے کوئی لنک ہو تو ان تک بات نہ پہنچے۔" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں" تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ تم نے کتنے فاصلے سے چیکنگ کی ہے" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تقریباً چار پانچ سو میٹر دور سے باس" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"خیال رکھنا تنویر۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے چیکنگ سپاٹ کے ارد گرد کوئی مشین لگا رکھی ہو اور سنو۔ کام مکمل کر کے تم نے وہیں رکنا ہے۔ ہم خود ہی اوپر پہنچ جائیں گے" عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ دو کی بجائے تین آدمی جانے چاہئیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"او کے۔ پھر چوہان ان کے ساتھ جائے گا۔ بس میں اتنا چاہتا ہوں کہ تمام کام ایسے طریقے سے ہو کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے"۔ عمران نے کہا اور تنویر اور چوہان دونوں سر ہلاتے ہوئے ٹائیگر کے ساتھ چل پڑے۔ جب وہ درختوں کی اوٹ میں ان کی نظروں سے غائب ہو گئے تو عمران ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگا۔

"اس مارٹن نے تو یہ بات نہیں بتائی تھی کہ پہاڑی کی چوٹی پر بھی کوئی چیکنگ سپاٹ موجود ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں ان کے مطابق چوٹی پر چیکنگ سپاٹ ہونا اشد ضروری تھا ورنہ تم جیسے ذہین آدمی ہیڈ کوارٹر میں آسانی سے داخل ہو سکتے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بات تو آپ کی درست ہے لیکن بہرحال اس چیکنگ سپاٹ پر قبضہ کرنے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی پلاننگ وہی ہے جو میں نے بتائی ہے" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پلاننگ پہلے سے حتمی طور پر نہیں بنائی جا سکتی۔ موقع کے مطابق جیسی صورت حال سامنے آتی ہے ویسی ہی پلاننگ کی جاتی ہے۔ تمہاری پلاننگ میں واقعی بنیادی طور پر دو خامیاں ہیں اور ان خامیوں کو جولیا نے اپنی ذہانت سے تلاش بھی کر لیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو اندھیرا ہونے کے باوجود جولیا کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک سب نے واضح طور پر دیکھ لی تھی۔

"ان خامیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں بشرطیکہ ہمارے پاس فوجی یونیفارمز ہوں اور میک اپ کا سامان ہو۔ وغیرہ وغیرہ"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے شاید پہلی بار زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ میرا سوچا ہوا کب پورا ہوتا ہے جو اب ہوگا۔ ویسے اگر مس جولیا چاہے تو ابھی پورا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے تنویر کو وہاں بھیجا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا اور ساتھ چلنے والے سب ساتھی زیر لب مسکرا دیئے۔ کافی بلندی پر پہنچ کر عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو روکا اور پھر وہ صفدر سے مخاطب ہوا۔

"صفدر۔ کسی اونچے درخت پر چڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ سے صورت حال کو چیک کرو۔ اب یہاں سے آگے جانا ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا ایک درخت کی طرف بڑھ گیا۔ جدید انداز کی ہلکی پھلکی نائٹ ٹیلی سکوپ اس کے گلے میں پہلے سے لٹک رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ درخت کی شاخوں میں غائب ہو گیا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"تنویر چوہان اور ٹائیگر تینوں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اب کوئی خطرہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور ایک بار پھر وہ سب اوپر چڑھنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چوٹی پر پہنچ چکے تھے۔ جہاں واقعی ایک باقاعدہ چیکنگ سپاٹ موجود تھا جس میں دو آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"یہاں کوئی حفاظتی انتظامات نہ تھے اس لئے کوئی مشکل پیش نہیں آئی"...... چوہان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے چیکنگ سپاٹ میں موجود ٹرانسمیٹر کو غور سے دیکھا اور پھر اپنے کاندھے پر موجود سیاہ رنگ کا تھیلا اتار کر نیچے رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس ٹرانسمیٹر کا لنک وہاں پہلے سے موجود ٹرانسمیٹر سے کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے والے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے چیکنگ سپاٹ پر پہلے سے موجود ٹرانسمیٹر پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو وہاں موجود سب ساتھیوں کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ان کے چہروں کے تاثرات بتا رہے تھے کہ ان کے ذہن میں کہیں یہ تصور تک نہ تھا کہ عمران اپنے اصل نام اور اصل آواز میں بات کرے گا۔

"کون عمران۔ کون بول رہا ہے۔ اوور"...... اچانک ایک چیختی ہوئی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سنو۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل ناروٹ سے بات کراؤ۔ فوراً۔ ورنہ تمہارا ہیڈ کوارٹر کسی بہت بڑے حادثے سے بھی دوچار ہو سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کرنل ناروٹ بول رہا ہوں۔ کون بول رہا ہے اور کہاں سے۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل ناروٹ کی آواز

سنائی دی چونکہ عمران پہلے مارٹن بن کر کرنل نارووٹ سے بات چیت کر چکا تھا اس لئے وہ آواز سنتے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا کرنل نارووٹ ہی ہے۔

"مجھے عمران کہتے ہیں۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ تمہارے چیف جانسن نے کلف کی اطلاع پر مجھے ٹریپ کر کے ختم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ احمق آدمی تھا اس لئے مارا گیا۔ اوور" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ اوور" کرنل نارووٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ کال اس لئے کی ہے کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر اس وقت شدید خطرے سے دوچار ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں تم سمیت تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب افراد موجود ہیں۔ اگر تم اپنی اور ان لوگوں کی جانیں بچانا چاہتے ہو تو میں تمہیں ایک موقع دے سکتا ہوں تم اپنے آدمیوں سمیت ایک روز کے اندر اندر ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل جاؤ۔ ایک روز بعد تمہارا ہیڈ کوارٹر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا واقعی یہ لوگ باہر آ جائیں گے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں معلوم نہیں ہو جائے گا کہ ہم چوٹی سے بات کر رہے ہیں۔"

"تم نے کیا کیا ہے"...... جولیا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس جدید ساخت کے مونو ٹرانسمیٹر کے لنک کی وجہ سے انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ کال کہاں سے کی گئی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ باہر آئیں گے تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ اتنی آسانی سے وہ باہر آ جاتے تو پھر کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی نظریں لپنے والے ٹرانسمیٹر پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد یکلخت ٹرانسمیٹر کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور اپنے والے جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کا لنک وہاں پہلے سے موجود ٹرانسمیٹر سے علیحدہ کر دیا۔ پھر اس نے یہ ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے تھیلے میں اور تھیلا بند کر کے اسے کاندھے پر لاد لیا۔ سب ساتھی خاموشی سے اسے ایسا کرتے دیکھتے رہے۔

"آؤ۔ اب راستہ صاف ہو چکا ہے۔ اب ہم اطمینان سے ہیڈ کوارٹر کے گیٹ تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا جادوگری کی ہے تم نے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب اس جدید ٹرانسمیٹر کا کمال ہے۔ اب وہ بیٹھے سر پیٹ رہے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چیکنگ سپاٹ سے باہر نکل کر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

"اس جادو کے آلے نے کیا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتائیں"۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"یہ ٹرانسمیٹر بیک وقت کئی کام کرتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس سے اگر اصل ٹرانسمیٹر لنک کر دیا جائے تو یہ کال کا ماخذ چیک نہیں ہونے دیتا۔ دوسرا یہ کہ جب کال کا ماخذ اس کے لنک میں آنے پر چیک کیا جائے تو کمپیوٹر چیکنگ مشین میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس گڑبڑ کو آدھے گھنٹے میں ٹھیک کیا جا سکتا ہے لیکن میرے لئے یہ وقفہ بھی کافی ہے۔ میں نے یہ کال اس لئے اپنی اصل آواز میں اور اصل نام سے کی تھی تاکہ وہ لوگ فوری طور پر یہ چیک کرنے کی کوشش کریں کہ کال کہاں سے کی گئی ہے اور وہی ہوا۔ انہوں نے اسے چیک کرنے کی کوشش کی اور میرا مقصد حل ہو گیا کہ کمپیوٹر مشینری میں گڑبڑ پیدا ہو گئی اور باہر موجود تمام مشینری چونکہ اس بنیادی کمپیوٹر سے منسلک ہے اس لئے تمام مشینری بھی بند ہو چکی ہے اس لئے اب ہم جب گیٹ پر پہنچیں گے تو سامنے موجود حساس مشینری اب ہمارے خلاف حرکت میں نہ آسکے گی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ وہ لوگ تو اب پوری طرح چوکنا ہوں گے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوتے رہیں۔ وہ اگر چوکنے ہیں۔ یعنی چار کانوں والے تو ہم آٹھ کنے ہیں بلکہ ستراسی کانوں والے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اب ڈھلوان سے اتر رہے تھے۔ اچانک کچھ نیچے تیز

گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران کے علاوہ باقی سب بے اختیار اچھل پڑے جبکہ عمران کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"یہ کیسی آوازیں ہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر کا بڑا گیٹ بند کیا جا رہا ہے تاکہ کوئی خطرہ اندر داخل نہ ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر کیا ہوگا"...... جولیا اور حیرت بھرے لہجے میں بولی۔

"وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا۔ خدا کی مشیت میں بندہ کیا کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی۔ چند لمحوں بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں نیچے سے آنے والا ایک چوڑا راستہ پہاڑی کے اندر غائب ہو رہا تھا۔ لیکن بڑی بڑی سرخ رنگ کی چٹانوں نے اس راستے کو روک رکھا تھا۔

"یہ ہے سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کا مین گیٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ دو بہت بڑی اور موٹی چٹانیں تھیں جو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی تھیں کہ درمیان میں صرف ایک معمولی سی درز نظر آرہی تھی۔

"ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"زیرو سیکس فائر کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جلدی سے اپنے کاندھے پر موجود تھیلے کو ایک جھٹکے سے گھما کر سامنے کی طرف

کیا اور اس کا منہ کھول کر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں چپٹی اور چھوٹی نال کا ایک پسٹل موجود تھا۔

"یہ تو بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والا پسٹول ہے۔ کیا آپ اندر گیس فائر کرانا چاہتے ہیں"۔ صفدر نے پسٹول دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ چٹانیں اس طرح بند ہیں کہ اندر کوئی گیس جا ہی نہیں سکتی اور اگر چلی بھی جائے تو اتنے بڑے ہیڈ کوارٹر کے لئے تو نجانے کتنی گیس کی ضرورت پڑے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹائیگر قدم بڑھاتا ہوا ان چٹانوں کے قریب پہنچا اور پھر اس نے پسٹول کا رخ چٹانوں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی پسٹول سے سرخ رنگ کا ایک کیپسول نکلا اور چٹان سے لگ کر پھٹ گیا۔ کیپسول پھٹتے ہی تیز رنگ کا دھواں سا اس چٹان کے گرد چاروں طرف پھیلتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے دوسرا فائر کیا اور پھر وہ لگاتار فائر کرتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پسٹول خالی ہونے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر واپس مڑ آیا۔ اس نے خالی پسٹول تھیلے میں ڈال لیا تھا۔ چٹانیں اب دھوئیں میں غائب ہو چکی تھیں۔

"آؤ۔ اب ادھر کا کام مکمل ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس اوپر چڑھنے لگا۔

"یہ تم آخر کیا کرتے پھر رہے ہو۔ کیا ہم ٹائیگر سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں کہ تم اسے تو پہلے سے سب کچھ بتا دیتے ہو لیکن ہمیں کچھ بتاتے ہی نہیں"۔ جولیا نے اس کے ساتھ ہی مڑتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر صرف ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ وہ سوالات نہیں کرتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کم از کم ہمیں معلوم تو ہونا چاہئے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور کیا کرنا چاہتے ہیں"... صفدر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ارے تم بھی ناراض ہو گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک کسی اسائنمنٹ کا حتمی رزلٹ سامنے نہ آجائے اس وقت تک اس کے بارے میں کچھ کہنا فضول ہوتا ہے۔ بہرحال میں کوشش کر رہا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کو اس طرح بے بس کر دوں کہ وہ خود ہمیں اندر آنے اور کارروائی کرنے کا راستہ دے دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ اوپر چوٹی کی طرف چڑھتے بھی جا رہے تھے۔

"اس بے ہوش کر دینے والی گیس سے کیا ہوگا۔ یہ کارروائی آپ نے کیوں کی ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"یہ گیس صرف انسانوں کو ہی بے ہوش نہیں کرتی۔ بے جان چیزوں کو بھی بے ہوش کر دیتی ہے۔ مطلب ہے کہ جس سسٹم کے

تحت ان چٹانوں کو کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ اس سسٹم پر بھی یہ اثر انداز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسے سسٹم میں بنیادی میٹریل ناگیم دھات سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو بے پناہ دباؤ اور کھنچاؤ برداشت کر سکتا ہے اور یہ گیس ناگیم میں ایسی کیمیائی تبدیلیاں پیدا کر دیتی ہے کہ اس کی کارکردگی بگڑ جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ اس گیس کے فائر ہونے کے بعد اب ہیڈ کوارٹر جب تک ان چٹانوں کو کھولنے اور بند کرنے کے تمام سسٹم کو مکمل طور پر تبدیل نہ کر دیں یہ چٹانیں معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکیں گی اور باہر سے انہیں اگر بموں سے تباہ کر دیا جائے تو اور بات ہے۔ ورنہ یہ اب کسی صورت بھی نہیں کھل سکتیں۔ ٹرانسمیٹر جام ہو چکے ہیں۔ اب وہ سب لوگ اس ہیڈ کوارٹر کے اندر محبوس ہو چکے ہیں اور یہی ہماری کامیابی ہے" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہماری کامیابی کیا ہوئی۔ تم نے پہلے بتایا تھا کہ آدھے گھنٹے کے اندر وہ کمپیوٹر درست کر سکتے ہیں اور اگر نہ بھی کر سکیں تو ان کے محبوس ہونے سے کیا فرق پڑے گا۔ ان کے پاس علیحدہ بھی تو ٹرانسمیٹر ہوں گے وہ ان کی مدد سے باہر سے امداد طلب کر سکتے ہیں"۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے ان کے فوری طور پر باہر نکلنے کا راستہ بند کر دیا ہے اور اب دیکھنا کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر چوٹی پر بنے ہوئے چیکنگ

سپاٹ پر پہنچ گئے لیکن وہاں پہنچتے ہی وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ چیکنگ سپاٹ کے قریب ایک بڑا سا پتھر ہٹا ہوا تھا اور نیچے سے مدھم سی روشنی اوپر آ رہی تھی لیکن یہ روشنی چکر کاٹ کر آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا ہے"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تازہ ہوا حاصل کرنے کا انتظام ہے۔ یہاں سے تازہ ہوا ہیڈ کوارٹر میں کھینچی جا رہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ پہلے تو موجود نہ تھا"۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"پہلے مین گیٹ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے اس کو کھولنے کی ضرورت نہ تھی۔ اب مین گیٹ بند ہے اس لئے اسے کھولا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا ہو گا"۔ صفدر نے ایسے کہا جیسے چھوٹے بچے سکول میں آنے والے شعبدہ باز سے تعجب بھرے انداز میں سوال کرتے ہیں۔

"اب وہ گیٹ نہ کھول سکیں گے اور باہر نکلنے کا اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے اب وہ چوہے دان میں پھنس گئے ہیں اور اب تازہ ہوا حاصل کرنے کا یہی راستہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے اب جب ٹائیگر بے ہوش کر دینے والی گیس کے فائر اندر کرے گا تو اس ہوا کے ساتھ گیس پورے ہیڈ کوارٹر میں پھیل جائے گی اور اس کے بعد اگر ہم ان مخفی خفیہ راستوں کو جب سپر ڈائنامیٹ سے تباہ کریں گے تو پھر لاکھوں سائرن بجتے رہیں کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے گی"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران کی بات سن کر سب کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔اوہ۔اس قدر گہری اور کامیاب پلاننگ صرف تمہارا دماغ ہی سوچ سکتا ہے"..... تنویر نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب کیا کہوں۔باقی تو سب پلاننگ کامیاب ہو ہی جاتی ہے لیکن"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور اس بار سب کے ساتھ ساتھ تنویر بھی ہنس پڑا۔

"ٹائیگر۔تمہارے پاس اس گیس کا دوسرا پسٹل بھی ہے۔میں نے تمہیں اس اڈے سے دو پسٹل اٹھانے کے لئے کہا تھا"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔موجود ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو پھر وہی کارروائی یہاں بھی دوہراؤ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تھیلے میں سے پہلے جیسا ایک اور چپٹی نال والا پستول نکالا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے پستول کی نال اس بڑے سوراخ کے کنارے پر رکھ کر اس کا رخ نیچے کی طرف کیا اور پھر مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔

"ہمیں پیچھے ہٹ جانا چاہئے۔گیس باہر بھی تو نکلے گی"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔یہ ہوا مشین کے ذریعے کھینچی جا رہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ ہوا اندر جا سکے۔کیونکہ وہ زیادہ دیر تک اسے کھلا رکھنے کا رسک نہیں لے سکتے۔اس لئے گیس اندر ہی جائے گی باہر نہیں آئے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سب نے دیکھا کہ واقعی عمران کی بات درست ثابت ہوئی۔گیس کی بو تک باہر نہ آئی تھی وہ اندر ہی غائب ہوتی جا رہی تھی۔چند لمحوں بعد جب خالی ٹریگر دبنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"آؤ اب واپس عقبی طرف چلیں تاکہ عقبی راستہ تلاش کر کے اسے کھولا جا سکے"..... عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر سب سر ہلاتے ہوئے عقبی کی طرف کو روانہ ہو گئے۔

"یہ۔یہ سب کیسے ہو گیا۔یہ کیسے ہو گیا"۔ کرنل ناروٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔وہ اس وقت مین مشینری ہال میں موجود تھا اور وہاں موجود تمام مشینری جو اس سے پہلے کام کر رہی تھی اب ساکت نظر آ رہی تھی۔

"باس۔مین کمپیوٹر میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے"...... ایک گنجے سر والے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"مین کمپیوٹر میں گڑبڑ۔اوہ۔اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے سامنے والے راستے پر موجود تمام حفاظتی انتظامات بھی ختم ہو گئے ہوں گے"...... کرنل ناروٹ نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ظاہر ہے۔ایسا تو ہونا ہی ہے"۔اسی گنجے آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ویری بیڈ۔یہ ضرور کوئی سازش ہے۔جلدی کرا جیکب مین گیٹ کلوز کر دو۔جلدی کرو۔ہو سکتا ہے کہ یہ سارا کھیل اس عمران نے کھیلا ہو اس کی ٹرانسمیٹر کال کے بعد ہی تو یہ سب گڑبڑ ہوئی ہے"۔ کرنل ناروٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔ گنجے جیکب نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔کیونکہ مین گیٹ کھولنے اور بند کرنے والا سسٹم علیحدہ کمرے میں تھا۔

"کلف کو جلدی کر لے آؤ۔وہ اب سپیشل سیکشن کا انچارج ہے۔اس ساری صورتحال کی اسے خبر ہونی چاہئے۔جاؤ جلدی اسے جلدی کر لے آؤ"۔ کرنل ناروٹ نے غصے سے چیختے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

"یس باس"۔ اس آدمی نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد کلف ہال میں داخل ہوا۔اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا کرنل ناروٹ۔کیا ہوا ہے"...... کلف نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔تو کرنل ناروٹ نے اسے اچانک عمران کی کال آنے اور پھر اس کی کال کا منبع تلاش کرنے سے لے کر ساری مشینری کے ساکت ہو جانے کی روئیداد سنا دی۔

"اوہ۔اوہ۔عمران نے یہاں کال کی تھی۔کیا کہا تھا اس نے"۔ کلف نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ناروٹ نے اسے

عمران سے ہونے والی گفتگو کی تمام تفصیل بتا دی۔

"وری بیڈ۔ رئیلی وری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی کسی خوفناک خطرے سے دوچار ہو چکے ہیں"۔ کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ایسی کوئی بات نہیں کلف۔ وہ ہمیں نفسیاتی ڈاج دینا چاہتے ہیں۔ اسے جانسن سے یہاں کی فریکونسی۔ یہاں کے آدمیوں کی تعداد کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا۔ چونکہ اس کے پاس یہاں جانسن کے روپ میں داخل ہونے کا سکوپ نہیں تھا اس لئے اس نے یہ نفسیاتی کھیل کھیلنے کی کوشش کی تاکہ ہم نامعلوم خطرے سے گھبرا کر یہاں سے نکل پڑیں اور وہ پہاڑوں میں ہم پر فائر کھول دے"۔ کرنل ناروٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ مشینری کیسے خاموش ہو گئی ہے۔ اپنے آپ تو یہ نہیں ہوئی ہو گی۔ نہیں کرنل ناروٹ۔ وہ عمران شیطانی دماغ کا مالک ہے۔ ہمیں اس پر انتہائی سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا"...... کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مشینری میں گڑبڑ ہو ہی جاتی ہے۔ میرے آدمی مین کمپیوٹر کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ جلد ہی وہ اسے ٹھیک کر لیں گے۔ ویسے احتیاطاً میں نے مین گیٹ بند کرنے کا حکم دے دیا ہے"...... کرنل ناروٹ نے جواب دیا۔

"مین گیٹ۔ کیوں"۔ کلف نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ تمام مشینری کا تعلق اسی بنیادی کمپیوٹر سے ہے اور کمپیوٹر خراب ہونے کے بعد مین گیٹ کے سامنے والے راستے پر جو حساس چیکنگ مشینری موجود ہے وہ بھی بند ہو گئی ہو گی۔ ایسی صورت حال میں کوئی بھی آدمی بغیر کسی چیکنگ کے اندر داخل ہو سکتا ہے"۔ کرنل ناروٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے۔ اوہ۔ تم نے واقعی انتہائی عقلمندی دکھائی ہے کرنل ناروٹ۔ یقیناً عمران کا یہی پلان ہو گا کہ اس طرح وہ مشینری کو جام کر کے آسانی سے یہاں پہنچ سکتا ہے"۔ کلف نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران کا اس سے کیا تعلق۔ کمپیوٹر میں گڑبڑ عمران کی وجہ سے تو نہیں ہوئی۔ میں نے تو حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا ہے"۔ کرنل ناروٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ حالانکہ کلف کے آنے سے پہلے وہ خود اسے گہری سازش قرار دے رہا تھا لیکن کلف کے سامنے اس نے اپنا موقف ہی بدل لیا تھا۔

"لیکن کمپیوٹر میں گڑبڑ اس کی کال کے بعد ہی ہوئی ہے۔ تمہیں اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے"...... کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ایک عام سی کال تھی۔ اس سے کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ بہرحال اگر عمران نے بھی ایسا کیا ہے تب بھی میرے سامنے اس کی

زہانت اور پلاننگ کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہو سکتی"۔ کرنل ناروٹ نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کلف کوئی بات کرتا۔ جیکب واپس ہال میں داخل ہوا۔

"باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ مین گیٹ بند کر دیا گیا ہے اور ایرایئر سکر کو اوپن کر دیا گیا ہے"۔ جیکب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

"ایرایئر سکر کا کیا مطلب"۔ کلف نے چونک کر پوچھا۔

"مین گیٹ سے تازہ ہوا اندر آتی رہتی ہے۔ اب جبکہ مین گیٹ کو بند کر دیا گیا ہے تو اس کے ساتھ ہی پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا ایک مخصوص طرز کا روشندان کھول دیا گیا ہے جس میں ایئر سکنگ مشین لگی ہوئی ہے جو باہر سے تازہ ہوا کو انتہائی تیزی سے اندر کھینچ کر ہیڈ کوارٹر میں پھیلا دیتی ہے۔ یہاں چونکہ کافی مشینری بھی موجود ہے اور ایٹمی بیٹریاں بھی۔ پھر تقریباً دو سو کے قریب افراد بھی۔ اس لئے تازہ ہوا کی اشد ضرورت رہتی ہے"۔ کرنل ناروٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح ہیڈ کوارٹر رسک میں نہیں پڑ سکتا اور کوئی اوپر سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کر دے تو پورا ہیڈ کوارٹر ہی ڈھیر ہو جائے گا"...... کلف نے کہا۔

"کون ایسا کرے گا۔ اوپر چوٹی پر جہاں یہ ہوا دان موجود ہے وہاں ہماری چیکنگ پوسٹ بھی موجود ہے اور وہاں دو آدمی باقاعدہ پہرہ بھی دے رہے ہیں"...... کرنل ناروٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ بہرحال تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے کمپیوٹر کو ٹھیک کراؤ۔ نجانے کیا بات ہے کہ میری چھٹی حس کسی بڑے خطرے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ یہاں گیس ماسکس تو ہوں گے"۔ کلف نے کہا۔

"گیس ماسکس۔ ہیں تو سہی لیکن"...... کرنل ناروٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی کتنے گیس ماسک ہیں"۔ کلف نے کہا۔

"میرا خیال ہے دس کی تعداد میں ہوں گے۔ یہ ایٹمک بیٹریوں کے حصے میں جاتے ہوئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ کرنل ناروٹ نے کہا۔

"تم فوراً وہ گیس ماسک منگواؤ۔ ابھی اور اسی وقت"...... اس بار کلف کا لہجہ سرد اور تحکمانہ تھا۔

"جیکب۔ گیس ماسکس لے آؤ"...... کرنل ناروٹ ایک لمحے تک کلف کو دیکھتا رہا پھر اس نے مڑ کر اس گنجے جیکب کو حکم دیا جو پہلے ہیڈ کوارٹر کا گیٹ بند کر کے آیا تھا۔

"یس باس"...... جیکب نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو"۔ کلف نے جیکب سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جیکب نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو تمہارے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ یہ سب کچھ عمران کر

رہا ہے اور اب وہ اوپر سے گیس فائر کر دے گا" ..... کرنل ناروٹ نے براسامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل ناروٹ ۔ میں ایسا حفظ ماتقدم کے طور پر کر رہا ہوں ۔ کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے" کلف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل ناروٹ خاموش ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد جدید ٹائپ کے دس گیس ماسک جیکب لے آیا جن میں باقاعدہ آپس میں گفتگو کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر نصب تھے۔

"دو گیس ماسکس مجھے دے دو ۔ ایک میں پہنوں گا اور ایک جیگار کے لئے ۔ ایک تم پہن لو اور باقی سات ان انجینئروں کو پہنا دو جو کمپیوٹر کی گڑبڑ کو ٹھیک کر رہے ہیں" کلف نے ایک گیس ماسک جیکب سے لے کر اسے سر پر چڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر گیس فائر بھی ہوئی تو میں مین گیٹ کھلوا دوں گا ۔ اس طرح گیس کا اثر ختم ہو جائے گا" کرنل ناروٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ناروٹ ۔ میں سپیشل سیکشن کا چیف ہوں ۔ سمجھے ۔ اس لئے میں جو حکم دے رہا ہوں وہی کرو"...... کلف نے یکلخت تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل ناروٹ نے کہا اور ایک گیس ماسک اٹھا کر پہننا شروع کر دیا۔

"جیکب ۔ ایک گیس ماسک تم پہن لو اور باقی چھ انجینئروں میں

تقسیم کر دو" کرنل ناروٹ نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" جیکب نے جواب دیا۔

"جیگار سو رہا ہے ۔ اسے اٹھاؤ اور اسے حالات بتا کر یہ گیس ماسک اسے دے کر یہاں بھجوا دو" ..... کلف نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا باقی گیس ماسک اٹھائے واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جیگار بھی ہال میں پہنچ گیا ۔ اس نے سر پر گیس ماسک پہنا ہوا تھا لیکن ابھی اسے منہ پر نہ چڑھایا تھا۔

"کیا ہوا چیف ۔ وہ جیکب صاحب بتا رہے تھے کہ آپ کسی خطرے کی بات کر رہے ہیں" ۔ جیگار نے کلف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ خطرہ پیش آنے والا ہے ۔ بہرحال دیکھو کیا ہوتا ہے" کلف نے گول مول سا جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد یکلخت بیرونی دروازے کی طرف سے کسی کے بے تحاشا بھاگنے کے قدموں کی آواز سنائی دی ۔ وہ سب چونک کر بے اختیار بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے ۔ اسی لمحے جیکب بھاگتا ہوا اندر آیا۔

"باس ۔ اس ایئر سکر سے سرخ رنگ کی گیس مسلسل فائر کی جا رہی ہے"...... جیکب نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ کلف کا خیال درست نکلا ۔ گیس ماسک پہن لو ۔ جلدی کرو"...... کرنل ناروٹ نے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی خود بھی تیزی سے سر پر موجود گیس ماسک کو منہ پر چڑھا لیا ۔ کلف اور جیگار نے بھی ایسا ہی کیا اور جیکب نے بھی۔

"انجینئروں کو گیس ماسک دے دیئے ہیں" کرنل ناروٹ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں وہاں سے واپس آرہا تھا کہ میں نے گیس کو پھیلتے ہوئے دیکھا تو میں نے فوراً ہی ایئر سکر بند کر دیا ہے لیکن کافی مقدار میں گیس اندر فائر ہو چکی ہے۔ اس لئے کیا مین گیٹ کھول دوں ورنہ دس افراد کے علاوہ باقی سب بے ہوش ہو جائیں گے" جیکب نے بھی ٹرانسمیٹر کے ذریعے جواب دیا۔ چونکہ ٹرانسمیٹر کلف اور جیگار نے بھی آن کر لئے تھے اس لئے گفتگو وہ بھی سن رہے تھے۔

"نہیں۔ اس طرح عمران کو اندر گھس آنے کا موقع مل جائے گا"...... کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ مین گیٹ کے پاس سپیشل ریز مشین موجود ہے جو کسی ذی روح کو کسی صورت بھی اندر نہ آنے دے گی۔ جاؤ جیکب گیٹ کھول دو اور سپیشل ریز مشین آن کر دو۔ جلدی کرو"...... کرنل ناروٹ نے کہا اور جیکب تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا۔

"میرا خیال درست نکلا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری اوپر چوٹی پر موجود چیکنگ پارٹی بھی ختم ہو چکی ہے۔ بڑی گہری سازش کی ہے اس عمران نے"...... کلف نے کہا۔

"ہاں۔ اب تو مجھے بھی یقین آگیا ہے۔ واقعی یہ عمران تو حد درجہ شاطر دماغ آدمی ہے"...... کرنل ناروٹ نے جواب دیا۔ اسی لمحے اس

کے کانوں میں جیکب کی آواز پڑی حالانکہ جیکب وہاں موجود نہ تھا لیکن ٹرانسمیٹر کی وجہ سے فاصلے کی حد ختم ہو گئی تھی۔

"باس۔ باس۔ مین گیٹ نہیں کھل رہا۔ اس کی مشینری جام ہو چکی ہے" جیکب کی آواز میں خوف کی لرزش موجود تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کرنل ناروٹ نے جواب دیا اور پھر وہ سب ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ باہر راہداری میں اب آہستہ آہستہ ہوا کا رنگ سرخ ہوتا جا رہا تھا اور جب وہ مین گیٹ کے قریب نصب مشین کے قریب پہنچے تو راستے میں انہیں پانچ آدمی فرش پر ڈھیر ہوئے نظر آئے اور تھوڑی دیر بعد جب کرنل ناروٹ اور کلف دونوں کو یقین ہو گیا کہ واقعی گیٹ کھولنے والی مشین جام ہو چکی ہے تو گیس ماسک کے اندر ہی ان کے چہرے بگڑ سے گئے۔

"یہ۔ یہ۔ ایسا کیسے ہو گیا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا"۔ کرنل ناروٹ نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ کسی گہری پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ گیٹ کو جام کرنے سے عمران کو کیا فائدہ حاصل ہوگا"...... کلف نے کہا۔

"اس طرح تو وہ خود بھی کسی صورت اندر نہیں آسکے گا"۔ جیگار نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ عمران نے کیا پلاننگ کی

ہے"...... اچانک کلف کی تیز آواز سنائی دی۔
"کیا پلاننگ کی ہے" کرنل نارووٹ نے پوچھا۔
"وہ یقیناً اب عقبی طرف موجود خفیہ بلاک راستوں کو ڈائنامیٹ سے تباہ کر کے اندر داخل ہوگا۔ اس نے مین گیٹ اسی لئے جام کیا ہے کہ ہم باہر نہ نکل سکیں۔ ہمیں اب ان عقبی راستوں پر پہرہ دینا ہوگا" کلف نے کہا۔
"پہلے یہ تو دیکھ لیں کہ یہاں کتنے لوگ ہوش میں ہیں۔ اس کے بعد ہی کوئی پلاننگ کی جا سکتی ہے" جیگار نے کہا۔
"جیکب۔ جا کر چیک کرو کہ ایجنٹوں نے گیس ماسکس پہن رکھے تھے یا نہیں اور اگر وہ ہوش میں ہوں تو انہیں یہاں لے آؤ" کرنل نارووٹ نے کہا۔
"اگر انہوں نے پہن لئے ہوں گے تو ٹرانسمیٹر بھی آن کر دیے ہوں گے۔ انہیں یہیں سے حکم دے کر بلا لو" کلف نے کہا۔
"ہیلو ایجنٹس۔ فوراً مین ہال پہنچو۔ فوراً۔ کیا تم میرا حکم سن رہے ہو۔ جواب دو"...... کرنل نارووٹ نے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔
"اس کا مطلب ہے کہ وہ ماسک نہیں پہن سکے اور بے ہوش ہو گئے ہیں۔ یہاں اب ہم صرف چار آدمی ہیں"...... کلف نے کہا۔
"جاؤ جیکب۔ جا کر چیک کرو"۔ کرنل نارووٹ نے جیکب سے کہا۔
"یس باس"...... جیکب کی آواز سنائی دی۔ اب ہر طرف گہرے

...رنگ کا دھواں سا بھر گیا تھا۔
"گیٹ بند ہو چکا ہے۔ تازہ ہوا اور ہوا دان بھی بند ہے اور انتہائی ...گیس یہاں موجود ہے۔ اس طرح تو ہم بھی آکسیجن کی کمی کا شکار ہو ...ائیں گے۔ یہ تو بہت خطرناک صورت حال ہے کرنل نارووٹ۔ کیا ...ئی راستہ ہے جہاں سے ہم فوری طور پر یہاں سے نکل سکیں"۔ ...انک کلف نے کہا۔
"خفیہ راستہ۔ ہاں ہے۔ بالکل ہے لیکن ہم یہ سب کچھ یہاں کیسے ...ہو رہا ہیں" کرنل نارووٹ نے کہا۔
"ہمیں فوری طور پر باہر جانا ہوگا۔ ورنہ ہم بھی بے ہوش ہو جائیں ...گے۔ ان گیس ماسکوں کے باوجود اور اس کے بعد ظاہر ہے کہ عمران ...نے ہمیں سب سے پہلے گولی سے اڑانا ہے۔ ہمیں باہر نکلنا ہوگا۔ جلدی ...و" کلف نے تیز لہجے میں کہا۔
"باس۔ تمام ایجنٹس بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے گیس ماسک نہیں پہنے تھے" اسی لمحے انہیں جیکب کی آواز سنائی دی۔
"اوہ۔ تم آجاؤ فوراً۔ ہمیں اب خصوصی خفیہ راستے کو کھول کر باہر نکلنا ہے۔ جلدی آجاؤ"...... کرنل نارووٹ نے کہا۔
"یس باس"۔ جیکب کی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان سے آملا اور پھر وہ اکٹھے ہی مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک تہہ خانے میں پہنچے جہاں جیکب نے دیوار میں نصب ایک ہک کو پوری قوت سے نیچے کی طرف کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی

دیوار کا ایک حصہ کسی الماری کے پٹ کی طرح دوسری طرف کھل گیا اور اب وہاں ایک تاریک سی سرنگ نظر آ رہی تھی۔

"آجاؤ" کرنل ناروٹ نے کہا اور پھر تیزی سے اس سرنگ میں داخل ہو گیا۔

"کلف۔ کیا ہم اس طرح پورے ہیڈ کوارٹر کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ کر نہیں جا رہے" اچانک کرنل ناروٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہم چار آدمی کیا کر سکتے ہیں۔ البتہ جیکب۔ تم اندر سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ اور اسلحہ بھی۔ میرا خیال ہے کہ ہم اگر پہاڑی کے عقبی طرف جائیں تو ہم ان پر فائر کھول کر ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یا ہم ٹرانسمیٹر پر فوج طلب کر سکتے ہیں" کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ سرنگ عقبی طرف ایک خاص جگہ پر جا کر نکلتی ہے۔ جاؤ جیکب۔ جلدی سے ٹرانسمیٹر اور اسلحہ لے آؤ۔ جلدی کرو۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ کس طرح بچ کر نکل سکتے ہیں"۔۔۔ کرنل ناروٹ کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ جیکب نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی۔ اس نے چار مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں جدید ساخت کی میزائل گنیں بھی تھیں اور ساتھ ہی اس نے گلے میں تسمے کی مدد سے ایک جدید ٹرانسمیٹر بھی لٹکایا ہوا تھا۔ کلف اور جیگار نے اس

کے کاندھے سے ایک ایک مشین گن اتار کر اپنے اپنے کاندھوں سے لٹکا لیں۔ کرنل ناروٹ نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر ایک میزائل گن بھی جیکب سے لے لی۔ اب جیکب کے کاندھے سے ایک مشین گن لٹکی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک میزائل گن تھی۔

"راستہ بند کر دو جیکب" کرنل ناروٹ نے کہا اور جیکب نے میزائل گن سرنگ کی دیوار کے ساتھ ٹکائی اور پھر اسی طرح ایک بٹن کھینچ کر اس نے راستہ بند کر دیا۔

"اب چلیں" کرنل ناروٹ نے کہا اور پھر وہ تیزی سے سرنگ میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سرنگ خاصی طویل ثابت ہوئی لیکن جلد ہی اس کا دوسرا دہانہ آگیا۔ چاند رات ہونے کی وجہ سے باہر چاندنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ دہانے پر پہنچتے ہی انہوں نے گیس ماسک چہرے سے ہٹا دیئے اور تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ ابھی وہ سانس لے رہے تھے کہ اچانک ان سے کچھ فاصلے پر بلندی سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ دھماکے کی بازگشت کافی دیر تک پہاڑوں میں گونجتی رہی۔

"تمہاری بات درست ہے کلف۔ یہ لوگ واقعی عقبی بلاکڈ راستے کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس دھماکے کا مرکز اسی طرف ہے جہاں وہ عقبی بلاکڈ راستے موجود ہیں"۔۔۔۔۔ کرنل ناروٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب عمران کی پوری پلاننگ سمجھ آگئی ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ اب وہ خود اپنے جال میں پھنس چکا ہے۔ اس کے تصور میں بھی یہ بات نہ ہوگی کہ ہم نے اندر گیس ماسک پہلے ہی پہن لئے ہوں گے اور ہم اس طرح خفیہ راستے سے ان کے عقب میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ وہ یہی سمجھ رہا ہوگا کہ ہم اندر بے ہوش پڑے ہوئے ہوں گے اس لئے وہ اور اس کے ساتھی پوری طرح مطمئن ہوں گے اور ہم عقب سے ان پر فائر کھول کر ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں" کلف نے کہا۔

"ہم کیوں نہ فوج کو طلب کر لیں۔ پھر یہ کہیں نہ جا سکیں گے" کرنل نارووٹ نے کہا۔

"نہیں۔ فوج کو یہاں پہنچنے میں کافی دیر لگ جائے گی اور یہ لوگ آسانی سے نکل جائیں گے۔ چلو آگے۔ ہم نے ان پر عقب سے فائر کرنا ہے۔ پہلے ہم میزائل فائر کریں گے پھر جو بچ جائے گا ان پر مشین گنوں کا فائر ہوگا" کلف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو وہ چاروں محتاط انداز میں پہلے تھوڑا سا آگے بڑھے اور پھر اوپر کی طرف چڑھنے لگے۔ ان کا رخ اسی طرف تھا جدھر سے انہوں نے دھماکے کی آواز سنی تھی۔ جیکب ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ اس کے پیچھے کرنل نارووٹ تھا۔ کرنل کے پیچھے کلف اور سب سے آخر میں جیگار تھا وہ واقعی بڑے محتاط انداز میں درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے اوپر چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے انسانی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔

"احتیاط سے۔ وہ لوگ موجود ہیں۔ بکھر کر چلو" کلف نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور زیادہ محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ چاندنی درختوں سے چھن چھن کر نیچے آرہی تھی اور اس کی وجہ سے خاصی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں ایک چٹان کے قریب آٹھ کے قریب آدمی کھڑے نظر آرہے تھے۔

"رک جاؤ اور یکے بعد دیگرے میزائل فائر کرو"۔۔۔ کلف نے کہا اور پھر وہ سب جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ گئے۔ چند لمحوں بعد میزائل فائر ہونے کا خوفناک دھماکہ اس طرف سے سنائی دیا جس طرف جیکب موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور میزائل فائر ہوا۔ یہ میزائل کرنل نارووٹ کی طرف سے فائر ہوا تھا اور پھر خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ان کے کانوں میں انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور ان آوازوں کو سن کر کلف اور سارے ساتھیوں کے دل بے اختیار خوشی سے اچھلنے لگے۔ وہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

"مشین گنوں کا فائر کرتے ہوئے آگے بڑھو"...... اس بار کلف نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے چار مشین گنوں کے چلنے کی مخصوص آوازوں سے فضا گونج اٹھی۔ وہ چاروں فائرنگ کرتے ہوئے تیزی سے اوپر چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ انتہائی فاتحانہ انداز میں۔ ان کے چہروں پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک پہاڑی کریک میں تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک ٹارچ تھی جس کی تیز روشنی نے اس پہاڑی کریک کو روشن کر رکھا تھا۔ پہاڑی کریک جہاں جا کر ختم ہوا وہاں ایک بڑی سی چٹان تھی جس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ چٹان دوسری چٹانوں سے مختلف ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ قدرتی چٹان نہیں ہے۔ یہ انسانی ہاتھوں کی تیار کردہ ہے۔ اس چٹان کے ذریعے عقبی راستہ بلاک کیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا رنگ بتا رہا ہے کہ یہ ریڈ بلاک میٹریل سے تیار کی گئی ہے اس پر تو سپر ڈاناسیٹ بھی اثر نہیں کرے گا"...... کیپٹن شکیل نے

کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے۔ لیکن ان لوگوں سے ایک حماقت ہو گئی ہے۔ اگر یہ اس چٹان کو باقی چٹانوں کے اندر تیار کر کے اس طرح نصب کرتے کہ اس کے کنارے باہر کو نہ نکلے ہوئے ہوتے تو پھر واقعی اس پر سپر ڈاناسیٹ بم تو ایک طرف ایٹم بم بھی اثر نہ کر سکتا لیکن اس چٹان کو علیحدہ بنا کر پھر اس جگہ فٹ کیا گیا ہے۔ اس طرح چاروں طرف سے اس کے کنارے کافی حد تک باہر ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ اس سالم چٹان کو ڈاناسیٹ سے اُڑایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے کنارے کے نیچے قدرتی چٹان میں سوراخ کر کے جب ڈاناسیٹ بھرا جائے گا تو یہ پوری کی پوری چٹان باہر آ جائے گی اور راستہ کھل جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ اب بات سب کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر ٹائیگر صفدر اور چوہان نے مل کر اس چٹان کے کناروں کے قریب سوراخ کئے اور پھر ان میں سپر ڈاناسیٹ نصب کر دیا گیا۔ عمران چونکہ پورے انتظامات کے تحت آیا تھا اس لئے اس ڈاناسیٹ میں باقاعدہ وائرلیس چارجر بھی نصب کر دیا گیا تھا۔

"آؤ اب کریک سے باہر چلیں"...... عمران نے ڈاناسیٹ سے پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب

واپس چل پڑے تھوڑی دیر بعد وہ کریک کے دہانے سے باہر پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اندر موجود سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہوں گے" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ سرخ رنگ کی گیس بیک وقت تو پورے ہیڈ کوارٹر میں نہیں پھیل سکتی اور پھر ہیڈ کوارٹر صرف ایک ہال یا کمرے پر تو مشتمل نہیں ہے۔ اس کے بہت سے حصے بنائے گئے ہیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ گیس کے سرخ رنگ کی وجہ سے انہیں ابتدائی مرحلوں میں احساس ہو گیا ہو اور پھر باقی افراد نے گیس ماسک پہن لئے ہوں۔ اتنے جدید قسم کے ہیڈ کوارٹر میں یقیناً گیس ماسک موجود ہوں گے۔ ایسی صورت میں جب ہم خفیہ راستے کو دھماکے سے کھول کر اندر جائیں گے تو وہاں ہمارا استقبال موت بھی تو کر سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے پہلے کی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر سنسنی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے واقعی انتہائی گہری بات کی ہے۔ اس اہم پوائنٹ کی طرف تو میرا ذہن سرے سے گیا ہی نہ تھا۔ میں نے تو اپنے طور پر یہ فرض کر لیا تھا کہ گیس کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔ ویری بیڈ۔

واقعی اگر یہی صورت حال ہے تو اندر ہمارا استقبال یقیناً موت نے ہی کرنا تھا" عمران نے بڑے کھلے دل سے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"بات تو کیپٹن شکیل کی درست ہے لیکن اس کی چیکنگ کیسے کی جا سکتی ہے" جولیا نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ چیک کیا جائے کہ کیا وہ ہوادان کھلا ہوا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر کچھ افراد بے ہوش نہیں ہوئے تو انہوں نے لامحالہ سب سے پہلے اس ہوادان کو بند کرنا ہے اور اگر سب بے ہوش ہو چکے ہیں تو پھر یقیناً یہ ہوادان کھلا ہوا ہو گا"۔ اس بار نعمانی نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تازہ ہوا کے حصول کے لئے انہوں نے ہوادان بند نہ کیا ہو تاکہ تازہ ہوا آنے کی وجہ سے گیس کا دباؤ کم کیا جا سکے" صفدر نے جواب دیا۔

"نعمانی کی بات کسی حد تک درست ہے۔ مگر انسان نفسیاتی طور پر سب سے پہلے خطرے والی جگہ کو بند کرتا ہے۔ ٹائیگر تم جا کر چیک کرو۔ نعمانی تمہارے ساتھ جائے گا۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے تم نے واپس آنا ہے"...... عمران نے کہا تو نعمانی اور ٹائیگر دونوں تیزی سے اوپر چوٹی کی طرف چڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ اگر اندر واقعی لوگ ہوش میں ہیں تو پھر آپ کی

"کیا پلاننگ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"پھر یہی ہو سکتا ہے کہ اندر بم پھینکے جائیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اندر جس جگہ مشینری ہے عقبی راستے کا دہانہ وہاں سے کافی دور ہے۔ اس لئے بم پھینکنے کا بھی ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ بہرحال کچھ نہ کچھ تو کریں گے۔ اب ہم ان حالات میں بغیر کچھ کئے واپس جانے سے تو رہے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں اکیلی اندر جاؤں گی اور اس مشینری والے حصے میں ڈائنامیٹ فٹ کر کے واپس آجاؤں گی"۔ اچانک جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جیسے جولیا نے کوئی انتہائی احمقانہ بات کر دی ہو۔

"کیا تمہارے پاس سلیمانی ٹوپی ہے"۔ عمران نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس واقعی سلیمانی ٹوپی ہے سمجھے اور یہ ہے میری عقل۔ تم دیکھنا کہ میں کامیاب لوٹوں گی"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن کس طرح مس جولیا۔ آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیا میں پلان پہلے بتانے کی پابند ہوں"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ صفدر اور عمران کی باتوں سے چڑ گئی ہو۔

"مس جولیا۔ اب ہم آپ کو اس طرح موت کے منہ میں تو نہیں بھیج سکتے۔ اس لئے پلان پوچھ رہے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"پلان کیا ہونا ہے۔ بس مس جولیا ہاتھ میں اسلحہ پکڑے اندر داخل ہوں گی جو نظر آئے گا اڑا دیں گی۔ اس طرح کشتوں کے پشتے لگاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جائیں گی"...... عمران کا لہجہ اسی طرح مضحکہ اڑانے والا تھا۔

"شٹ اپ۔ تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔ میں تو صرف اس لئے خاموش رہتی ہوں کہ چیف نے چونکہ تمہیں لیڈر بنایا ہے اس لئے ہمارا کام صرف تعمیل کرنا ہے۔ ورنہ تم کیا سمجھتے ہو کہ تمہارے علاوہ باقی سب احمق ہیں۔ عقل سے پیدل ہیں"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے تنویر۔ تم کیوں خاموش ہو"...... عمران نے اچانک ایک طرف خاموش کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے جولیا۔ ہم تمہیں موت کے دہانے میں نہیں دھکیل سکتے۔ تم ہم سب کے لئے نہ صرف قابل احترام ہو بلکہ سیکرٹ سروس کا انتہائی قیمتی سرمایہ بھی ہو"...... تنویر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ کیا ادب پارہ ارشاد فرمایا ہے آپ نے۔ سیکرٹ سروس کے لئے قیمتی سرمایہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں آپ سب کے جذبات کی قدر کرتی ہوں۔ میں پلان بھی بتا دیتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم سب میرے اس پلان کی تائید ہی

کر دو گے ۔ رہی عمران کی بات تو یہ انا پرست انسان ہے ۔ اسے اپنی ناک کے آگے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا ۔ میرا پلان یہ ہے کہ اس دھماکے کے بعد وہ لوگ یقیناً اس راستے پر چیکنگ کریں گے جہاں سے ہم اندر جائیں گے لیکن وہ دھماکے کے فوراً بعد سامنے نہیں آئیں گے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے فوراً ہی جوابی کارروائی کر دی تو ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ اندر لوگ ہوش میں ہیں جبکہ ان کے خیال کے مطابق ہم یہی سمجھ کر مطمئن ہوں گے کہ اندر موجود سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں ۔ اس لئے جب تک ہم سب ان کے پوری طرح گھیرے میں نہ آ جائیں وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں گے لیکن چونکہ انہیں بہت سے لوگوں کی آمد کی توقع ہو گی اس لئے جب میں اکیلی اندر جاؤں گی تو وہ یہی سمجھیں گے کہ باقی افراد میرے پیچھے آ رہے ہیں ۔ اس طرح وہ مجھ پر اچانک اور فوراً فائرنگ نہ کھولیں گے لیکن میں ان کی موجودگی کا احساس کرتے ہی ان پر فائر کھول دوں گی اور اس طرح جو کچھ وہ ہمارے ساتھ کرنا چاہتے ہیں وہ خود اسی ٹریپ کا شکار ہو جائیں گے "...... جولیا نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" اوہ ۔ ویری گڈ ۔ یہ واقعی قابل عمل پلان ہے ۔ انسانی نفسیات کے عین مطابق ۔ ویری گڈ جولیا ۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے یہ سارا پلان سوچا ہے ۔ لیکن "...... عمران نے فوراً ہی تعریف کرتے

ہوئے کہا ۔

" کوئی لیکن ویکن نہیں ۔ بس جو میں نے کہہ دیا ہے وہی ہو گا " ۔ جولیا نے ہاتھ اٹھا کر عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا ۔

" میں تمہارے پلان میں کوئی ترمیم نہیں کر رہا تھا ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ان لوگوں کی تعداد زیادہ بھی تو ہو سکتی ہے ۔ اس طرح وہ تمہیں گھیر بھی سکتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" جو ہو گا موقع پر دیکھا جائے گا "...... جولیا نے جواب دیا تو عمران خاموش ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور نعمانی واپس آ گئے ۔

" ہوادان بند ہو چکا ہے باس "...... ٹائیگر نے کہا ۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کا آئیڈیا درست ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب ہمیں محتاط ہو کر سب کام کرنا ہو گا " ۔ عمران نے کہا

" تم اس چٹان کو تو وہاں سے ہٹاؤ "...... جولیا نے کہا ۔

" مس جولیا ۔ اندر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس موجود ہے ۔ ہیڈ کوارٹر ہر طرف سے بند ہو چکا ہے اس لئے راستہ کھلتے ہی تم اندر نہیں جا سکتیں ۔ ہمیں کم از کم کچھ دیر انتظار کرنا ہو گا تاکہ تازہ ہوا کے اندر جانے اور گیس نکل جانے کے بعد ہم اندر جائیں اور اس دوران جو لوگ اندر موجود ہوں گے ان کا رد عمل بھی سامنے آ جائے گا "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" اور اس دوران ہم اس کریک میں بھی نہیں رہ سکتے ۔ ورنہ اندر سے نکلنے والی گیس اس کریک میں یقیناً ہمیں بھی متاثر کر دے گی ۔

ہمیں لامحالہ یہ سارا وقت بھی کھلے علاقے میں گزارنا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ لوگ دھماکے کے بعد واقعی جولیا کی سوچ کے عین مطابق ہمارا اندر انتظار کریں گے لیکن جب کافی وقت گزر جائے گا اور ہم میں سے کوئی بھی اندر نہ جائے گا تو پھر وہ صورت حال چیک کرنے کے لئے لازماً باہر آئیں گے اور ان میں سے کسی ایک آدمی کو لامحالہ ہمیں پکڑنا پڑے گا تاکہ اس سے اندر کی صحیح صورت حال معلوم کی جا سکے۔ اس لئے ہم سب کو اس کریک کے دہانے کے گرد پھیل کر نگرانی کرنی ہوگی"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ انہیں ڈاج بھی تو دیا جا سکتا ہے تاکہ یہ سب لوگ ہی باہر آجائیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کس طرح"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہم میں سے ایک گروپ یہاں سے کچھ دور کسی چٹان کی اوٹ میں چھپ کر آپس میں اس طرح باتیں کریں جیسے ہم کوئی پلان ڈسکس کر رہے ہوں اور دوسرا گروپ اوپر چھپ کر کریک کی نگرانی کرے۔ اس طرح وہ یقیناً ٹریپ ہو جائیں گے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ان حالات میں یہ بہترین تجویز ہے"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد ایک گروپ جس میں کیپٹن شکیل، صفدر، نعمانی اور چوہان شامل تھے وہاں سے کچھ دور ایک اونچی چٹان کے پاس پہنچ گئے جبکہ عمران، جولیا، ٹائیگر، تنویر، صدیقی اور خاور اس دہانے کے اوپر

جھاڑیوں میں ادھر ادھر پھیل کر بیٹھ گئے۔

"ہم نے ہر طرف سے نگرانی کرنی ہے۔ اس لئے دور دور تک پھیل کر بیٹھو"۔ عمران نے کہا اور باقی ساتھی اپنی اپنی جگہوں سے اٹھ کر اور زیادہ فاصلے پر جا کر چھپ گئے۔ عمران نے جیب سے ڈی چارجر نکالا اور پھر اس کے بٹن دبانا شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اندر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ ان سب کو ایسے محسوس ہوا جیسے پہاڑی لرز رہی ہو۔ کافی دیر تک دھماکے کی بازگشت سنائی دیتی رہی۔ پھر خاموشی چھا گئی۔ کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھی کچھ دور چٹان کے پاس کھڑے ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس طرف سے جدھر ٹائیگر چھپا ہوا تھا کسی کے دوڑ کر آنے کی آواز عمران نے سنی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"باس۔ باس۔ چار افراد نیچے سے اوپر آرہے ہیں۔ میں نے انہیں دیکھا ہے۔ ان کے سروں پر گیس ماسک ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں میزائل گنیں ہیں اور کاندھوں سے مشین گنیں بھی لٹکی ہوئی ہیں"..... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی ہلکی سی آواز قریب سے سنائی دی۔

"چار افراد گیس ماسک والے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہاں سے آرہے ہیں"...... عمران نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو کیپٹن شکیل کو فوری مطلع کرنا ہوگا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے فکسڈ فریکوئنسی کا محدود رینج کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن دبا دیا۔ اس نے ایک ایسا سیٹ

کیپٹن شکیل کو جاتے ہوئے دے دیا تھا تاکہ اگر ایمرجنسی میں کوئی بات کرنی پڑے تو کی جا سکے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور" عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ۔ اوور" چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن شکیل۔ ٹائیگر نے نیچے سے چار آدمیوں کو اوپر آتے ہوئے چیک کیا ہے۔ ان کے پاس میزائل گنیں اور مشین گنیں بھی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ دوسرا اسلحہ بھی ہو۔ وہ اس کریک کی طرف آ رہے ہیں۔ وہ یقیناً دھماکے کی آواز سن کر آ رہے ہوں گے اور تمہاری باتیں کرنے کی آواز بھی انہیں سنائی دی ہو گی۔ تم ایسا کرو کہ باتیں کرتے ہوئے یکلخت خاموش ہو کر انتہائی تیزی سے اپنی جگہ سے کافی دور ہٹ جاؤ تاکہ اگر یہ تم پر میزائل فائر کریں تو تم بچ سکو اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے انہیں گھیر کر زندہ پکڑنا ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔ عمران نے کہا۔

"تم اپنی جگہ پر جاؤ ٹائیگر اور کوئی ایمرجنسی ہو تو اپنے ساتھیوں کا دفاع کرنا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس دوڑ گیا۔ چند لمحوں بعد جولیا عمران کے پاس پہنچ گئی۔

"ٹائیگر کیوں آیا تھا"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس طرح تو کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھی شدید خطرے

میں ہیں۔ انہیں وہاں سے واپس بلا لینا چاہئے" جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ کیپٹن شکیل بے حد ذہین آدمی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ پوری طرح مطمئن ہو جائیں کہ انہوں نے ہمیں مار دیا ہے کیونکہ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ چار ہی ہیں یا ان کے اور ساتھی بھی ہیں اور ان کے پاس نجانے کس قسم کا اسلحہ ہو"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کافی نیچے دھماکہ سنائی دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے ایک شعلے کو اس چٹان کی طرف بڑھتے دیکھا جہاں کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھی موجود تھے۔ پلک جھپکنے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی فضا میں انسانی چیخیں بھی سنائی دیں تو عمران اور جولیا دونوں بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"عمران۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔ اچانک دور سے تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آہستہ بولو"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ چیخیں تو ہمارے ساتھیوں کی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور میزائل عین اسی جگہ آ کر پھٹا اور پہلے سے بھی زیادہ خوفناک دھماکے کے ساتھ انسانی چیخیں سنائی دیں۔

"یہ۔۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ تم خاموش بیٹھے ہو"

ہمارے ساتھی مر رہے ہیں" ۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو ۔ کیپٹن شکیل ذہین آدمی ہے ۔ خاموش رہو"۔ عمران نے جولیا کو جھڑک دیا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر انہیں نیچے سے مشین گنیں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی شعلے اوپر کو لپک رہے تھے ۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر نکال کر ہاتھ میں رکھ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو کیپٹن شکیل بول رہا ہوں اوور" ۔ کیپٹن شکیل کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ۔ کیا پوزیشن ہے ۔ یہ چیخیں کس کی تھیں۔ تم سب بخیریت تو ہو ۔ اوور" ۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے خود بھی بے حد پریشان ہو۔

"اسی لئے میں نے کال کی ہے عمران صاحب ۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ ہماری چیخیں سن کر پریشان ہو گئے ہوں گے ۔ ہم سب بخیریت ہیں ۔ یہ چیخیں ہم نے انہیں مطمئن کرنے کے لئے ماری تھیں ۔ اس لئے وہ لوگ اب اطمینان سے اوپر آ رہے ہیں ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ جولیا نے بھی بے اختیار اطمینان بھرا طویل

سانس لیا۔

"تم نے واقعی انتہائی ذہانت کا ثبوت دیا ہے ۔ بہرحال اب تم نے اپنے ساتھیوں سمیت ان کے عقب میں جانا ہے اور سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہے کہ ان کے علاوہ اور گروپ تو نہیں ہے ۔ اگر ہو تو ان کا خیال کرنا ہے اور اگر نہ ہو تو پھر ان چاروں کو زندہ پکڑنا ہے اور یہ ساری کارروائی تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے کرنی ہے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی اور عمران نے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال لیا۔

"کیپٹن شکیل نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ۔ لیکن میری تو روح خشک ہو گئی تھی" ۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پریشان تو میں بھی ہو گیا تھا لیکن مجھے بس اتنا اطمینان تھا کہ میں کیپٹن شکیل کو پہلے ہی خطرے سے مطلع کر چکا ہوں ۔ اس لئے وہ ایسی حماقت نہیں کر سکتا کہ ان کے ٹارگٹ میں بدستور رہ جائے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ نیچے سے مشین گنوں کی فائرنگ مسلسل ہو رہی تھی اور شعلوں کی لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ واقعی چار افراد ہیں ۔ کچھ اوپر آنے کے بعد فائرنگ بند ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد اچانک نیچے سے ہلکی ہلکی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی ۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر کی کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے

ٹرانسمیٹر جیب سے نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"کیپٹن شکیل کالنگ۔ اوور"..... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"وہ چار ہی افراد ہیں۔ ہم نے انہیں چھاپ لیا ہے۔ اب وہ بے ہوش ہیں۔ اوور" کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"انہیں اٹھا کر اوپر لے آؤ۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تنویر۔ ٹائیگر۔ خاور آجاؤ۔ سب او کے ہو چکا ہے" عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سب لوگ جھاڑیوں کی اوٹ سے نکلے اور تیزی سے عمران اور جولیا کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران سب ساتھیوں کے ساتھ نیچے اترنے لگا۔ جب وہ دہانے کی سائیڈ پر پہنچے تو انہوں نے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں کو اوپر کو آتے ہوئے دیکھا۔ ان کے کاندھوں پر بے ہوش افراد لدے ہوئے تھے۔

"انہیں یہاں لٹا دو تاکہ ان کی رونمائی ہو سکے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں نے انہیں نیچے لٹا دیا۔

"تم سب بکھر کر خیال رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور گروپ بھی موجود ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پر بیچ کسی طرف سے قیامت ٹوٹ پڑے"..... عمران نے کہا اور سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے ادھر ادھر

جانے لگے۔ البتہ عمران نے ٹائیگر، جولیا اور تنویر کو روک لیا تھا۔

"انہیں اٹھا کر ادھر اوٹ میں لٹاؤ تاکہ ان کے چہرے ٹارچ کی مدد سے چیک کئے جا سکیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ٹارچ کی روشنی دور سے نظر آئے" عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر ایک آدمی کو اٹھایا اور اسے ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں لے جا کر لٹا دیا۔ ٹائیگر اور تنویر نے بھی ایک ایک آدمی کو اٹھایا اور اس اوٹ میں لا کر لٹا دیا۔ عمران نے ٹارچ جلائی اور ان کے چہروں کو غور سے دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کلف کو تو میں پہچانتا ہوں۔ یہ کلف ہے۔ باقی چہرے نامانوس ہیں" عمران نے کہا۔ اسی لئے ٹائیگر چوتھے آدمی کو بھی اٹھا کر لے آیا۔

"اب انہیں ہوش میں لے آنا ہوگا"..... جولیا نے کہا۔

"ٹائیگر۔ اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ چہرے مہرے سے اس قدر تربیت یافتہ نظر نہیں آ رہا۔ جس قدر دوسرے لگ رہے ہیں"۔ عمران نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے اسے باندھ تو لو"..... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس کی شہ رگ کچل کر معلومات حاصل کروں گا"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر اس آدمی پر جھک گیا جس کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ایک طرف ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر کے ایک طرف ہٹتے ہی عمران اس کی جگہ آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک پیر اس کی گردن پر رکھ دیا۔ لیکن ظاہر ہے ابھی اس نے گردن پر دباؤ نہ ڈالا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے جیسے ہی کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے سمٹنے لگا تو عمران نے اس کی گردن پر دباؤ ڈال دیا۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔ اس آدمی کا جسم الٹے جھٹکے کھانے لگا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ چاندنی میں تیزی سے بگڑتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا" عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا تو اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی خرخراہٹ کی آواز کم ہوتی چلی گئی۔

"بتاؤ کیا نام ہے تمہارا۔ ورنہ" عمران نے پیر کو ایک بار پھر معمولی سا موڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ج۔ ج۔ جیکب۔ یہ۔ یہ عذاب ہے۔ یہ۔ یہ"...... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔

"تم کتنے آدمی ہیڈ کوارٹر سے باہر آئے ہو"...... عمران نے ذرا سا دباؤ دیتے ہوئے کہا۔

"چ۔ چار۔ چار۔ مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مت مارو مجھے۔ یہ عذاب مت دو"...... جیکب نے خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میرے سوالوں کے جواب دو۔ تم چار کے علاوہ باقی کتنے افراد ہیڈ کوارٹر میں ہوش کے عالم میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سب۔ سب۔ باقی تو بے ہوش ہو چکے ہیں۔ ہم چار گیس ماسک کی وجہ سے ہوش میں رہے تھے"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس راستے سے آئے ہو اور اندر کیا حالات رہے ہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ" عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ یہ عذاب ہٹالو لات" جیکب نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر۔ اپنی بیلٹ اتار کر اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دو اور پھر اسے اٹھا کر چٹان کے سہارے بٹھا دو"...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ آیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

"میں تمہیں زندگی بچانے کا آخری چانس دے رہا ہوں۔ اب اگر تم نے کوئی غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہاری ایک ایک ہڈی بھی توڑی جا سکتی ہے"...... عمران نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کوئی غلط بیانی نہ کروں گا۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ مجھے مت مارو"...... جیکب نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر پہلے بتاؤ کہ یہ تین افراد کون ہیں۔ ان کے نام کیا ہیں اور ان کے ہیڈ کوارٹر میں کیا عہدے ہیں"...... عمران نے کلف اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ گو اس نے کلف کو

پہچان لیا تھا کیونکہ اس سے ایکریمیا میں اس کا دو تین بار ٹکراؤ ہو چکا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر جیکب کے سامنے اس کا نام نہ لیا تھا تاکہ وہ اندازہ کر سکے کہ جیکب درست جواب دیتا ہے یا نہیں۔

"یہ کرنل ناروٹ ہے ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔ یہ کلف ہے۔ یہ سپیشل سیکشن کا چیف ہے۔ پہلے چیف جانسن تھا۔ اب یہ ہے اور یہ جیگار ہے۔ کلف کا ساتھی۔ اس کا تعلق کسی اور سیکشن سے ہے۔ لیکن چیف کلف اسے ساتھ یہاں لے آیا تھا کہ اس کے کہنے کے مطابق جیگار عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہچانتا تھا" جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس نے کلف کی درست نشاندہی کی تھی اس لئے عمران کو اطمینان ہو گیا تھا کہ باقی لوگوں کے بارے میں بھی اس نے درست بتایا ہو گا۔

"کس طرح پہچانتا تھا۔ کوئی تفصیل" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا کیونکہ جیگار کا چہرہ اس کے لئے نامانوس تھا اور وہ میک اپ میں بھی نہ تھا۔

"چیف کلف نے کرنل ناروٹ کو بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس ہوٹل میں تھے وہاں جیگار نے ڈکٹا فون لگایا۔ پھر انٹیلی جنس نے جب وہاں ریڈ کیا تو اس نے تعاقب کیا اور جب عمران اور اس کے ساتھی انٹیلی جنس کے پوائنٹ ٹو پر موجود تھے اور عمران چیف جانسن کا میک اپ کر رہا تھا تو اس نے اس ڈکٹا فون پر چیک کیا تھا۔ اس طرح اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تھا۔ چیف

کلف کا خیال تھا کہ عمران اب چیف جانسن کے روپ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں ہیڈ کوارٹر آئے گا تو جیگار انہیں آسانی سے پہچان لے گا۔ اس لئے وہ اسے ساتھ لے آیا تھا"۔۔۔ جیکب نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ ہیڈ کوارٹر میں کیا حالات پیش آئے اور تم کس راستے سے باہر آئے اور تم نے کیا کیا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کیا۔ کیا تم عمران ہو۔ یا" جیکب نے چونک کر کہا۔

"تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ سمجھے۔ اب اگر تم نے سوال کیا تو ہر سوال پر تمہارے جسم کی ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ تم نے صرف جواب دینے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم سوری۔ میں سب بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں ہیڈ کوارٹر کا انتظامی انچارج ہوں۔ کلف نے سب سے پہلے کرنل ناروٹ کو چیف جانسن کی موت اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتایا۔ پھر کلف چیف بن کر ہیڈ کوارٹر آ گیا۔ اس وقت سب کو مکمل یقین تھا کہ عمران چیف جانسن کے روپ میں ہیڈ کوارٹر آئے گا لیکن پھر جب رات پڑ گئی اور وہ نہ آیا تو ان کا خیال بدل گیا۔ اس کے بعد عمران کی ٹرانسمیٹر کال آئی جس میں اس نے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی دھمکی دی۔ اس کال کا جب منبع تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تو بنیادی کمپیوٹر میں گڑبڑ ہو گئی۔

اس طرح ساری مشینری بند ہو گئی۔ چونکہ مین گیٹ کے سامنے والے راستے پر موجود چیکنگ مشینری بھی بند ہو گئی تھی۔ اس لئے کرنل ناروٹ کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں عمران اندر نہ آجائے۔ چنانچہ انہوں نے مین گیٹ بند کرنے کا حکم دیا۔ میں نے مین گیٹ بند کر دیا اور تازہ ہوا کے لئے ایئر سکر اوپن کر دیا۔ پھر چیف کلف نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ اس ہوادان سے کوئی گیس نہ فائر کی جائے چنانچہ انہوں نے گیس ماسک کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ہمارے پاس صرف دس جدید ٹرانسمیٹر لگے ہوئے گیس ماسک تھے۔ ایک چیف کلف نے لے لیا۔ ایک جیگار کو دے دیا گیا۔ ایک میں نے لے لیا۔ ایک کرنل ناروٹ نے اور باقی ان انجینئروں کو دے دیئے گئے جو کمپیوٹر درست کر رہے تھے۔ میں انجینئرز کو گیس ماسک دے کر واپس آ رہا تھا کہ میں نے ہوا کے ساتھ سرخ گیس کی موجودگی مارک کی اور میں نے چیف اور کرنل ناروٹ کو بتا دیا۔ انہوں نے فوراً ایئر سکر بند کر دیا اور مین گیٹ کھولنے کا حکم دیا لیکن مین گیٹ کی مشینری نامعلوم طور پر جام ہو چکی تھی۔ پھر ان انجینئرز کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ انہوں نے گیس ماسک پہنے ہی نہ تھے۔ اس لئے وہ بھی بے ہوش ہو چکے تھے۔ گیس پورے ہیڈ کوارٹر میں بھر گئی تھی۔ پھر چیف کلف نے خیال ظاہر کیا کہ گیس کا دباؤ آکسیجن کو ختم کر دے گا اس طرح گیس ماسک کے باوجود ہم بے ہوش ہو سکتے ہیں تو کرنل ناروٹ نے ایک انتہائی خفیہ راستے

سے باہر نکلنے کی تجویز پیش کی۔ چیف کلف کا خیال تھا کہ یہ سارا کھیل عمران نے کھیلا ہے اور اب وہ مطمئن ہو گا کہ اندر سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہوں گے اس لئے اب وہ عقبی راستہ جو بلاک تھا اسے تباہ کر کے اندر داخل ہو گا۔ ہمیں اس کے اطمینان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور خفیہ راستے سے نکل کر عقب میں پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دینا چاہئے۔ چنانچہ ہم نے میزائل گنیں اور مشین گنیں اٹھائیں اور اس خفیہ راستے سے باہر آ گئے۔ پھر ہمیں اوپر سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی تو ہم تیزی سے اوپر آنے لگے۔ پھر ہمیں ایک چٹان کے قریب چند افراد کے سائے اور باتوں کی آوازیں سنائی دیں تو چیف کلف نے کہا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ چنانچہ ہم نے ان پر میزائل فائر کئے۔ ان سب کی چیخیں سنائی دیں۔ پھر ہم مشین گنوں کے فائر کرتے ہوئے اوپر آئے۔ تب ہمیں یقین ہو گیا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں تو ہم نے مشین گنوں کے فائر بند کر دیئے۔ پھر اچانک ہم پر کسی نے حملہ کیا اور ہم سنبھلے بغیر بے ہوش ہو گئے۔ اب مجھے ہوش آیا ہے"...... جیکب نے واقعی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ اسے اٹھا کر کھڑا کرو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑا اور کھڑا کر دیا۔

"ان تینوں کو پہلے چیک کر لو کہ کہیں یہ فوری طور پر ہوش میں تو نہیں آ جائیں گے۔ اگر ایسی صورت حال ہو تو انہیں پھر طویل عرصے

کے لئے بے ہوش کر دو اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر انہیں اٹھا لو ۔ اب ہم نے ہیڈ کوارٹر کے اندر جانا ہے" ... عمران نے کہا اور پھر اس کی ہدایات پر فوری عمل شروع کر دیا گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیکب کو ساتھ لئے اور باقی تینوں کو کاندھوں پر اٹھائے اس تباہ شدہ عقبی راستے سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے ۔ اب وہاں گیس کے اثرات اس قدر نہ تھے کہ اس کے ان پر اثرات مرتب ہوتے ۔ عمران نے اندر داخل ہو کر جیکب کو ساتھ لیا اور پھر اس کی رہنمائی میں انہوں نے پورے ہیڈ کوارٹر کی چیکنگ شروع کر دی ۔

"یہاں تو واقعی انتہائی جدید ترین مشینری ہے" صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ اسی مشینری کے بل بوتے پر یہ لوگ پورے راڈان پر کنٹرول رکھتے ہیں ۔ جو بھی اہم آدمی حکومت کے خلاف کام کرتا ہے اسے اس مشینری کے ذریعے ٹریس کر کے ختم کر دیا جاتا ہے ۔ اس لئے اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی سیاسی جماعتیں انڈر گراؤنڈ جانے پر مجبور ہو گئی ہیں" ...... عمران نے جواب دیا ۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ...... صفدر نے پوچھا ۔

"اصل پروگرام تو اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہی ہے ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہاں ڈیڑھ سو کے قریب افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ۔ اگر اس ہیڈ کوارٹر کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا تو یہ سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور یہ قتل عام ہو گا ۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ صرف مشینری کو تباہ کیا جائے" عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر عمران کی ہدایات کے مطابق عمران کے ساتھیوں نے مشین گنوں کی مدد سے ہیڈ کوارٹر میں موجود مشینری کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی کارروائی شروع کر دی جبکہ عمران نے کلف جیگار اور کرنل ناروٹ کو رسیوں کی مدد سے کرسیوں پر بندھوا دیا اور پھر ان کے ناک اور منہ بند کر کے انہیں ہوش میں لے آیا گیا ۔

"تم ۔ تم ۔ کون ہو ۔ یہ ۔ یہ ۔ یہ سب کیا ہے" ... ان تینوں نے ہوش میں آتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران ان کے سامنے کرسی پر خاموش بیٹھا رہا ۔ اس کے ساتھ صرف جولیا اور ٹائیگر تھے ۔ وہ سب ایک بڑے ہال میں موجود تھے جبکہ باقی ساتھی مشینری کو تباہ کرنے کی کارروائی میں مصروف تھے ۔ یہی وجہ تھی کہ فائرنگ کی تیز آوازیں اس ہال میں بھی سنائی دے رہی تھیں ۔ عمران کے کہنے پر جیکب کو اس کے ساتھی اپنے ہمراہ لے گئے تھے ۔

"میرا نام علی عمران ہے" ... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اچھلنے کی بجائے صرف کسمسا کر ہی رہ گئے ۔ ان کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"تم ۔ تم لوگ تو ہلاک ہو چکے تھے" ...... اس بار کرنل ناروٹ نے کہا ۔

"اگر موت زندگی تمہارے ہاتھ میں ہوتی تو اب تک راڈان کے وہ

تمام لوگ جو یہاں کی حکومت کے مخالف ہیں ہلاک ہو چکے ہوتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ فائرنگ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم ہیں تو ہیڈ کوارٹر میں۔ پھر یہ فائرنگ"..... اچانک کلف نے کہا۔

"یہاں موجود مشینری کو فائرنگ سے تباہ کیا جا رہا ہے۔ ویسے میرا دل تو چاہتا تھا کہ یہاں ڈائنامیٹ فٹ کر کے اس پورے ہیڈ کوارٹر کو ہی تباہ کر دیا جاتا۔ لیکن ڈیڑھ دو سو کے قریب افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس طرح ان کا قتل عام ہو جائے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ مشینری تو انتہائی قیمتی ہے۔ تم۔ تم اسے کیوں تباہ کر رہے ہو"..... کرنل ناروت نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"انسانی جانوں سے مشینری زیادہ قیمتی نہیں ہوا کرتی کرنل ناروٹ اور اسے اس لئے تباہ کیا جا رہا ہے تاکہ تم اس کی مدد سے راڈان کے جمہوریت پسند لوگوں کی جانیں نہ لے سکو"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اعتراف ہے عمران کہ ہم تمہاری ذہانت کو شکست نہیں دے سکے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا تم ہمیں ہلاک کر دو گے"..... اچانک کلف نے کہا۔

"تم نے گیس ماسک پہن کر اور عقب سے حملہ کرنے کی پلاننگ واقعی انتہائی ذہانت سے بنائی تھی اور مجھے اعتراف ہے کہ اگر میرا

ساتھی کیپٹن شکیل اس پوائنٹ کو سامنے نہ لے آتا تو اس وقت شاید صورت حال مختلف ہوتی۔ جہاں تک میرے آئندہ پروگرام کا تعلق ہے ...میں نے تم لوگوں کو اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تم مجھے ابونصر کے ...بارے میں بتا سکو۔ مجھے معلوم ہے کہ ابونصر تمہارا سب سے اہم شکار ہے اور تم نے یقیناً اس کو ٹریس کرنے کی بے پناہ کوشش کی ہو گی۔ ...میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کوئی ایسی ٹپ دے دو جس سے میں ابونصر سے فوری رابطہ کر سکوں ویسے میرے پاس ابونصر کا اپنا دیا ہوا حوالہ ...موجود ہے۔ لیکن اس حوالے کے ذریعے فوری طور پر رابطہ ممکن نہیں ہے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر وہ ٹریس ہو جاتا تو اب تک زندہ نہ ہوتا۔ ہم نے واقعی اسے ٹریس کرنے کی بے پناہ کوشش کی ہے لیکن ہمیں اعتراف ہے کہ ہم ابونصر کو ٹریس نہیں کر سکے"..... کرنل ناروٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم میرے لئے بے کار ہو۔ میں نے خواہ مخواہ تم پر وقت ضائع کیا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم ہمارے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو"..... کلف نے چونک کر کہا۔

"جو کچھ تم ہمارے ساتھ کرنا چاہتے تھے لیکن نہیں کر سکے۔ میں نے تو تمہیں ایک موقع دیا تھا۔ لیکن تم نے خود ہی یہ موقع کھو دیا ہے"..... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"اگر میں تمہیں ٹپ دے دوں تو کیا تم ہمیں زندہ چھوڑ دو گے۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو"...... اچانک کلف نے کہا تو کرنل نارووٹ حیرت سے کلف کو دیکھنے لگا۔

"تمہارے ساتھ میرا ایک دو بار ٹکراؤ ہو چکا ہے کلف۔ اس لئے تم میرے بارے میں کرنل نارووٹ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اس پر عمل بھی کرتا ہوں۔ اس لئے مجھ سے وعدہ لینے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ابو نصر کا ایک خاص آدمی پارلیمنٹ کا ممبر شاکر ہے۔ میرا تعلق پہلے جس گروپ سے تھا اس کا مقصد صرف ایکریمیا کے مفادات کی نگرانی تھا اس لئے میں یہاں کی مقامی سیاست میں دلچسپی نہ لیتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے سپیشل سیکشن کو ابو نصر کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا۔ اگر تم شاکر سے رابطہ کرو اور وہ چاہے تو تمہارا رابطہ ابو نصر سے کرا سکتا ہے"۔ کلف نے کہا۔

"شاکر سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا فون نمبر مجھے معلوم ہے۔ وہ تمہیں بتا دیتا ہوں"۔ کلف نے کہا اور ایک فون نمبر بتا دیا۔

"یہاں فون تو ہو گا۔ جاؤ ٹائیگر۔ فون تلاش کر کے لے آؤ"۔ عمران نے کہا۔

"اس ہال کی خفیہ الماری میں کارڈلیس فون موجود ہے"۔ کرنل ...ارووٹ نے کہا۔

"کون سی الماری میں"...... عمران نے پوچھا کیونکہ اس ہال کمرے کی ...یواروں میں تین الماریاں بنی ہوئی تھیں۔

"درمیان والی الماری میں"...... کرنل نارووٹ نے کہا تو عمران ...اس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے ...ب سے نچلے خانے میں موجود گہرے سرخ رنگ کا کارڈلیس فون اٹھا ...ر واپس مڑا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ فون ...ے نچلے حصے میں ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بٹن موجود تھا۔ جو صرف ...و سے دیکھنے پر ہی نظر آ سکتا تھا ورنہ عام نظروں سے اسے نہ دیکھا جا ...سکتا تھا اور عمران کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھرتے چلے ...گئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔ وہ فون سیٹ اٹھائے واپس آیا اور اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کو ہاتھ میں پکڑا۔

"ہاں۔ کیا نمبر بتایا تھا تم نے۔ ایک بار پھر دوہراؤ"...... عمران نے کلف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کلف نے نمبر دوہرا دیئے۔

"اس فون کا اصل تعلق کس فون سے ہے کرنل نارووٹ"۔ عمران نے کرنل نارووٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چیف جانسن کے دفتر کے فون سے"...... کرنل نارووٹ نے جواب دیا۔

"ٹائیگر"... اچانک عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"اس فون سیٹ کو کرنل نارووٹ کی گود میں رکھ دو اور پھر اس کے نمبر پریس کرو"...... عمران نے کہا تو کرنل نارووٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں۔ نہیں۔ تم خود ہی پریس کرو۔ تم خود پریس کرو"۔ کرنل نارووٹ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تم نے مجھے ہلاک کرنے کی سازش کی ہے۔ تم نے بلاسٹنگ بم فون سیٹ کی نشاندہی اس لئے کی ہے کہ میں جیسے ہی اس کے نمبر ڈائل کروں گا اس کے اندر بم پھٹ جائے گا اور میرے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ کیوں"... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں بتا رہا تھا۔ میں بتا دیتا"... کرنل نارووٹ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر۔ مشین گن کاندھے سے اتارو اور کرنل نارووٹ کا جسم چھلنی کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر کرنل نارووٹ چیختا رہ گیا لیکن ٹائیگر نے حکم کی تعمیل میں ایک لمحہ بھی توقف نہ کیا اور گولیوں کی بوچھاڑ نے چند لمحوں میں ہی کرنل نارووٹ کے جسم کو چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔

"اب تم بتاؤ کلف۔ کیا تم نے نمبر درست بتایا ہے یا"۔ عمران نے کلف سے مخاطب ہو کر کہا۔

...ں نے درست بتایا ہے۔ یہ احمق آدمی تھا۔ یہ نہیں جانتا تھا کہ ...چیزیں تمہاری نظروں سے چھپی نہیں رہ سکتیں"... کلف نے ...دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پہلے فون کے نیچے لگا ...ئے سرخ رنگ کا بٹن آف کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر ...یں"... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"...را نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میں جناب ...صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں"... عمران نے انتہائی سنجیدہ ...میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ تو کیا آپ پاکیشیا سے بول رہے ہیں"...... دوسری ...ف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"نہیں۔ میں یہاں راڈان سے ہی بول رہا ہوں۔ آپ شاکر صاحب ...بات کرائیں"... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں شاکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور ...ری آواز سنائی دی۔

"مسٹر شاکر۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ ...ن سے ہے۔ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے حکم ...پر یہاں پرائیویٹ طور پر سپیشل سیکشن کے خلاف کام کر رہا ہوں ...میں نے سپیشل سیکشن کے انچارج جانسن کا خاتمہ کر کے اب ان

کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جناب ابو نصر صاحب نے سر سلطان سے کئی بار رابطہ کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد چاہی تھی۔ ان سے فوری طور پر بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ انہیں سپیشل سیکشن کے بارے میں تفصیلات بتا سکوں۔ کیا آپ ابو نصر سے میرا فون کسی طرح رابطہ کرا سکتے ہیں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ واقعی علی عمران صاحب ہی بول رہے ہیں" دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"واقعی علی عمران نہیں۔ صرف علی عمران" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے دھیرے سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کے اس ایک فقرے سے سمجھ گیا ہوں کہ آپ واقعی علی عمران صاحب بول رہے ہیں۔ آپ لمحے توقف کریں میں ابو نصر صاحب سے آپ کا رابطہ فون پر ہوں" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا پھر فون پر تقریباً پانچ منٹ تک خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو۔ میں ابو نصر بول رہا ہوں" ..... ایک گھمبیر سی آواز دی۔ بولنے والے کی آواز کے ساتھ ایسی گونج تھی جیسے بولنے والا زیادہ گہرائی میں بیٹھا ہوا ہو۔ عمران سمجھ گیا کہ ابو نصر کسی تہہ خا میں بیٹھا ہوا ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے" .....

عمران صاحب۔ آپ سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ سر سلطان سے آپ کے متعلق باتیں ہوتی رہی ہیں۔ مجھے شاکر نے جب بتایا کہ یہاں راذان میں ہیں اور آپ ہماری کاز کے لئے کام کر رہے ہیں تو جانیے میرے احساسات بالکل ویسے ہی تھے جیسے ایک ڈوبتے آدمی کے اچانک کنارے پر پہنچ جانے پر ہوتے ہیں" ..... ابو نصر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"میں صرف آپ کی کاز کے لئے کام نہیں کر رہا ابو نصر صاحب۔ میں راذان کے ان عوام کی کاز کے لئے کام کر رہا ہوں جنہیں جبراً ہوش کرایا جا رہا ہے۔ بہر حال میرا آپ کو کال کرنے کا مقصد یہ ہے سپیشل سیکشن جس کی وجہ سے آپ اور آپ جیسی دوسری پارٹیاں گراؤنڈ ہو جانے پر مجبور ہیں۔ میں نے اس سپیشل سیکشن کو ختم ہے اور ان کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام مشینری بھی تباہ کر دی ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں آکر خود اپنی آنکھوں سے اس ساری رت حال کو دیکھ لیں تاکہ آپ آئندہ کے لئے اپنی پارٹی کی جدوجہد عام کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ جیسی دوسری پارٹیوں بھی یہ بات آپ کے ذریعے پہنچ جائے" ..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے" ..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ابو نصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی ذہنی کیفیت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں ابو نصر صاحب۔ آپ یہ سوچنے میں حق بجانب ہیں کہ کہیں یہ آپ کے لئے کوئی ٹریپ نہ ہو۔اس کے لئے ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ سر سلطان کو فون کریں۔میں بھی سر سلطان کو فون کر دیتا ہوں۔اگر وہ آپ کو یقین دلا دیں تو پھر آپ مجھ پر یقین کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ واقعی بے حد ذہین ہیں عمران صاحب۔ٹھیک ہے ایسا ہو جائے تو واقعی میرا اعتماد بحال ہو جائے گا۔ورنہ جن حالات سے میں گزر رہا ہوں ان حالات کو آپ مجھ سے زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں"...... ابو نصر نے گول مول انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔میں سر سلطان سے فون پر بات کرتا ہوں۔اس وقت پاکیشیا میں پچھلی رات کا وقت ہو گا اس لئے سر سلطان کی رہائش گاہ پر ان کے بیڈ روم کے مخصوص فون پر بات کرنا پڑے گی۔وہ نمبر میں آپ کو بھی بتا دیتا ہوں۔البتہ آپ مجھے راڈان کا پاکیشیا سے رابطہ نمبر بتا دیں۔آپ پانچ منٹ بعد سر سلطان کو فون کر کے ان سے بات کر لیں۔میں دس منٹ بعد دوبارہ آپ کو فون کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان کی رہائش گاہ میں نصب ان کا مخصوص فون نمبر بتا دیا۔یہ فون سر سلطان کا ایمر جنسی فون نمبر تھا جو وہ اپنے بیڈ روم میں اپنے سرہانے رکھتے تھے۔دوسری طرف سے ابو نصر نے رابطہ نمبر بتا دیا تو عمران نے او کے کہہ کر فون آف کیا اور پھر سرخ بٹن کو دوبارہ آف کر کے اس نے رابطہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے سر سلطان کا ایمر جنسی فون نمبر پریس کر دیا اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔کچھ دیر تک فون کی گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو"...... سر سلطان کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے آپ سو رہے ہیں۔میرا خیال تھا کہ آپ تہجد کے لئے اٹھ چکے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے تم۔اس وقت خیریت۔ویسے آدھے گھنٹے بعد الارم ہوتا تھا میں نے تہجد کے لئے اٹھنا تھا۔لیکن تم نے اس وقت کیسے فون کیا۔خیریت ہے"...... سر سلطان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل خیریت ہے۔میں راڈان سے بول رہا ہوں۔مشن کو اختتام تک پہنچانے کے لئے آپ کی ضمانت کی ضرورت پڑ گئی تھی۔اس لئے آپ کو بے وقت فون کرنا پڑا۔جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں"...... عمران نے سر سلطان کی گھبراہٹ کے پیش نظر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"راڈان سے۔مشن کا اختتام۔اوہ۔اوہ۔میں سمجھ گیا۔یہ تو بڑی مسرت کی بات ہے۔کیا تفصیل ہے"...... سر سلطان کے لہجے میں انتہائی مسرت کی جھلک سی ابھر آئی تھی اور عمران نے انہیں مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ٹھیک ہے۔ابو نصر اپنی جگہ سچا ہے۔ٹھیک ہے۔اس کا

فون آئے گا تو میں اس کی تسلی کرا دوں گا"۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا اور عمران نے ان کا شکریہ ادا کر کے فون آف کر دیا۔

"باس۔ اس کے اندر جو بم ہے کیا اسے نکالا نہیں جا سکتا"۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس وقت تک سارے ساتھی مشینری کو تباہ کر کے اب اس ہال میں اکٹھے ہو چکے تھے البتہ جیکب ان کے ساتھ نہیں تھا۔

"بم۔ کیا مطلب۔ اس فون میں بم ہے" سب نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔ ان سب کے چہروں پر سنسنی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ہاں۔ یہ انتہائی خوفناک حربہ تھا جو اس کرنل ناروے نے آخری حربے کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر اتفاق سے میری نظر اس بٹن پر نہ پڑتی تو شاید میں بھی اس کی ماہیت کو نہ سمجھ سکتا اور نتیجہ یہ کہ نمبر ڈائل کرتے ہی اندر موجود خوفناک پلاسٹک بم پھٹ جاتا اور اس کے بعد جو کچھ بھی ہوتا۔ تم خود سمجھ سکتے ہو"۔ عمران نے کہا اور سب بے اختیار جھرجھری لینے پر مجبور ہو گئے۔

"تم ابو نصر کو یہاں بلوانا چاہتے ہو"...... اچانک کلف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میرے اعتراض کرنے کی گنجائش ہی کہاں رہی ہے۔ ٹھیک

۔ تمہارا حق ہے کہ تم مشن کو مکمل کرو"۔ کلف نے ایک
...ں سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران مسلسل گھڑی دیکھتا ...ا پھر جب دس کی بجائے پندرہ منٹ گزر گئے تو اس نے فون اٹھایا ...یک بار پھر وہ سرخ رنگ کا بٹن آف کر دیا۔ کیونکہ اس بٹن کا ...ٹم ایسا تھا کہ فون آف کرتے ہی وہ خود بخود آن ہو جاتا تھا اس لئے ...ر فون کرنے سے پہلے عمران کو اسے آف کرنا پڑتا تھا"... عمران ...ٹن آف کر کے شاکر کے نمبر پریس کئے۔

...یس" رابطہ قائم ہوتے ہی شاکر کی آواز سنائی دی۔

...لی عمران بول رہا ہوں شاکر صاحب۔ ابو نصر سے بات ...یں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

...ی بہتر۔ ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے اس بار قدرے ...بانہ لہجے میں کہا گیا۔

...ہیلو۔ ابو نصر بول رہا ہوں" تھوڑی دیر بعد ابو نصر کی آواز ...ائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی بات سر سلطان سے ہو گئی ہے"۔ ...ران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اور اب میں پوری طرح مطمئن ہوں عمران صاحب اور ...یک بار پھر معذرت خواہ ہوں کہ میں نے آپ جیسے محسن کی بات پر ...لے اعتماد نہ کیا تھا"...... ابو نصر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی پوزیشن کو میں سمجھتا

ہوں ۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے ایک دو ساتھیوں سمیت یہاں سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں ۔ میں نے تو یہاں کی مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس مشینری کو تباہ شدہ حالت میں دیکھ لیں" ۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔ ابو نصر نے جواب دیا تو عمران نے اسے تفصیل سے وہ جگہ بتانی شروع کر دی جہاں انہوں نے پہنچنا تھا۔

"میرا آدمی وہاں موجود ہو گا ۔ وہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا ۔ میرے آدمی کا نام ٹائیگر ہے آپ نے اسے اپنا نام بتانا ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"میں پہنچ جاتا ہوں ۔ مجھے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ لگے گا" ۔ دوسری طرف سے ابو نصر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے ۔ باقی باتیں یہیں ہو جائیں گی" ۔ عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"تم ہم سب کو ابو نصر کے حوالے کرنا چاہتے ہو" ۔ کلف نے قدرے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا وعدہ صرف تمہاری ذات کی حد تک تھا ۔ اس کے علاوہ میں کیا کرتا ہوں اور کیا نہیں ۔ اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے" ۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا

"جیکب کا کیا ہوا" ...... عمران نے باہر آتے ہی صفدر سے پوچھا۔

"اسے آپ کے اشارے کے مطابق ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن آپ نے ابو نصر کو یہاں کیوں بلایا ہے ۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے ۔ آپ اسے بتا تو سکتے تھے کہ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے" ۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ابو نصر کو اس مشینری کی تباہی دکھانا چاہتا ہوں اور دوسری بات یہ کہ میں یہ چیک کرنا چاہتا ہوں کہ ابو نصر کس ٹائپ کا آدمی ہے ۔ اس کی ٹائپ دیکھنے کے بعد میں یہ فیصلہ کروں گا کہ اس ہیڈ کوارٹر میں موجود بے ہوش افراد کا کیا کیا جائے ۔ انہیں ویسے ہی چھوڑ دیا جائے یا انہیں ہوش میں لا کر یہاں سے نکل جانے کا موقع دیا جائے" ۔ عمران نے کہا۔

"ٹائپ سے آپ کا کیا مطلب ہے" ...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ابو نصر کا رویہ بتا دے گا کہ وہ واقعی جمہوریت اور اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے والا آدمی ہے یا واقعی کوئی دہشت گرد ہے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر وہ دہشت گرد ثابت ہوا تو" ...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر دہشت گرد کا جو انجام ہوا کرتا ہے وہی اس کا بھی ہو گا" ۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے اب وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئے ہوں ۔

"ٹائیگر ۔ تم نے نعمانی کے ساتھ پوائنٹ ون پر پہنچنا ہے ۔ نعمانی

تم سے علیحدہ رہے گا۔ تم نے ابو نصر سے ملنا ہے اور پھر اسے ساتھ لے کر یہاں آنا ہے۔ نعمانی کو میں اس لئے بھیج رہا ہوں کہ ابو نصر کوئی بھی ایسی حرکت کر سکتا ہے جو ہمارے مفادات کے خلاف جاتی ہو۔ ایسی صورت میں نعمانی سچویشن کو کنٹرول کرنے کے لئے جو اقدام بھی چاہے کر سکتا ہے۔ میری طرف سے اجازت ہو گی" عمران نے ٹائیگر اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں آپ کی بات۔ آپ فکر نہ کریں۔ کام آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا" نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دونوں روانہ ہو جاؤ۔ کیونکہ تم نے کافی فاصلہ طے کرنا ہے۔ ضروری اسلحہ ساتھ لے لو۔ ہم سب اس دوران اس ہیڈ کوارٹر سے باہر رہیں گے اور جب ٹائیگر ابو نصر کو لے کر یہاں پہنچے گا تو میں اکیلا اس سے ملوں گا۔ اس کے بعد جیسے بھی حالات ہوں گے ویسے ہی کارروائی کی جائے گی"۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باس۔ یہ آدمی ہمیں زندہ نہ چھوڑے گا۔ اس کا رویہ بتا رہا ہے" عمران اور اس کے ساتھیوں کے باہر جاتے ہی خاموش بیٹھے جیگار نے کلف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس نے وعدہ تو کیا ہے"۔۔ کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ اب اس نے ابو نصر کو یہاں بلایا ہے اور ابو نصر ہم سب کا جانی دشمن ہے۔ اس نے ایک لمحہ توقف کئے بغیر ہم سب کو گولیوں سے اڑا دینا ہے"۔۔۔۔۔ جیگار نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ اس وقت ہماری جو پوزیشن ہے وہ تو تم دیکھ رہے ہو"۔۔۔۔۔ کلف نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہم آزادی کے لئے کوشش تو کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ جیگار نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو جیگار۔ جس انداز میں ہمیں باندھا گیا ہے اول تو

اس سے چھٹکارا ملنا ہی مشکل ہے اور اگر بفرض محال ہم ان بندشوں سے چھٹکارا حاصل کر بھی لیں تو پھر باہر کیسے جا سکتے ہیں ۔ باہر تو یہی لوگ موجود ہوں گے ۔ مین گیٹ تو ویسے ہی جام ہے "۔ کلف نے جواب دیا۔

" باس ۔ وہ راستہ جس سے جیکب ہمیں لے گیا تھا اس راستے کا ابھی تک عمران کو علم نہیں ہے ۔ ہم اس راستے سے نکل سکتے ہیں "۔ جیگار نے کہا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے ۔ واقعی کوشش تو کی جا سکتی ہے "۔ کلف نے سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" باس ۔ میں اپنی کرسی کو جھٹکے دے کر آپ کی کرسی کی پشت پر لے جاتا ہوں ۔ ان کرسیوں کی پشت اور سیٹ کے درمیان کافی خلا ہے ۔ اس خلا سے میں اپنے بندھے ہوئے ہاتھ کافی باہر نکال سکتا ہوں میں نے چیک کر لیا ہے ۔ اس طرح آپ کی کرسی کی پشت کے خلا میں ہاتھ ڈال کر میں آپ کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھول دوں گا ۔ اس گانٹھ کے کھلنے کے بعد آپ آسانی سے اپنے جسم کو آگے پیچھے کر کے کرسی کے گرد موجود رسیوں کو اس حد تک ڈھیلا کر سکتے ہیں کہ آپ کے بازو اوپر سے باہر آ جائیں ۔ پھر آپ اپنی کرسی کی پشت پر موجود رسی کی گانٹھ کو آسانی سے کھول لیں گے "۔ جیگار نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو ۔ کوشش

کلف نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

باس ۔ آپ طویل عرصے سے صرف ہیڈ کوارٹر میں رہ کر کام کر ہیں جبکہ میرا کام فیلڈ میں رہا ہے ۔ اس لئے میرے ذہن میں یہ ائی ہے ۔ ورنہ آپ کی ذہانت کا میں کیسے مقابلہ کر سکتا

جیگار نے خوشامدانہ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ں نے مینڈک کی طرح اچھلنا شروع کر دیا ۔ چونکہ اس کا جسم کرسی ساتھ بندھا ہوا تھا اس لئے اس کے اچھلنے سے کرسی بھی ساتھ ہی ا اٹھتی تھی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد جیگار اپنی کرسی کو ۔ ی کرسی کی پشت پر لے جانے میں کامیاب ہو گیا ۔ اس کے ساتھ ں نے اپنے جسم کو کافی حد تک ڈھیلا کر کے نیچے کی طرف کیا ۔ ۔ رنے سے اس کے دونوں بندھے ہوئے ہاتھ کافی حد تک کرسی کی ت او سیٹ کے درمیان نچلے خلا سے باہر آ گئے ۔ چند لمحوں کی شش کے بعد اس کی انگلیاں کلف کی بندھی ہوئی کلائیوں تک پہنچ نے میں کامیاب ہو گئیں تو اس نے انگلیوں سے رسی کو ٹٹولنا شروع دیا ۔ پھر رسی کا ایک چھوٹا سا سرا جیسے ہی اس کی انگلیوں کی گرفت یا آیا اس نے اسے مضبوطی سے پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا تو رسی کھل گی۔

" میری کلائیاں آزاد ہو گئی ہیں ۔ ویری گڈ جیگار ۔ ویری گڈ "۔ کلف کے منہ سے مسرت بھری آواز سنائی دی ۔

" اب آپ اپنے بازو آزاد کرنے کی کوشش کریں باس "۔ جیگار نے

ایک بار پھر مینڈک کی طرح اچھل کر کرسی کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا تاکہ کلف کو بازو آزاد کرا لینے کے بعد کرسی کے عقب میں موجود گانٹھ کھولنے میں آسانی رہے۔ کلف نے اپنے جسم کو آگے پیچھے کرنا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ اس کے بازو سائیڈوں پر آ گئے تو اس نے آگے کی طرف جھک کر اپنا دایاں بازو ٹیڑھا کر کے باہر نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اب اتنا خلا بن چکا تھا کہ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنا بازو باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد یہی کارروائی اس نے دوسرے بازو کے ساتھ کی اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ دوسرا بازو بھی آزاد کرا لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر اس نے اپنے دونوں بازو موڑے اور کرسی کی سائیڈوں سے انہیں عقب کی طرف لے گیا۔ گو اس طرح اسے بازوؤں میں شدید اینٹھن اور درد کا احساس ہوا لیکن اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر چند لمحوں بعد وہ واقعی کرسی کے عقب میں موجود رسی کی گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا۔ گانٹھ کھلتے ہی رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں اور کلف نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بہت خوب جیگار۔ بہت خوب۔ تم واقعی بے پناہ ذہین آدمی ہو۔ تمہاری قدر میرے دل میں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے"۔ کلف نے کلائیوں کو مسلتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ مجھے کھولیں۔ وہ لوگ کسی بھی وقت واپس آ سکتے

ہیں"۔۔۔ جیگار نے انتہائی مضطرب لہجے میں کہا تو کلف تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے جیگار کی کرسی کی پشت پر موجود رسی کی گانٹھ کھولی اور رسیاں ہٹا دیں تو جیگار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کلف نے اس کی کلائیوں میں بندھی ہوئی رسیاں بھی کھول دیں اور جیگار کے چہرے پر بھی مسرت کا آبشار بہنے لگا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"آؤ باس۔ اب ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"۔۔۔ جیگار نے کہا اور تیزی سے ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جیکب نظر نہیں آیا۔ کہیں انہوں نے جیکب سے وہ راستہ معلوم نہ کر لیا ہو"۔۔۔ کلف نے آہستہ سے کہا۔

"فکر نہ کریں باس۔ معلوم بھی کر لیا ہو گا تب بھی وہ اسے بند نہ کر سکیں گے"۔۔۔ جیگار نے کہا اور پھر اس ہال کمرے سے نکل کر وہ مختلف راہداریوں میں سے انتہائی محتاط انداز میں گزرتے ہوئے اس راستے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں انہیں کئی جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے افراد نظر آئے لیکن انہوں نے ان کی طرف توجہ نہ دی۔

"باس۔ یہاں اسلحے کا سٹور ہے۔ مجھے جیکب نے بتایا تھا۔ یہاں سے اسلحہ لے لیا جائے"۔۔۔ جیگار نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیگار ایک موڑ مڑ کر کلف کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ جبکہ کلف اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جیگار واپس

آیا تو اس کے ہاتھ میں دو مشین گنیں اور ان کا فالتو میگزین موجود تھا۔ ایک مشین گن اس نے کلف کو دے دی ایک اپنے پاس رکھی اور ایک بار پھر وہ دونوں آگے بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں انہیں کسی قسم کی رکاوٹ سے کوئی واسطہ نہ پڑا۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ اس خفیہ راستے سے صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر سے باہر پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے اب یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے"۔ کلف نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ یہ سب لوگ ہیڈ کوارٹر سے باہر ہیں اور ابو نصر بھی آنے والا ہے۔ وہ اسے لے کر اس خفیہ راستے سے اندر جائیں گے۔ تب ہی انہیں ہمارے فرار ہونے کا علم ہوگا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے۔ اگر ہم عقب سے ان پر فائر کھول دیں تو ان میں سے ایک بھی نہ سنبھل سکے گا اور وہ سب مارے جائیں گے"۔ جیگار نے کہا۔

"نہیں۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ پہلے بھی ہم اسی غلط فہمی میں مار کھا گئے تھے۔ اس بار اگر انہوں نے ہمیں پکڑ لیا تو پھر ہمیں موت سے کوئی نہ بچا سکے گا"...... کلف نے جواب دیا۔

"تو پھر باس ایک اور کام کیا جا سکتا ہے۔ اسلحے کا یہ ذخیرہ بہت بڑا ہے۔ اس میں ایسا خطرناک اسلحہ موجود ہے کہ اگر یہ ذخیرہ پھٹ پڑے تو پورا ہیڈ کوارٹر خوفناک دھماکے سے پھٹ جائے گا۔ وہاں وائرلیس کنٹرول بم موجود ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان میں

ایک بم سے وائرلیس کنٹرول فٹ کر کے کنٹرولر ساتھ لے آؤں۔ پھر ہم یہاں سے کچھ دور اس طرح چھپ کر بیٹھ جائیں گے کہ وہ ہمیں دیکھ نہ سکیں جبکہ ہم انہیں دیکھتے رہیں۔ جب وہ سب اندر جائیں تو ہم وائرلیس کنٹرولر کے ذریعے اس پورے ہیڈ کوارٹر کو ہی اڑا دیں۔ اس طرح وہ سب ابو نصر سمیت یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے۔ ہیڈ کوارٹر کی مشینری تو پہلے ہی تباہ ہو چکی ہے اس لئے اب اس کی تباہی سے ہمیں تو کوئی فرق نہ پڑے گا لیکن ہم ان لوگوں سے بھرپور طور میں انتقام تو لے سکتے ہیں"۔ جیگار نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ واقعی انتہائی محفوظ طریقہ ہے۔ ہیڈ کوارٹر کی مشینری کی تباہی کی قیمت ابو نصر کی موت سے مل جائے گی۔ حکومت یقیناً اسے سستی قیمت سمجھے گی۔ ٹھیک ہے جاؤ اور جلد از جلد انتظام کر کے واپس آ جاؤ"۔ کلف نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا تو جیگار سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے واپس اسی راستے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران جولیا کے ساتھ ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ باقی ساتھی بھی ادھر ادھر بکھرے ہوئے مختلف چٹانوں کی اوٹ میں موجود تھے۔ ٹائیگر اور نعمانی کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اور اب انہیں ان کی واپسی کا انتظار تھا کہ اچانک دور سے جھینگر کی تیز آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے منہ میں دو انگلیاں ڈالیں اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بھی جھینگر کی تیز آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر نے کاشن دیا ہے۔ حالانکہ میں نے اسے اس کی ہدایت نہیں کی تھی لیکن وہ چونکہ کافی دیر سے یہاں سے غیر حاضر رہا ہے اس لئے اس نے مناسب سمجھا کہ کاشن دے کر صورتحال معلوم کر لے" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ٹائیگر کی ذہانت پر وہ فخر کر رہا ہو۔

"آخر وہ تمہارے جیسے شیطان کا شاگرد ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری ساری امیدوں پر آج تم نے پانی بلکہ دریا بہا دیا ہے" عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب" جولیا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ شیطان کی شادی ہی نہیں ہوتی اور نہ میرے خیال میں کبھی ہو گی" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ہو بھی سکتی ہو۔ تب بھی کم از کم میں مسز شیطان کہلانا پسند نہیں کروں گی" جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک اور مسئلہ بھی تو ہے۔ شیطان اور میرے نام کے الفاظ قافیہ بھی تو ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہوتے رہیں" جولیا نے بے اختیار کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور عمران ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اب ٹائیگر تین آدمیوں کے ساتھ آتا ہوا دکھائی دینے لگا تھا۔ جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ٹائیگر کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا مقامی آدمی تھا جبکہ اس سے دو قدم پیچھے دو آدمی تھے جن کے سر اور چہرے مخصوص قسم کے رومالوں سے ڈھکے ہوئے تھے اور ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر کے ساتھ آنے والا ابو نصر ہے جس کی تلاش راڈان کی حکومت کو انتہائی شدت سے تھی جبکہ اس کے پیچھے آنے والے یقیناً اس کے باڈی گارڈز

ہوں گے۔

"آؤ جولیا۔ ابو نصر سے مل لیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"مجھ حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان۔ ہیچمدان کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی۔ (آکسن) کہتے ہیں"۔ عمران نے ابو نصر کے قریب پہنچتے ہوئے قدرے بوکھلائے ہوئے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام ابو نصر ہے جناب اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے پر مجھے یہ لمحہ اپنی زندگی کا سب سے قیمتی لمحہ محسوس ہو رہا ہے"۔ ابو نصر نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا مصافحہ کرنے کا انداز بھی بے حد گرمجوشانہ تھا۔

"کتنا قیمتی۔ مم۔ مم۔ مگر میں تو بے قیمت آدمی ہوں"۔ عمران نے جواب دیا اور ابو نصر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کتنے قیمتی ہیں جناب۔ یہ بات آپ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کے دلوں سے پوچھیں"۔۔۔۔ ابو نصر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے۔ بہرحال آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی ہے کیونکہ آپ کی شخصیت واقعی زندگی سے بھرپور ہے۔ ورنہ جس ٹائپ کے آپ لیڈر ہیں ایسے آدمی بڑے خشک مزاج اور معاف کیجئے قدرے سنکی سے ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

ابو نصر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ میرے باڈی گارڈز ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام سلام اور دوسرے کا نام راحیل ہے"۔ ابو نصر نے اپنے باڈی گارڈوں کا عمران سے تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں ان سے بھی مصافحہ کیا۔

"آیئے اب آپ کو اس سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کی سیر کرا دی جائے جس کی وجہ سے آپ اور آپ کی جماعت کے ساتھ ساتھ نجانے اور کتنے لوگ زیر زمین رہنے پر مجبور رہے ہیں اور نجانے کتنے لوگ اس ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے پکڑے گئے اور ہلاک کر دیئے گئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے واقعی انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے عمران صاحب۔ اس سپیشل سیکشن تک پہنچنے کے لئے ہم نے نجانے کیا کیا جتن کئے ہیں لیکن آج تک اس کے اندر تو ایک طرف اس کے قریب بھی کوئی نہیں پہنچ سکا اور آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ اس سپیشل سیکشن کی وجہ سے سینکڑوں جمہوریت اور اسلام پسند لیڈر قبروں میں دفن کر دیئے گئے ہیں۔ آپ نے واقعی راڈان کے عوام پر احسان کیا ہے۔ ایسا احسان جو کبھی نہیں اتارا جا سکتا"۔۔۔۔ ابو نصر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مسئلہ اصل میں یہ ہے ابو نصر صاحب کہ اس ہیڈ کوارٹر میں ڈیڑھ دو سو افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اگر میں اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ

کر دوں تو یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ حکومت کے ملازم ہیں۔ نہ مجرم ہیں اور نہ ہی دہشت گرد اور اگر انہیں ویسے ہی یہاں پڑا رہنے دیا گیا تو جس گیس سے یہ بے ہوش ہوئے ہیں اس کا توڑ کسی دوسرے کو معلوم نہیں۔ اس طرح بھی یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر حکومت کو کال کر کے بتا بھی دیا جائے تو حکومت الٹا انہیں ہی سازشی اور تباہی کا ذمہ دار قرار دے کر جیلوں میں ڈال دے گی۔ ان کا کیا کیا جائے"۔ عمران نے عقبی راستے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں اپنے آدمیوں کو بلا لیتا ہوں پھر ان سب کو یہاں سے نکال کر کسی کھلی جگہ جمع کر دیا جائے گا۔ وہاں انہیں ہوش میں لا کر ہم چلے جائیں گے۔ اس کے بعد یہ خود ہی اپنے اپنے گھر چلے جائیں گے۔ پھر یہ حکومت کو کیا بتاتے ہیں کیا نہیں یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے"...... ابو نصر نے کہا۔

"لیکن تمہارے آدمیوں کو تو یہاں تک آنے میں کافی دیر لگ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں سے کچھ دور ہی ہمارا ایک خفیہ سنٹر ہے۔ وہاں سے آدمی منگوائے جا سکتے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ یہ لوگ واقعی بے گناہ ہیں اور راڈان کے شہری ہیں۔ اس لئے ان کا ہلاک ہونا راڈان کا قومی نقصان ہے۔ ان میں انجینئرز بھی ہوں گے اور سائنسدان بھی"...... ابو نصر نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اطمینان بھرا سانس لیا۔ ابو نصر کے لہجے میں جو خلوص اور

درد تھا اس نے عمران کو پوری طرح مطمئن کر دیا تھا کہ یہ آدمی واقعی ایک ہمدرد لیڈر ہے۔

"سپیشل سیکشن کے موجودہ چیف کلف سے میں نے وعدہ کر لیا ہے کہ اسے میں زندہ چھوڑ دوں گا۔ اس لئے اب تمہیں آدمی بلوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کلف اور اس کے ساتھی جیگار کو اس گیس کا توڑ بتا دوں گا اور پھر انہیں عام انداز میں بے ہوش کر کے ہم نکل جائیں گے۔ یہ لوگ ہوش میں آ کر خود ہی اپنے آدمیوں کا بندوبست کر لیں گے۔ میں صرف آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے تاکہ آپ خود بھی مطمئن ہو کر کام کر سکیں اور دوسری جماعتوں کو بھی اس بارے میں اطمینان دلا سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا تو ادھر ادھر چھپے ہوئے اس کے ساتھی سامنے آ گئے اور پھر عمران نے ابو نصر کا سب سے تعارف کرایا ابو نصر ان سب سے مل کر بے حد خوش ہوا اور اس نے بڑی گرمجوشی سے سب سے مصافحہ کیا۔ جولیا نے البتہ صرف سلام کیا۔ پھر عمران ابو نصر کو ساتھ لئے عقبی راستے میں داخل ہو گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکال کر روشن کر دی تھی جس کی وجہ سے تیز روشنی ہر طرف پھیل گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ ہم باہر ہی نہ رک جائیں۔ آپ ابو نصر صاحب کو ہیڈ کوارٹر دکھا آئیں"...... صفدر نے اچانک کہا۔

"نہیں ابو نصر صاحب بہت بڑے عوامی لیڈر ہیں اور عوامی لیڈر جب بھی معائنے کے لئے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ پورا جلوس ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں ایسا لیڈر نہیں ہوں عمران صاحب۔ میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ راڈان میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو جائے اور بس۔ میری زندگی کا تو صرف اتنا ہی مقصد ہے"۔ ابو نصر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ سب ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو چکے تھے پھر ایک راہداری سے گزرتے ہوئے اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی باقی سب افراد بھی رک گئے۔

"کیا ہوا"...... ابو نصر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے دو آدمی گزرے ہیں۔ یہ گرد آلود فرش پر جوتوں کے تازہ نشانات ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہاں سے ہمارے علاوہ اور کون گزر سکتا ہے۔ کلف اور جیگار بندھے ہوئے ہیں اور باقی افراد بے ہوش پڑے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کلف اور جیگار ہی ہیں۔ اب مجھے ان دونوں کے پیروں کے سائز کا خیال آ رہا ہے۔ جیگار کا قد کلف سے چھوٹا ہے۔ اس لئے اس کا پیر بھی کلف سے نسبتاً چھوٹا ہے۔ یہ نشانات بالکل تازہ ہیں"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کو اور زیادہ جھکاتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھوں کہ وہ اس ہال میں موجود بھی ہیں یا نہیں"۔ ٹائیگر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران ٹائیگر کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر تو جیسے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے اس طرح خوفناک دھماکوں کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ عمران نے پہلا دھماکہ ہوتے ہی ابو نصر کو بازو سے پکڑا اور بجلی کی سی تیزی سے ایک سائیڈ کی دیوار کی جڑ میں دبک گیا تھا۔ ٹارچ اس کے ہاتھوں سے نیچے گر گئی تھی۔ اسی لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر اس راہداری کی چھت خوفناک دھماکوں کے ساتھ ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے فرش پر گرنے لگی۔ راہداری کی دیواریں اور فرش اس بری طرح ہل رہے تھے کہ جیسے خوفناک زلزلہ آگیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور خوفناک دھماکہ جیسے ان کے عین سروں پر ہوا اور دیوار کی جڑ میں دبکے ہوئے عمران کے سر اور جسم پر جیسے پوری پہاڑی آگری۔ ایک لمحے کے لئے تو اس کے ذہن میں ستارے سے ناچے پھر گہری تاریکی چھا گئی۔ یقیناً یہ موت کی ہی تاریکی تھی۔

"باس ۔ وہ لوگ آرہے ہیں ۔ وہ دیکھیں" جیگار نے کلف سے مخاطب ہو کر اوپر اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ دونوں پہاڑی سے کافی فاصلے پر ایک درخت پر چڑھے بیٹھے تھے جس راستے پر وہ رکے ہوئے تھے وہ گہرائی میں تھا اور جس راستے سے عمران اور اس کے ساتھی نکلے تھے وہ بلندی پر تھا اس لئے وہ لوگ گردنیں اونچی کئے اس طرف کو ہی دیکھ رہے تھے ۔ جیگار کے ہاتھ میں وائرلیس ڈی چارجر موجود تھا ۔ وہ اسلحے کے سٹور میں ایک خوفناک اور طاقتور بم کے ساتھ وائرلیس چارجر لگا آیا تھا اور اب انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا ابو نصر کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کے اندر جانے کا انتظار کر رہا تھا ۔ اوپر مکمل خاموشی طاری تھی ۔ چاند کی تیز روشنی کے باوجود انہیں وہاں کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا ۔ لیکن اب انہیں اوپر دور سے کچھ افراد کے سائے سے نظر آنے لگ گئے تھے اور پھر ان سایوں کی تعداد

بڑھ گئی تھی ۔ اور پھر یہ سائے ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں غائب ہو گئے ۔

"کہیں یہ لوگ باہر نہ رک جائیں" کلف نے کہا ۔

"نہیں باس ۔ یہ لازماً اندر جائیں گے ۔ عمران ابو نصر کو مشینری کی تباہی دکھانا چاہتا ہے" جیگار نے کہا اور کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"لیکن اب ہمیں کتنا انتظار کرنا پڑے گا" کلف نے بے چین سے لہجے میں کہا ۔

"میرا خیال ہے باس کہ ہم پانچ منٹ تک انتظار کریں پھر ہیڈ کوارٹر اڑا دیں" جیگار نے کہا ۔

"ہاں ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم انتظار کرتے رہ جائیں اور وہ لوگ اندر سے باہر بھی آجائیں ۔ ویسے بھی انہیں جیسے ہی معلوم ہو گا کہ ہم وہاں سے نکل آئے ہیں تو وہ کسی بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائیں گے" کلف نے بے چین سے لہجے میں کہا اور جیگار نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اس کی نظریں کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں ۔

"پانچ منٹ ہو گئے ہیں باس ۔ میں ہیڈ کوارٹر کو اڑا رہا ہوں" ۔ اچانک جیگار نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا اور کلف نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ جیگار نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈی چارجر کا بٹن دبایا تو ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا ۔ اس کے ساتھ ہی دور

پہاڑی کی طرف سے انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور پھر تو جیسے خوفناک دھماکوں کا ایک زوردار سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہر طرف چٹانیں اور پتھر اڑنے لگے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پہاڑی میں کوئی خفیہ آتش فشاں تھا جو اچانک پھٹ پڑا ہو۔ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ جیگار اور کلف دونوں بے اختیار درختوں کی شاخوں سے چمٹ سے گئے۔ درخت اس طرح ہل رہا تھا جیسے خوفناک آندھی آگئی ہو۔ چونکہ درخت اور پہاڑی کا فاصلہ کافی تھا اس لئے اڑتے ہوئے پتھر تو ان تک نہ پہنچ رہے تھے لیکن انہیں لاشعوری طور پر یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ان خوفناک بھاری چٹانوں اور پتھروں کی براہ راست زد میں ہوں۔ دھماکے کافی دیر تک جاری رہے پھر ان کی شدت میں آہستہ آہستہ کمی آتی چلی گئی۔ پتھروں اور چٹانوں کی بارش میں بھی اب کافی کمی آگئی تھی لیکن پہاڑی پر گرد اور دھوئیں کا جیسے بادل سا چھا گیا تھا۔ وہ دونوں درخت کی شاخوں سے چھپکلیوں کی طرح چمٹے ہوئے تھے۔ ان کے جسم ابھی تک لرز رہے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ سکوت طاری ہوتا چلا گیا اور وہ دونوں بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ان دونوں کے چہرے مسرت اور کامیابی سے چمک رہے تھے۔

"ہم نے اس عمران اور اس کے ساتھیوں سے بھرپور انتقام لے لیا ہے باس۔ بھرپور انتقام"...... جیگار نے مسرت کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہرحال ہمیں چیک کرنا پڑے گا۔ مجھے بس اتنا

وں ضرور ہے کہ ان کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کے سینکڑوں افراد بھی گئے"...... کلف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایسے کاموں میں قربانی تو دینا ہی پڑتی ہے۔ عمران اور نصر کی موت کے مقابل ان کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے"...... جیگار کہا اور کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر یہ دونوں یکے بعد دیگر لت سے نیچے اتر آئے۔

"دھماکوں کی اطلاع یقیناً حکومت تک پہنچ گئی ہو گی اور اب ہمیں ی اطلاع دینی ہو گی تاکہ فوج کی مدد سے ملبہ ہٹا کر ان کی لاشیں یا ی افراد باہر نکالے جا سکیں"...... کلف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے باس۔ میں وہاں سے لے آیا وں"...... جیگار نے کہا تو کلف بے اختیار چونک پڑا۔

"کہاں ہے۔ مجھے تو تمہارے پاس نظر نہیں آیا"...... کلف نے رت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میں نے ایک جھاڑی میں رکھ دیا تھا کیونکہ کافی وزنی تھا"۔ جیگار نے کہا۔

"اوہ۔ جلدی کرو۔ اٹھا لاؤ اسے۔ جلدی کرو"...... کلف نے کہا اور جیگار تیزی سے ایک طرف کو بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں واقعی ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ کلف نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف سپیشل سیکشن کلف کالنگ۔ اوور"۔

کلف نے بار بار کال دینا شروع کر دیا۔

"یس۔ پی اے ٹو چیف سیکرٹری اٹنڈنگ۔ اوور" ۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں چیف آف سپیشل سیکشن کلف بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ۔ انہیں انتہائی اہم اطلاع دینی ہے۔ اوور" ...... کلف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں تک ٹرانسمیٹر پر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو۔ اوور" ۔ چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری دوسرے لفظوں میں راڈان کے پرائم منسٹر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کلف بول رہا ہوں سپیشل سیکشن کا چیف۔ ہم نے پاکیشیا کے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ابو نصر کا بھی خاتمہ کر دیا ہے جناب۔ اوور" کلف نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی مسرت آمیز خبر ہے۔ مجھے تو ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی گئی ہے کہ جن پہاڑیوں میں سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں انتہائی خوفناک بم دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں۔ اس لئے آپ کی کال کی اطلاع پر میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ آپ کوئی افسوسناک خبر سنائیں گے لیکن آپ نے تو انتہائی اچھی خبر سنائی ہے۔ کیا واقعی ابو نصر ہلاک ہو گیا ہے۔ کیسے۔ پوری تفصیل بتائیں اوور" ...... اس بار چیف سیکرٹری نے انتہائی مسرت آمیز لہجے میں

بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو جو اطلاع دی گئی ہے جناب۔ وہ بھی درست ہے۔ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر تو مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ پہلے اس کی مشینری تباہ کی گئی۔ پھر ہم نے ابو نصر اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے باقی ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا۔ اوور" کلف نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس ہیڈ کوارٹر پر تو حکومت نے اربوں ڈالر خرچ کئے تھے اور اس کی وجہ سے تو حکومت کا راڈان پر مکمل کنٹرول تھا۔ یہ سب کیسے ہوا۔ کیوں ہوا۔ پوری تفصیل بتائیں۔ اوور" اس بار چیف سیکرٹری کا لہجہ تلخ اور سخت تھا۔

"جناب۔ یہ سب کچھ ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل نارووٹ کی حماقت کی وجہ سے ہوا۔ میں نے آپ کے حکم پر ہیڈ کوارٹر کا چارج لیا۔ میرا ایک ساتھی جیگار میرے ساتھ تھا۔ میں نے اسے ہر لحاظ سے چوکنا رہنے کا حکم دیا لیکن جب میں اور میرا ساتھی آرام کر رہے تھے تو اچانک کرنل نارووٹ نے مین گیٹ کے سامنے موجود حفاظتی راستے پر نصب تمام مشینری یہ کہہ کر آف کرا دی کہ اس کی فوری ضرورت نہیں ہے۔ پھر مجھے اطلاع دی گئی کہ اچانک ہیڈ کوارٹر کے بنیادی کمپیوٹر میں گڑبڑ ہو گئی ہے اور ہیڈ کوارٹر کی تمام مشینری جام ہو چکی ہے۔ میں نے فوراً چیکنگ کی تو میں نے دو آدمی پکڑ لئے۔ وہ عمران کے ساتھی تھے اور میک اپ کر کے حفاظتی انتظامات آف ہونے کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر

میں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ ان سے مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے کمپیوٹر میں گڑبڑ کی ہے۔ ابھی ان سے پوچھ گچھ جاری تھی کہ اچانک ان دونوں کے جسم بموں کی طرح پھٹ گئے اور ان کے جسموں سے ایسی گیس خارج ہوئی جو آناً فاناً پورے ہیڈ کوارٹر میں پھیل گئی اور مجھ سمیت ہیڈ کوارٹر میں موجود سب افراد بے ہوش ہو گئے۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر بندھے ہوئے بیٹھے پایا۔ ساتھ والی کرسی پر کرنل ناروٹ اور میرا ساتھی جیگار بھی بندھا ہوا بیٹھا تھا اور اس ہال میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے مشین گنوں کی فائرنگ سے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔ پھر انہوں نے کرنل ناروٹ کو لالچ دیا کہ اگر وہ ان کا ابو نصر سے رابطہ کرا دے تو وہ اسے زندہ چھوڑ دیں گے اور میں یہ سن کر حیران رہ گیا کہ کرنل ناروٹ کو ابو نصر کے بارے میں پوری معلومات حاصل تھیں۔ اس نے عمران کو بتایا کہ وہ دراصل ابو نصر کا ہی ساتھی ہے اور اس سے بھاری رقومات کے عوض اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہونے دیتا تھا۔ عمران نے اسے بتایا تھا کہ اسے پہلے سے یہ بات معلوم تھی اسی لئے تو اس نے اس سے پوچھا تھا۔ پھر کرنل ناروٹ کے بتانے پر عمران نے اس کی الماری سے ایک خاص قسم کا کارڈلیس فون نکالا اور اس پر اس نے ابو نصر سے بات کی۔ اس نے ابو نصر کو بتایا کہ سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کی پوری مشینری اس نے تباہ کر دی ہے اور اب وہ آکر

لینان کرے۔ جس پر ابو نصر آنے پر تیار ہو گیا تو عمران اس کے ل کے لئے اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر سے باہر چلا گیا۔ ہم ندھے ہوئے تھے اس لئے اسے ہماری طرف سے کوئی فکر نہ تھی جانے کے بعد جناب میں نے رہا ہونے کی کوشش شروع کر یں نے اپنی ذہانت اور تجربے کی مدد سے ان رسیوں سے رہائی کر لی اور پھر میں نے رہا ہوتے ہی سب سے پہلے کرنل ناروٹ ی غداری کی سزا دی اور اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اس کے ہاں سے نکلا اور ایک خفیہ اسلحہ کے سٹور میں جا کر میں نے یک خوفناک بم کے ساتھ وائرلیس چارجر فٹ کیا اور اس کا ڈی ٹ کر ایک اور خفیہ راستے سے باہر آ گیا۔ چونکہ ہیڈ کوارٹر کی ا تباہ ہو چکی تھی اس لئے اب ہیڈ کوارٹر کی تمام عمارت کو میں ان اس کے ساتھیوں اور ابو نصر کا مدفن بنانے کا فیصلہ کیا اور استے سے باہر آ کر میں چھپ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی باہر تھے۔ پھر ابو نصر بھی آ گیا اور وہ سب ہیڈ کوارٹر کے اندر چلے گئے ہی وہ اندر گئے میں نے وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے خوفناک ے سٹور کو تباہ کر دیا۔ اس طرح پورا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا اور اس کے ساتھی اور ابو نصر سب ختم ہو گئے۔ یہ دھماکے جن کی ٹ آپ کو دی گئی ہے اس سٹور کی تباہی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔

...... کلف نے انتہائی غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے سارا الزام ناروٹ پر اور سارا کارنامہ اپنے کھاتے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

اس نے ساری کہانی اس طرح بیان کی تھی جیسے جیگار نے سرے سے ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی" ..... جیگار نے ہونٹ چباتے ہوئے
تلخ لہجے میں کہا۔
کوئی کام ہی نہ کیا ہو۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی پر "تم ان باتوں کو نہیں سمجھتے جیگار۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ تمہیں
افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ اصل چیز تو مشینری تھی وہ پہلے ہی تباہ کر دی ویسے ہی ٹاپ سیل کا انچارج بنا چکا ہوں۔ میں جنرل سیکرٹری
گئی تھی۔ کرنل ناروت نے واقعی غداری کی ہے اور تم نے اسے ہلاک سے تمہاری خصوصی سفارش کروں گا۔ تم ایسا کرو کہ ذرا اوپر جا کر
دے کر اچھا کیا ہے۔ اب ان لوگوں کی لاشیں کہاں ہیں۔ اوور" بہرحال دیکھ آؤ تاکہ پھر ہم دونوں اس سپاٹ کی طرف روانہ ہو
چیف سیکرٹری نے کہا۔ کلف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جناب سنیے میں دفن ہیں۔ آپ فوج کے کمانڈر کو حکم دیں کہ وہ "ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کی مرضی"۔ جیگار نے کاندھے
ایک دستے کے ساتھ یہاں پہنچے۔ میں یہاں موجود ہوں۔ میں اس سے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے آگے جاتے
کو اپنے سامنے اٹھوا کر ان کی لاشیں نکلوانا چاہتا ہوں۔ اوور" ہی کلف نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور اس کا رخ آگے
نے کہا۔ کی طرف جاتے ہوئے جیگار کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ مشین
"ٹھیک ہے۔ آپ مجھے وہ جگہ بتا دیں جہاں فوج کا دستہ آپ سے گن فائرنگ کے ساتھ ہی جیگار کی چیخ سنائی دی اور وہ گولیوں کی
ملے گا۔ اوور" دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے کہا تو کلف نے بوچھاڑ میں اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور پھر لڑھکتا ہوا نیچے ایک
نے پہاڑیوں کے ساتھ ہی ایک پہاڑ کی مکمل تفصیل انہیں بتا دی۔ کھائی میں آگرا۔ کلف اس پر اس وقت تک گولیاں برساتا رہا جب
"اوکے۔ میں کمانڈر کو حکم دے دیتا ہوں۔ ابو نصر کی لاش جیسے ہی تک کہ اس کا جسم مکمل طور پر ساکت نہ ہو گیا۔
برآمد ہو۔ اسے لے کر تم فوراً میرے پاس پہنچ جانا۔ اوور اینڈ آل" "ہونہہ۔ نانسنس۔ احمق آدمی۔ بڑا عقلمند بنتا تھا۔ اسے تو اس
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلف نے ہاتھ بڑھا کر وقت ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ میں اسے موت کے گھاٹ اتارنے کا
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ فیصلہ کر چکا ہوں جب میں نے چیف سیکرٹری کو رپورٹ دیتے ہوئے
"باس۔ آپ نے میرے بارے میں تو چیف سیکرٹری کو کچھ نہیں اس کے باہر آنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ میں بھلا کیسے یہ
بتایا۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رہائی بھی میری وجہ سے ہی عمل میں لے سکتا تھا کہ میرے کریڈٹ کے خلاف اہم ترین گواہ زندہ رہ

جائے"..... کلف نے مشین گن کو دوبارہ کاندھے سے لٹکاتے ہو
کہا اور پھر اس نے جھک کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس سپاٹ کی طرف بڑ
لگا جس کا پتہ اس نے چیف سیکرٹری کو بتایا تھا۔ اس نے اس
جیگار پر کھل کر فائر کھول دیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ اس فائرنگ
آوازیں سننے والا یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے۔ اب اس کے چہر
مکمل اطمینان اور کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے اس لئے وہ بڑ
اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب" عمران کے کانوں میں
کہیں دور سے آتی ہوئی آواز پڑی تو عمران کا تاریک ذہن آہستہ آہستہ
روشن ہونے لگ گیا اور اس کے مردہ احساسات میں جیسے آہستہ آہستہ
جان پڑنے لگ گئی۔

"عمران صاحب۔ ہوش میں آیئے" ایک بار پھر آواز سنائی دی
اور اس بار عمران کو محسوس ہوا کہ یہ آواز اس کے قریب سے آئی ہے۔
اس کے ذہن کے روشن ہونے کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی اور پھر اس کی
آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم
میں دوڑتی ہوئی درد کی تیز لہروں کا احساس ہوا۔ خاص طور پر اس کی
پشت میں درد کی تیز لہریں مسلسل دوڑ رہی تھیں لیکن آنکھیں کھلتے
ہی اسے سب سے پہلا احساس یہی ہوا کہ وہ کسی کھلی جگہ پر موجود ہے
جہاں چاند کی روشنی اسے نظر آ رہی تھی۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی

کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو یہ محسوس کر کے زور دار جھٹکا لگا کہ اس کا نچلا دھڑ مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آگیا" اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ باقی ساتھی کہاں ہیں۔ یہ میرے جسم کا نچلا حصہ کیوں حرکت نہیں کر رہا" عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ شدید زخمی ہیں عمران صاحب۔ آپ کی پشت پر کوئی پتھر لگا ہے۔ آپ کی پشت خون سے بھری ہوئی تھی۔ ابو نصر صاحب کے سر پر چوٹ آئی ہے لیکن وہ بھی ہوش میں آچکے ہیں۔ باقی ساتھی بھی زخمی تو ہیں لیکن بہرحال اتنے نہیں ہیں لیکن آپ کو ہوش نہ آرہا تھا۔ ہم اس تباہ شدہ ہیڈ کوارٹر سے باہر آگئے ہیں" صفدر نے جو اس پر جھکا ہوا تھا اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں۔ یہاں تو نظر نہیں آرہے" عمران نے کہا۔

"ابو نصر صاحب نے بتایا ہے کہ یہاں قریب ہی ایک پانی کا چشمہ ہے۔ وہ سب اپنے اپنے زخم دھونے وہاں گئے ہیں تاکہ خون کے مزید اخراج کو روکا جا سکے۔ آپ کو اندر سے اٹھا کر لاتے ہوئے چونکہ آپ بے ہوشی کے عالم میں بھی کراہتے رہے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس چشمے تک لے جانے سے کہیں زخم زیادہ نہ خراب ہو جائے

اس لئے میں نے انہیں کہہ دیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح آپ کے لئے پانی یہاں تک لے آئیں۔ پھر میں نے آپ کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا اور آوازیں دینی شروع کر دیں کہ شاید آپ ہوش میں آجائیں کیونکہ آپ کے سر پر کوئی چوٹ نہ تھی اور خدا کا شکر ہے کہ آپ ہوش میں آگئے ہیں" صفدر نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ مجھے منہ کے بل لٹا دو اور ریڑھ کی ہڈی کو چیک کرو۔ میرے جسم کے نچلے حصے کے بے بس ہو جانے کا مطلب ہے کہ ریڑھ کی ہڈی پر ضرب آئی ہے اور کوئی مہرہ یا تو ٹوٹ گیا ہے یا کھسک گیا ہے۔ تم انگلی سے چیک کرو گے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوا ہے۔ کیونکہ اوپری جسم میں احساسات موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت کے مطابق اسے منہ کے بل لٹایا اور پھر اس کی پشت سے کپڑا ہٹا کر اس نے ریڑھ کی ہڈی پر آہستہ آہستہ انگلیاں پھیرنی شروع کر دیں۔ پھر جیسے ہی اس کی انگلیاں ایک مہرے پر پہنچیں عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

"بس رک جاؤ۔ اسی مہرے پر ایک بار پھر انگلیاں پھیرو اور محسوس کرو کہ یہ ٹوٹا ہوا تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے عمران کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"ٹوٹا ہوا تو نہیں لگتا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ خدا کا شکر ہے کہ ٹوٹا نہیں ہے۔ صرف کھسک گیا ہے۔ اب ایسا کرو کہ میرے دونوں پیر پکڑ کر اوپر اٹھاؤ اور اپنے پیر میرے

دونوں کاندھوں پر رکھ دو اور اسی طرح پیروں کو سر کی طرف آہستہ آہستہ لے جاؤ۔ لیکن دونوں پیروں کو آگے پیچھے نہ ہونے دینا۔ ایک دوسرے کے برابر رکھنا"...... عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ وہ عمران کے دونوں کاندھوں پر کھڑا ہو گیا۔ اس کا رخ عمران کی ٹانگوں کی طرف تھا اور پھر اس نے جھک کر عمران کے دونوں پیر دونوں ہاتھوں سے پکڑے اور انہیں آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھانا شروع کر دیا۔ جب عمران کے دونوں پیر اس کی پشت کی طرف آئے تو اچانک ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی۔

"بس۔ بس اب چھوڑ دو"...... عمران نے کراہتے ہوئے کہا اور صفدر نے آہستہ آہستہ پیروں کو واپس کرنا شروع کر دیا۔ پھر انہیں زمین پر ٹکا کر وہ عمران کے کاندھوں سے نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے عمران نے از خود دونوں ٹانگوں کو حرکت دینا شروع کر دی اور عمران کی ٹانگوں کو حرکت میں دیکھ کر صفدر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے دوسرے لمحے عمران نے خود ہی کروٹ بدل لی۔ اس کا جسم سمٹا اور وہ پہلے اٹھ کر بیٹھا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ اپنے پیروں پر خود کھڑے ہونا بھی کتنی بڑی نعمت ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اس طرح اثبات میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی اس بات سے سو فیصد متفق ہو۔

"ہاں اب بتاؤ کہ کیا ہوا۔ سب لوگ کیسے بچ گئے۔ وہاں سے باہر کیسے آئے۔ مجھے تو بے ہوش ہونے سے پہلے ایسے احساس ہوا تھا جیسے پوری پہاڑی ہم پر آن گری ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ اچانک نیچے گہرائی میں مشین گن کی تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ فائرنگ کون کر رہا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے دیکھنا ہوگا۔ آپ یہیں رکیں۔ میں ابھی آتا ہوں"۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے درختوں کی اوٹ لے کر نیچے اترنے لگا۔ عمران نے بھی اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی لیکن اس کے قدم لڑکھڑا سے گئے تو وہ رک گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی وہ پوری طرح کھل کر حرکت نہ کر سکتا تھا اور اگر وہ اس حالت میں نیچے جانے کی کوشش کرتا تو یقیناً ڈھلانوں کی وجہ سے گر بھی سکتا تھا۔ صفدر اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ اسی لمحے اسے دور سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک کر اس طرف مڑ گیا اور چند لمحوں بعد اسے اپنے ساتھی آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ سب سے آگے جولیا تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ پیالے کی طرح کئے ہوئے تھے۔ اور وہ بڑے محتاط انداز میں چل رہی تھی۔

"ارے عمران صاحب تو ہوش میں آ چکے ہیں"...... اسی لمحے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ خدایا تیرا شکر ہے" ۔ جولیا کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کھول دیئے اور عمران نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ کھولتے ہی پانی کی دھار نیچے گر گئی۔

"ارے ارے پانی کیوں نیچے گرا دیا"۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔

"میں تو تمہیں ہوش میں لانے کے لئے پانی لا رہی تھی۔ اب جب تم پہلے ہی ہوش میں آ گئے ہو تو پھر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی اس پہاڑی پر چلتے ہوئے پانی ہاتھوں میں کسی طرح ٹھہر ہی نہ رہا تھا"...... جولیا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں نے سمجھا کہ میرے ڈوبنے کے لئے چلو بھر پانی لایا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا سمیت باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ فائرنگ کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ صفدر کہاں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے اچانک پوچھا۔

"نیچے سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دی ہیں اور میں نے ایک انسانی چیخ کی ہلکی سی آواز بھی سنی ہے۔ صفدر نیچے گیا ہے۔ تم میں سے جو بھی ٹھیک ہو وہ بھی اس کے پیچھے چلا جائے۔ نجانے نیچے کیا حالات ہیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کے ساتھ تنویر اور چوہان تیزی سے نیچے کی طرف بڑھ گئے۔

"ٹائیگر اور ابو نصر صاحب کہاں ہیں"...... عمران نے ساتھیوں کو

دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ وہیں چشمے کے کنارے پر ہیں۔ ٹائیگر کی ٹانگ شدید زخمی ہے۔ ابو نصر صاحب کسی بوٹی کا رس اس کی ٹانگ پر لگا رہے ہیں"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ابو نصر صاحب کے باڈی گارڈز۔ وہ ان کے ساتھ ہیں"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ دونوں ملبے کے نیچے دب کر ہلاک ہو چکے ہیں"... جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر ابو نصر صاحب کو اکیلا مت چھوڑو۔ دو آدمی ان کے پاس جائیں۔ نیچے ہونے والی فائرنگ نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے" عمران نے کہا تو صدیقی اور خاور واپس مڑ گئے۔

"ہاں۔ اب مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ ہم زندہ کیسے بچ گئے"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم ابو نصر کے ساتھ آگے تھے جبکہ ان کے پیچھے ان کے باڈی گارڈز تھے اور ہم ان کے پیچھے تھے۔ سب سے آخر میں ٹائیگر اور چوہان تھے جیسے ہی پہلا دھماکہ ہوا۔ ہم سب نے بے اختیار سائیڈوں کی طرف چھلانگ لگائی۔ پھر ملبہ گرنے لگا لیکن جس جگہ ہم تھے وہاں تھوڑا سا موڑ تھا۔ اس موڑ کے پیچھے ملبہ بے حد کم گرا جبکہ زیادہ ملبہ تمہاری والی سائیڈ پر گرا۔ جب دھماکے ختم ہو گئے تو ہم سب اٹھے۔ معمولی زخمی تھے۔ ہمیں زیادہ فکر تمہاری اور تمہارے ساتھ والوں کی تھی۔ چنانچہ

ہم سب نے فوری طور پر ملبہ ہٹایا۔ پہلے دونوں باڈی گارڈز ملے ۔ وہ دونوں ہلاک ہو چکے تھے جس سے ہمیں اور زیادہ تشویش لاحق ہوئی اور ہم نے دیوانوں کی طرح تمہاری اور ابو نصر کی تلاش شروع کر دی ۔ لیکن ہمیں صرف ایک تسلی تھی کہ تم دھماکے کے ساتھ ہی دیوار کی جڑ میں چلے گئے تھے جبکہ دونوں باڈی گارڈز درمیان میں تھے ۔ بہرحال جب تم اور ابو نصر صاحب ملے تو تم دونوں کو زندہ دیکھ کر ہمیں تسلی ہوئی اور تم دونوں کو اٹھا کر باہر لایا گیا۔ دھماکے اس جگہ سے کافی دور ہوئے تھے اور پھر یہ چونکہ ایک پہاڑی تھی جسے کھود کر اس کے اندر ہیڈ کوارٹر بنایا گیا تھا اس لئے ان دھماکوں والا حصہ زیادہ تباہ ہوا ہو گا باقی حصے اس قدر تباہ نہ ہوئے اور دھماکے خاصے فاصلے پر اور نیچے گہرائی میں ہوئے تھے ۔ بہرحال تم دونوں کو باہر لایا گیا تو ابو نصر صاحب تو جلد ہی ہوش میں آ گئے لیکن تم باوجود کوشش کے ہوش میں نہ آ رہے تھے اس پر ہم سب پریشان ہو گئے لیکن صفدر نے ہمیں حوصلہ دیا۔ چونکہ ہم سب زخمی تھے اور سب کے زخموں سے خون رس رہا تھا اس لئے ابو نصر صاحب کے کہنے پر کہ یہاں سے قریب ہی پانی کا چشمہ موجود ہے ۔ ہم اپنے زخم دھونے وہاں چلے گئے ۔ میرا خیال تھا کہ اگر تمہارے منہ میں پانی ڈالا جائے تو تم یقیناً ہوش میں آ جاؤ گے ۔ ہمارے پاس کوئی برتن نہ تھا اس لئے میں ہاتھوں میں بھر کر تمہارے لئے پانی لا رہی تھی"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال تھا کہ پانی سے میں واقعی ہوش میں آ جاؤں گا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اس میں کیا انوکھی بات ہے"۔ جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ترشی نشے کو اتار دیتی ہے لیکن بعض نشے ایسے ہوتے ہیں جو ترشی سے بھی نہیں اترتے ۔ اس لئے ایک مثال مشہور ہے کہ یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے ۔ اس لئے تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ صرف پانی ڈالنے سے میں ہوش میں آ سکوں گا ۔ میرے ہوش میں آنے کی دو شرائط ہیں ۔ نمبر ایک نکاح خواں کی موجودگی ۔ نمبر دو کسی کی طرف سے قبول ہے کی گردان"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس کی طرف سے"۔ جولیا نے شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو یہ الفاظ کہنے پر تیار ہی نہیں ہو پا رہی"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نام تو لو"...... جولیا نے قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں نام لے لوں تو کیا تم اسے تیار کر لو گی یہ فقرات کہنے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل وعدہ رہا"...... جولیا نے سرشار سے لہجے میں کہا

"اچھی طرح سوچ لو ۔ ایسا نہ ہو کہ وعدہ پورا ہی نہ کر سکو اور میں مسلسل بے ہوش ہی رہ جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔

"سوچ لیا۔۔۔ تم نام تو لو"۔۔ جولیا نے اور زیادہ سرشار لہجے میں کہا۔

"زنانہ مردانہ دونوں قسم کا نام ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زنانہ مردانہ نام۔ کیا مطلب"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار ہلکی سی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کا نام تنویر ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تنویر کا نام تم نے کیوں لیا۔ کیا تم احمق ہو"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے اور بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا

"تنویر یہ الفاظ نکاح خواں کی موجودگی میں کہے گا تو پھر میں یقیناً ہوش میں آجاؤں گا۔ کیونکہ پھر میرے ہوش میں آنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔ اب بھلا تم خود ہی بتاؤ کہ جس کی راہ میں ایک طاقتور رقیب روسفید موجود ہو۔ وہ بیچارہ کیسے ہوش میں آسکتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر شدید کوفت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ تم نے تو وعدہ کیا تھا"۔۔۔ عمران نے اسے جان بوجھ کر چڑاتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ تم قطعی احمق ہو اور نہ صرف احمق ہو انتہائی بزدل بھی ہو۔ سمجھے۔ ہاں تم بزدل ہو۔ حد درجہ بزدل"۔ یا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"بزدل۔ تو یہ تو کیا بے ہوشی کے دوران میرا دل بھی بدل دیا گیا ۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ میرے دل کی جگہ بکری کا دل لگا دیا یا ہے اور شاید آنکھیں بھی۔ اوہ۔ اسی لئے تم مجھے یہ اب کیا ہو"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے نیچے ے ساتھیوں کی ملی جلی آوازیں سنائی دیں تو جولیا نے چونک کر نیچے کی رف دیکھا۔

"تم کبھی ہوش میں نہیں آسکتے۔ کبھی بھی نہیں۔ تم اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی قبر میں دفن ہو جاؤ گے۔ میری یہ بات یاد کھنا"۔ جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں عمران سے کہا اور پھر تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور دوسرے ساتھی اوپر آئے تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے کاندھوں پر دو آدمی لدے ہوئے تھے۔ عمران انہیں دیکھ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کون ہیں"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کلف اور جیگار۔ کلف بے ہوش ہے اور جیگار کی لاش لے آئے ہیں۔ یہ فائرنگ اسی کلف نے جیگار پر کی تھی"۔ صفدر نے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش کلف کو عمران کے سامنے زمین پر سیدھا

لٹاتے ہوئے کہا جبکہ کیپٹن شکیل نے جیگار کی لاش کو نیچے پھینک دیا۔

"ہونہہ۔ تو میرا خیال درست نکلا تھا کہ یہ دونوں وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور یہ دھماکے بھی ان کی طرف سے کئے گئے تھے۔ یہ کلف کہاں تھا اور کیسے پکڑا گیا"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ ایک ہاتھ میں مشین گن اور دوسرے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں نیچے چلا جا رہا تھا۔ میں نے کافی بلندی سے اسے مارک کر لیا تھا۔ جبکہ یہ اکیلا تھا اور کوئی آدمی مجھے نظر نہ آیا تھا اس لئے میں چکر کاٹ کر نیچے اترا اور پھر میں نے اچانک اس پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا لیکن مجھے اس کے ساتھی کی طرف سے فکر تھی اس لئے میں اس طرف جدھر سے یہ آ رہا تھا چل پڑا اور تھوڑی دیر بعد میں نے جیگار کی لاش دریافت کر لی۔ میں اسے اٹھا کر واپس آیا تو ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور پھر ہم ان دونوں کو اٹھا کر لے آئے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھ دو۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے اسے دور سے ابو نصر، ٹائیگر، صدیقی اور خاور بھی آتے دکھائی دیئے۔ ٹائیگر لنگڑا کر چل رہا تھا۔ اسے خاور نے سہارا دے رکھا تھا۔ صفدر نے بیلٹ اتار کر پہلے کلف کو منہ کے بل لٹا کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھے اور پھر اسے سیدھا کر کے اس نے دونوں ہاتھوں

اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ ابو نصر اور دوسرے ساتھی قریب پہنچ گئے۔ ابو نصر غور سے کلف اور جیگار کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے افسوس ہے ابو نصر صاحب کہ آپ کے دونوں باڈی گارڈز نہ رہے اور آپ کو بھی تکلیف اٹھانی پڑی"۔۔۔۔ عمران نے ابو نصر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ میرے ساتھی تھے اس لئے واقعی مجھے ان کی موت کا بے حد غم ہے لیکن اس کے ساتھ ہی خوشی اس بات کی بھی ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ یہ دونوں کون ہیں"۔ ابو نصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کلف ہے اور یہ اس کا ساتھی جیگار۔ یہ ہیڈ کوارٹر کے اندر چھپے ہوئے تھے۔ ہم آپ کا استقبال کرنے کے لئے باہر آئے تو یہ کسی طرح رسیوں سے آزاد ہو کر باہر آ گئے اور یہ دھماکے بھی ان کا ہی کارنامہ تھا۔ اس جیگار کو کلف نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا ہے"۔ عمران نے اختصار سے کام لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کلف ہوش میں آ گیا اس کے منہ سے کراہ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں آنکھیں بھی جھٹکے سے کھل گئیں۔

"اسے اٹھا کر اس چٹان کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دو تاکہ اس سے اطمینان سے بات چیت ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے جھک کر کلف کو بازوؤں سے پکڑا اور سامنے موجود چٹان کے ساتھ بٹھا دیا۔

طلیقہ نہیں ہے ۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے یہ سب تمہاری فطرت کے

"تم ۔ تم لوگ بچ گئے ہو ۔ اوہ ۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے ۔ تم خلاف ہے ۔ اول تو رہائی کی جدوجہد کرنا اس وقت تمہارے مزاج

ہیڈ کوارٹر کے اندر تھے پھر کیسے بچ گئے" ۔ کلف نے پوری طرح ہی نہیں ہے جب تمہیں زندہ رہنے کا وعدہ مل چکا ہو ۔ پھر بھی

ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے اگر کسی طرح رہا ہو بھی گئے تو تم کسی صورت ہم سے انتقام لینے

عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہے یہ سب کارروائی نہیں کر سکتے تھے ۔ تم نے فوراً اقرار ہونے کا

"مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے مسٹر کلف" ۔ عمران تا تھا ۔ اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم نے یکسر جھوٹ بولا

نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ہے یہ سارا کام اس جیگار نے کیا ہوگا اور تم نے اس لئے اسے مار ڈالا

"ٹھیک ہے ۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ واقعی ایسا ہی ہے ۔ کام میں کریڈٹ تمہاری بجائے اسے نہ مل جائے" ۔ عمران نے کہا

میں جیگار کے کہنے میں نہ آتا ۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے ۔ اب تو ہو ۔ کلف نے بے اختیار سر جھکا لیا۔

کچھ کہہ بھی نہیں سکتا ۔ ٹھیک ہے ۔ تم جو جی چاہے ہے سا جو ٹرانسمیٹر اس کے پاس تھا وہ لے آئے ہو ۔ عمران نے

سلوک کرو ۔ اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ کلف نے جوزف سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ "ہاں" ۔ صفدر نے کہا اور ایک طرف رکھا ہوا جدید ساخت کا

"گڈ ۔ تمہاری اس بات نے مجھے متاثر کیا ہے ۔ لیکن تم نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

رسیوں سے کیسے آزادی حاصل کر لی اور پھر اپنے ساتھی جیگار کو کیوں ۔ تم نے اس ٹرانسمیٹر پر چیف سیکرٹری کو کال کر کے اسے اپنا

ہلاک کر دیا ۔ کیا تم اس کی وضاحت کرو گے" ۔ عمران نے کہا ۔ نامہ سنوایا ہوگا ۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں" ...... عمران

"جیگار کو میں مارنا نہ چاہتا تھا لیکن اس نے خود مجھے مار کر اپنے آپ لے ٹرانسمیٹر کا فریکوئنسی ڈائل دیکھتے ہوئے کہا۔

کو ہیرو ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دی اور نتیجہ یہ کہ وہ خود مارا ۔ "تمہیں کیسے معلوم ہوا" ...... کلف نے چونک کر پوچھا۔

گیا ۔ اب یہ اس کی قسمت تھی ورنہ اس کی جگہ میں گولیوں سے چھلنی ۔ جیگار کی موت سے مجھے اندازہ ہے کہ تم نے جیگار کو کیوں

ہوا تمہارے سامنے پڑا ہوتا" ۔ کلف نے جواب دیا اور پھر اس ٹھکانے لگایا ہے ۔ کیونکہ تم نے اپنی عادت کے مطابق سارا کریڈٹ

تقریباً وہی باتیں دوہرا دیں جو اس نے چیف سیکرٹری سے کی تھیں ۔ اپنے کھاتے میں ڈال دیا ہوگا اور لامحالہ جیگار نے اس پر احتجاج کیا ہوگا"

"میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں کلف ۔ تم میں جھوٹ بولنے

جو اس کا حق بھی تھا۔ جس کا نتیجہ اس کی موت کی صورت میں نکلا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی حد درجہ بلکہ خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو" کلف
نے بے اختیار لہجے میں کہا۔

"لیکن میری ساتھی مس جولیا کا تو خیال ہے کہ میں احمق آدمی ہوں
کیوں جولیا"...... عمران نے اچانک جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تو میں نے غصے میں کہا تھا" جولیا اتنے سارے افراد
کے درمیان اچانک بات سن کر شاید بوکھلا گئی تھی۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ تم نے چیف سیکرٹری
کال کی تھی"...... عمران نے دوبارہ کلف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کال کی تھی"۔ کلف نے جواب دیا۔

"اور ہماری لاشیں نکالنے کے لئے تم نے یقیناً مدد طلب
ہو گی"...... عمران نے کہا تو کلف ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تم۔ تم نے ضرور میری کال سنی ہے۔ ورنہ" کلف
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں تمہاری کال سن لیتا تو شاید جیگار کو اتنی آسانی سے مر
نہ دیتا۔ بہرحال تمہارے جواب سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ تم نے مدد
طلب کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ فوج کا دستہ پہنچ گیا ہو گا۔ میں اسے لینے جا رہا تھا"۔ کلف
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ کلف صاحب کون ہیں۔ ان کا تفصیلی تعارف
آپ نے نہیں کرایا" اچانک ابو نصر نے کہا تو کلف چونک کر
ابونصر کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ کلف ہے۔ ایکریمین ایجنٹ ہے اور یہ جیگار بھی۔ ان دونوں کا
تعلق یہاں کے ایک ایسے سیل سے ہے جو یہاں ایکریمین مفادات کی
نگرانی کرتا ہے۔ جانسن کی موت کے بعد یہ سپیشل سیکشن کا چیف بن
عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ٹاپ سیل سے تو نہیں" ابو نصر نے کہا۔

"ہاں۔ یہی نام بتایا تھا اس نے۔ کیوں" عمران نے پوچھا۔

"تو پھر آپ اسے میرے حوالے کر دیں۔ ٹاپ سیل بھی درپردہ وہی
کام کر رہا ہے جو سپیشل سیکشن کرتا تھا۔ صرف فرق یہ ہے کہ ٹاپ
سیل حکومت کے سربراہوں کی حفاظت کرتا تھا جبکہ سپیشل سیکشن
ہمارے خلاف کام کرتا تھا۔ اس ٹاپ سیل کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔
اور یہ لوگ کئی سپیشل سیکشن اور بنا لیں گے"...... ابو نصر نے کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم چند افراد کو ختم کرو گے تو چند
دوسرے آ جائیں گے۔ ایکریمیا کے پاس ایجنٹوں کی کمی تو نہیں۔ تم
اپنی جدوجہد عوامی سطح پر کرو۔ اگر عوام تمہارے ساتھ ہیں تو پھر
تمہیں کسی ٹاپ سیل سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک
کلف کا تعلق ہے۔ میں اسے زندگی بچانے کا ایک اور موقع دینے کا
فیصلہ کر چکا ہوں۔ بشرطیکہ یہ اس بار کوئی شرارت نہ کرے"۔ عمران

نے کہا۔

"مم - مم - میں کوئی شرارت نہ کروں گا - میں حلف دیتا ہوں" ...... کلف نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ جگہ بتا دو جہاں تم نے فوج کے دستے سے جا کر ملنا تھا" ...... عمران نے کہا تو کلف نے جلدی سے اس سپاٹ کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"ابو نصر صاحب - آپ نے یہ جگہ سمجھ لی ہے" عمران نے ابو نصر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں - مگر" ...... ابو نصر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اور میرے ساتھی زخمی ہیں اور آپ بھی ہمارے ساتھی ہیں - میں نہیں چاہتا کہ ہمارا ٹکراؤ فوج کے کسی دستے سے اس عالم میں ہو - اس لئے میں نے اس پہاڑ کے بارے میں پوچھا ہے تاکہ ہم ان سے بچ کر دارالحکومت پہنچ سکیں" عمران نے کہا۔

"اوہ - ٹھیک ہے - میں سمجھ گیا - آپ بے فکر رہیں - میں اس راستے سے ہٹ کر آپ کو دارالحکومت پہنچا دوں گا" ابو نصر نے کہا۔

"کلف ہمارے ساتھ جائے گا - اگر اس نے وہ سب کچھ درست بتایا ہے تو پھر دارالحکومت جا کر میں اسے آزاد کر دوں گا" ...... عمران نے کہا۔

"میں نے بالکل درست بتایا ہے" ...... کلف نے جواب دیا۔

"او کے - اسے ساتھ لے کر چلو - اب ہمیں یہاں سے نکل جانا

ہے کیونکہ صبح ہونے والی ہے اور دن کے وقت ہمیں دارالحکومت میں اس حالت میں داخل نہیں ہونا چاہئے" ...... عمران نے کہا اور پھر سب کلف کو ساتھ لئے آگے بڑھنے لگے - سب سے آگے ابو نصر تھا اور اسی کی راہنمائی میں وہ سب درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے - کلف ہونٹ بھینچے خاموشی سے ان کے ساتھ چل رہا تھا - اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے - یہی وجہ تھی کہ وہ چلتے چلتے اچانک لڑکھڑا جاتا - لیکن اس کے ساتھ چلتے ہوئے عمران کے ساتھی اسے سنبھال لیتے تھے - کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک پہاڑی ڈھلوان اتر کر جیسے ہی نیچے پہنچے تھے -

"خبردار - ہاتھ اٹھا دو - تم سب مشین گنوں کی زد میں ہو" - اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹھٹھک کر رکتے - ان کے چاروں طرف فوجی مختلف چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گئے - ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ظاہر ہے ان مشین گنوں کے رخ ان کی طرف ہی تھے - عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے -

"میرا نام کلف ہے - یہ مجھے اغوا کر کے لے جا رہے ہیں" - اچانک کلف نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا فوجیوں کی طرف بڑھ گیا - عمران کے ساتھیوں نے بھی عمران کی پیروی کی اور ہاتھ سر پر رکھ لئے - وہ سب بے بسی سے کلف کو جاتے دیکھتے رہ گئے کیونکہ سچوئشن ہی ایسی تھی کہ وہ کچھ کر بھی نہ سکتے تھے -

"بکواس مت کرو۔ کلف میں ہوں۔ تم تو قیدی ہو"۔ عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ وہ کلف کے ہی لہجے اور آواز میں بات کر رہا تھا۔

"خبردار۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"۔ ایک فوجی نے جس کے کاندھے پر کیپٹن کے سٹارز تھے اپنی طرف بڑھتے ہوئے کلف کی طرف مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی سی چھا گئی تھی۔

"یہ غلط کہہ رہا ہے۔ یہ عمران ہے پاکیشیائی اور یہ باقی اس کے ساتھی ہیں اور یہ حکومت کا سب سے بڑا باغی اور دشمن ابونصر ہے۔ ان سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔ کلف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"تم اس طرح کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ میں ابھی کیپٹن کے سامنے چیف سیکرٹری سے بات کر کے تمہارا پول کھول دوں گا"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ان سب کو ہتھکڑیاں لگا دو۔ اس قیدی سمیت اور سنو۔ اگر کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کی تو اسے گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"۔ کیپٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"ان کی تعداد تھوڑی ہے۔ اس لئے ایکشن میں آجاؤ"...... اچانک عمران نے پاکیشیائی زبان میں چیخ کر کہا اور پھر جیسے فضا میں بھونچال سا آجاتا ہے اس طرح ہر طرف انسانی چیخیں سنائی دینے لگیں۔ عمران

اور اس کے ساتھیوں نے ہتھکڑیاں لگانے کے لئے اپنی طرف بڑھتے ہوئے فوجیوں پر اچانک حملہ کر دیا تھا اور چند ہی لمحوں میں صورت حال یکسر تبدیل ہو گئی۔ اب فوجی زمین پر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے جن میں سے چند لڑھکتے ہوئے کچھ نیچے جا گرے تھے جبکہ ان کی مشین گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تھیں۔ عمران کے وہ ساتھی جو مشین گنوں پر قبضہ نہ کر سکے تھے انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے چٹانوں اور درختوں کی اوٹ لے لی تھی۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہوا۔ لیکن دوسرے لمحے مشین گنوں کی فائرنگ سے انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔ پھر تو جیسے انسانی چیخوں اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ نے ایک دوسرے سے مقابلہ شروع کر دیا۔ لیکن یہ فائرنگ پانچ منٹ تک جاری رہی۔ پھر خاموشی چھا گئی۔

"سب کو چیک کرو۔ کوئی زندہ نہیں رہنا چاہئے"...... عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی ایک چٹان کی اوٹ سے باہر آگیا جبکہ کلف ان میں شامل نہ تھا۔

"آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے کمال کر دیا عمران صاحب۔ جس انداز میں آپ سب نے سچویشن بدلی ہے مجھے اب تک یقین نہیں آرہا۔ میں تو بری طرح گھبرا گیا تھا"...... ابونصر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"میں صرف ان کی پوری تعداد کے سامنے آنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ کہیں ان کے چند ساتھی ابھی اوٹ میں ہوں تو پھر ہماری موت

یقینی ہو جاتی تھی۔ بہرحال آپ نے بھی بروقت چھلانگ لگا کر اوٹ لے لی تھی ورنہ مجھے آپ کی طرف سے زیادہ خطرہ تھا"۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ کلف بھی مارا گیا ہے۔ اس کی کھوپڑی میں سوراخ ہو چکا ہے"۔ اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی جو کچھ دور ایک جھاڑی کے پاس کھڑا ہوا تھا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو ہر ممکن کوشش کی تھی کہ اس کی کھوپڑی میں سوراخ نہ ہو۔ لیکن شاید اس کی کھوپڑی کو تازہ ہوا کی کچھ زیادہ ہی ضرورت تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ان فوجیوں کے اچانک ٹکراؤ کا مطلب ہے کہ کلف نے جان بوجھ کر غلط سپاٹ بتایا تھا۔ وہ ہمیں ادھر ہی لے آنا چاہتا تھا۔ جہاں فوجی موجود تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے واقعی اپنے بچاؤ اور ہمارے کریا کرم کی یہ آخری کوشش کی تھی۔ یہ تو شکر ہے کہ ملبہ ہٹانے کے لئے پندرہ کے قریب ہی فوجی آئے تھے۔ اگر ان کی تعداد زیادہ ہوتی تو پھر واقعی ہمارے لئے کوئی جائے پناہ باقی نہ رہتی تھی"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تو کوئی خطرہ باقی نہیں رہا"..... ابونصر نے کہا۔

"بظاہر تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن بہرحال جنگل کا اختتام ہوگا

اور اس کے بعد شہر میں داخل ہوتے وقت نجانے کون سا خطرہ سامنے آ جائے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ بار بار دارالحکومت میں کسی خطرے کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کے ذہن میں کیا بات ہے۔ آپ مجھے تو بتائیں"..... ابونصر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اصل بات یہ ہے کہ صبح ہوتے ہی بہرحال راؤان کے اعلیٰ حکام کو ساری حقیقت کا علم ہو جائے گا اور اس کے بعد ان کی پولیس اور انٹیلی جنس بلکہ ہو سکتا ہے فوج بھی ہماری تلاش شروع کر دے اور ایئر پورٹ پر بھی ظاہر ہے انہوں نے چیکنگ شروع کر دینی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں دارالحکومت میں پیش آنے والے خطرے کی بات کر رہا ہوں کیونکہ ہمارا مشن تو مکمل ہو چکا ہے۔ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ختم ہو چکا ہے اور اس کے سرکردہ افراد بھی مارے جا چکے ہیں۔ لیکن میرے ساتھی زخمی بھی ہیں اور یہاں راؤان میں فوری طور پر ایسے انتظامات بھی موجود نہیں ہیں کہ ہم ان کی تلاش کا آغاز ہونے سے پہلے ہی یہاں سے بحفاظت نکل جانے میں کامیاب ہو سکیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ میں اور میری پوری تنظیم آپ کے ساتھ ہے۔ آپ نے اپنی جانوں پر کھیل کر جس طرح راؤان کے عوام کے سروں پر مسلط اس خوفناک سپیشل سیکشن کا خاتمہ کیا ہے اس کے بعد کیا ہم آپ کو اکیلا چھوڑ دیں گے۔ آپ بے فکر

رہیں سے یہاں ہمارے اڈے بھی موجود ہیں اور ایسے افراد بھی جو آپ کو فوری طور پر بحفاظت راڈان سے باہر نکال سکتے ہیں" ابو نصر نے انتہائی پراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اگر آپ یہ بات پہلے کہہ دیتے تو شاید بیچارے کلف کی کھوپڑی میں سوراخ کرنے کی نوبت ہی نہ آتی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" ابو نصر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیونکہ اس کے دل میں پہلے سوراخ ہو چکا ہوتا۔ اس طرح اس کی کھوپڑی یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتی۔ میں تو اسے اس لئے ساتھ لایا تھا کہ میں اسے استعمال کر کے یہاں سے نکلنے کا کوئی بندوبست کرنا چاہتا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ابو نصر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس دیے۔

ختم شد

عمران سیریز میں سسپنس سے بھرپور ایک منفرد کہانی

ویل ڈن

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

ویل ڈن — ایک ایسا لفظ جس کے حصول کیلئے عمران نے بے پناہ محنت کی مگر—؟
ویل ڈن — سوپر فیاض کی زندگی کا سب سے انوکھا لفظ——؟
سوپر فیاض — جس نے وزارت خارجہ سے ایک اہم ترین فائل چوری کر لی
اور— سوپر فیاض کو غدار قرار دے دیا گیا— کیا واقعی سوپر فیاض غدار تھا—؟
فائل — جس کی برآمدگی کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سر توڑ کوششیں کیں مگر——؟
فائل — جس کی برآمدگی سے عمران جیسا شخص بھی مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ گیا— کیوں——؟
سوپر فیاض — جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بڑھ کر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجرموں سے فائل برآمد کر لی——مگر عین آخری لمحے فائل غائب ہو گئی۔
فائل— جس کی برآمدگی کیلئے عمران اور سوپر فیاض کے درمیان صلاحیتوں کی حیرت انگیز دوڑ— ویل ڈن کا لفظ کس نے کہا اور کس کے حصے میں آیا——؟
انتہائی حیرت انگیز اور چونکا دینے والا انجام۔ بے پناہ سسپنس۔ انتہائی دلچسپ کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان